قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ (رواہ ابو داؤد والترمذی وابن حبان)

الحمد للہ والمنۃ کہ در عہد میمنت مہد سلطان رکن فائق من الاقران سلطان بن سلطان حضور پر نور آصفجاہ سابع اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ ادام اللہ بالعز والتمکین والسعادۃ کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمیٰ بہ)

ھادی المسترشدین

(الیٰ)

اتصال المسندین

(الملقب بہ)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفہ سراج السالکین سید الواصلین علامۂ ذیشان فقیہ دوراں محدث زماں
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الہادی صاحب قادری چشتی نقشبندی غفرلہ

باہتمام فقیر و حقیر شیخ محمود مالک مطبع
بمطبع ... دکن سلطان بازار حیدرآباد دکن طبع شد

(تعداد)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه رواه ابو داؤد والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما منّ علينا في ايام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين - سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين
سنه ١٣٥٥ھ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد
سنه ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد بن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الفخيم

بمطبع حمايت الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً - یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت ظل اللہ ملکہ و دولتہ و علیہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے۔ جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ و فدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے۔ لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو۔ اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے۔ حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو بامن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامئ اسلام و ماوائے مسلمانان گردانا ہے ؎

پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ؛ بیا بمامن شاہ دکن امان انام ؛ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ؛ کنند حاصل ازو بے شبہ خواص و عوام
الہی دولتہ دائما سلامت باد ؛ تبارک اسمک یا ذالجلال والاکرام ؛

علم و دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آ رہے ہیں جنہوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دئے اور امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسادیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار و ازہار جہاں میں بہار دے رہے ہیں اور خلق کو نفع پہنچا رہے ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے۔ لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس ناکارۂ آفاق کیلئے
چھوڑ دی۔ جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانۃ احد بجاۃ استقبال
قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں۔ یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ سلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا۔ یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل و کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے۔ اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگوں
کو قریب کرنیوالا اور دور منتشرہ کو سلک واحد میں ملانے والا یہی علم لطیف ہے۔ علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے۔ علم حدیث کا دارومدار اسی مبارک علم پر ہے۔ اسکو تو ائمہ دین کہیں تو بجا ہے۔ اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے۔
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی۔ صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علو شان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون بس یہ علم اس امۃ مرحومہ کے
حق میں علم موہوبۃ الہیہ سے ہے۔ علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم نے اقتفاء آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا۔ بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں۔ افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زماننا نسیاً منسیاً ہو گیا۔ اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرائے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط ؎

لو کان ھذا العلم یدرک بالمنی ؛ ما کان یبقی فی البریۃ جاھل ؛ فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلا ؛ فندامۃ العقبی لمن یتکاسل ؛

عبد ذلیل لرب جلیل
محمد عبدالہادی کان اللہ لہ ذوالایادی

ذکرِ اشاعت این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدارہ ولمدار الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتدائے عالم سے دول عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کی خدمت و حمایت اور اسکی شہرت و اشاعت میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت و حمایت کی ایک بہت بڑی کتاب الفہرست مرتب ہو سکتی ہے دعا گوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصاً کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند و عرب کی پسندیدہ اور مقبول اور انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث لکھی گئی ہے۔ گو کہ اس کتاب نادر الوجود نسخہ مبارک و مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعت روز ازل سے وقت نادر الوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرین و محمود و داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشن سیمین عمدہ سلاطین دکن ممدوح اہل زمن منیب الی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعت کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کار ہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیرو دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعاگو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے ؎

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہِ عثمان علی | ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے
نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے | طاقتِ نام علی حیدرِ کرار بھی ہے
ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے | حکمرانِ ظلِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے
بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ | مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا
یہی مسکیں کی تمنائے دل زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

خلاصہ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد البارى ادام الله فيضه الجارى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فانى طالعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابر عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى حفظه الله وكان له ثم لما امرنى ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لى روايته وتصح عنى درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله فى السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد البارى عفا الله عنه ٢٥ ربيع الاول سنة ١٣٤٠

فى بلدة حيدرآباد دكن

تقریظ مولانا العلامه الحبر الفهامه عین العلم والدرایه ینبوع الحکم والروایه شیخ العلماء زبدة الفضلاء الحضرة الشیخ محمد عبد الجبار ادام الله فیوضاته فی اناء اللیل والنهار صدر المدرسین بمدرسة الباقیات الصالحات الواقعة بویلور دار السرور

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله علی ما من علینا بالاسلام وجعلنا من امة خیر الانام علیه وعلی آله العظام واصحابه الکرام الف الف تحیة وسلام ما توالت اللیالی والایام اما بعد فانی طالعت کتاب هادی المسترشدین الی اتصال المسندین فقد وجدته بحرا مملوا بدرر الاسانید وکنزا مشحونا بجواهر المسانید ما رائیت قط قبل هذا کتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حیی بدا المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظین وبدر الکاملین حاج الحرمین الشریفین المتحلی بزیارة سید الکونین صاحب القبلتین حبیبنا المکرم صدیقنا المعظم حافظ القران المجید والماهر فی القراءة والتجوید واقف اسرار الشریعة الغراء حامی

الملة البيضاء، فصيح اللسان، طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى به الله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكر به الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها وبمشائخهم ولا ينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله، املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم ادام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور-

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلم ما لم نعلم، والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم، اما بعد فانى لما لعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين، الملقب بتقريب المراد، فى رفع الاسناد،

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ٥ وزبدة الاماثل المولوی الالمعی ٥ وحبنا المکرم العالی ٥ الحاج الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی ثم الحیدرآبادی ٥ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ٥ وصانه الله عن شرور الحساد والاعادی ٥ فوجدته احسن ما صنف فی بابه ولله در المؤلف العلامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده ومرویاته عن شیوخه العظام کدأب علماء السلف الصالحین ٥ والحفاظ المتقنین ٥ واحیا سنة قد امیتت فی هذا الزمان ٥ وترکت نسیا منسیا من علماء هذا الاوان ٥ اللهم تقبل منه قبولا حسنا ٥ واجزه جزاء وافرا موفرا ٥ فارجو من الله تعالی ان یتلقی بالقبول العلماء الکرام ٥ والفضلاء الفخام ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ؎

انا الاحقر عبد الرحیم عفا عنه الکریم مدرس مدرسة الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین بعد الالف من الهجرة

تقریظ العلامۃ الحبر الفہامۃ ادیب عصرہ فاضل دہرہ المحقق الکامل الحضرۃ الواصل مولانا الشیخ محمد عبد الصمد دام اللہ فیوضنا مدرس مدرسۃ الباقیات الصالحات الواقعۃ بدار السرور ویلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحیم الرؤف بالعباد ۵ الذی جعل الاسناد الیہ عین الفوز والمراد والانتماء الی غیرہ نفس الخیبۃ والابعاد ۵ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمدن المختار المہدی الہاد وعلی آلہ وصحبہ اولی السداد والرشاد ۵ اما بعد فانی تشرفت الآن بمطالعۃ کتاب ملقب بتقریب المراد ۵ فی رفع الاسناد ۵ فما رائیت کتابا مثلہ فی فضلہ وکمالہ ۵ وکانہ لم ینسج احد علی منوالہ ۵ صنفہ الفاضل الیلمعی ۵ والعالم اللوذعی ۵ عمدۃ الواعظین ۵ وزبدۃ الکاملین ۵ وبلیغ البیان فصیح اللسان ۵ شیخنا الموقر المعظم ۵ والحبر المبجل المکرم ۵ مولینا المولوی الحاج الشیخ عبد الہادی المدراسی ثم الحیدرآبادی ۵ لازال متنعما بالنعم والایادی ۵ سلک فی جمع اسانیدہ والمرویات ۵ مسلک السلف الصالحین الثقات ۵ اللہم اجعلہ خالصا لوجہک الکریم ۵ بنبیک الرؤف الرحیم ۵ ووفقنا لجمیع

المسلمين ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ٥

انا المذنب العاصی ذو القلب الاربعد محمد عبد الصمد ازیل

عند الکمد ٥ احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة بالباقیات

الصالحات ٥ فی ویلور یوم السبت سلخ شهر الجمادی الاخری

سنة ثلاث مائة وست واربعین بعد الالف من الهجرة

النبویة علی صاحبها الف تحیة

تقریظ مولانا الفاضل الکامل الحضرة الواصل الشیخ الادیب حبیب الرحمن

الدیوبندی مفتی العدالة العالیة بحیدرآباد دکن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین ٥ والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم

الانبیاء والمرسلین ٥ وعلی آله واصحابه اجمعین ٥ اما بعد فان الاسناد

من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء وهو من خصائص هذه

الامة المرحومة ٥ وان الفاضل العلامة والالمعی اللوذعی حبی القدیم

ومخلصی الصمیم مولانا الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی الحیدرآبادی

حفظه الله تعالی اعتنی بجمع اسانیده ومروياته داب العلماء المتقنین

والحفاظ النقادين ٥ فی رسالتہ هادی المسترشدین ٥ فجمع فیها واوعی
واتی فیها من اسانید المشائخ ما یشفی غلة الصدور ٥ وقد طالعتها من اکثر
المواضع فوجدتها کاسمها حاوية لمهمات الاسناد ٥ هادية للطالبین
الی سبیل الرشاد جزاه الله عنا وعن جمیع المسلمین خیرا وقد اقترح
منی ذالك الفاضل الکریم مع علو قدره وسمو مکانه ان اجیزه بالحدیث
المسلسل بالاولیة وهو الراحمون یرحمهم الرحمن تبارك وتعالی ارحموا من
فی الارض یرحمکم من فی السماء فاجزته کما اجازنی به الامام
الهمام ٥ قدوة علماء الاسلام ٥ الحجة الرحلة سند المحدثین ٥ وخاتمة
المحققین ٥ قطب العالم سیدی وسندی مولانا الشیخ رشید احمد
الکنکوهی قدس الله سره وافاض علینا من برکاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعیف حبیب الرحمن الدیوبندی
العثمانی کتبته یوم الخمیس لاربعة وعشرین من جمادی الثانیة
سنة اربعین بعد الف وثلثمائة حین کنت نزیلا لبلدة حیدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوۃ العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکمل محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ لا زالت فیوضہ فی کل بکرۃ وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اما بعد فقد طالعت الکثر الکتابین للعلام عبد الہادی مدظلہ العالی ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد جد واجتہد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین غایۃ الاجتہاد فی تالیفہ وتنقیحہ ہمتہ العلیۃ الکلام فی تصحیح الاسناد احسن فی الدین القویم وہو مخصوص بہذہ الامۃ جعل اللہ ہذہ الامۃ وسطا لیکونوا شہداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلک واحد فی ہذا الکتاب ہی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب ہی من اللطیفۃ العجیبۃ

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیا لما اختار موسیٰ قومہ سبعین رجلا لمیقات دبہ ھی من جودۃ طبع المؤلف العلام کما اجتہد بالکتابۃ القلمیۃ لابد لہ ان یجتہد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدھور والازمان وعلی اللہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ؕ

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الہادی الی سبیل الرشاد۔ والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ الہادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمد الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتادبین

بآداب السالکین مسلک السداد وخیر المنتسبین الیہ بافضل الاسناد

الی ما بقیت سلاسل النسبۃ والاستناد اما بعد فقد تصفحت الکتاب

المستطاب ھادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین المعروف

بمسلسلات المسکین وتفحصت ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین

الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم العابد الناسک الزاہد

الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوی ابو سعید محمد عبد الہادی

متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالفضل والایادی فوجدتہما کاسمیہما

ھادی الطالبین وھادی المسترشدین لان المؤلف العلام جمع فیہما

الاحادیث والاخبار العلیۃ والمسلسلات الجلیۃ مثل المسلسل بالمشابکۃ

والمصافحۃ والاولیۃ وغیرھا الی ختم المجلس بالدعاء فبجمع ھذہ

المسلسلات وروایۃ اتصال المسندات المرویات صار المؤلف

الجامع حریا جدیرا وحقیقا مستحقا بدعاء خیر البریۃ علیہ الوف الوف

التحیۃ کما روی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا

فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع رواہ ابوداؤد والترمذی

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یارسول اللہ ومن خلفائک قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکوراً واجرہ جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ؏

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذھباً عاملہ اللہ بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ہجری

تقریظ العلامۃ النبیل الفہامۃ الجلیل الداعی الی اللہ بلسانہ و ارکانہ الصادق فی ذالک الموزع فی جمیع ازمانہ بقیۃ السلف عمدۃ الخلف الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی مولانا الحبیب احمد البرزنجی ادام اللہ فیوضاتہ الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اورث الکتاب من اصطفی من عبادہ السابقین بالخیرات باذن اللہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی بلّغ وامر الشاہد ان یبلغ الغائب وعلی آلہ واصحابہ الذین امتثلوا امر رسول اللہ فبلغوا فی الارض ادانیہا واقاصیہا علم اللہ ورسولہ مسندا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اما بعد فان مما خص اللہ بہ ہذہ الامۃ ہو علم الاسناد وفی ہذا فلیتنافس المتنافسون فانہ من اعظم الموہوبات الالٰہیۃ للامۃ المحمدیۃ وہو قوائم العلم و میزانہ ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء کما قالہ الامام ابن المبارک ولیس لاحد من الامم کلہا قدیمہا وحدیثہا منذ خلق اللہ آدم اسناد موصول ولا امناء یحفظون آثار نبیہم وانساب

خلفهم سواهذه الامة كما قال محمد بن حاتم المظفر وابوحاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ویضبطوا حروفه ویعدوه عدا اوقد
جعلهم هذا العلم الشریف رحالة فی الارض جوالة سیارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نیاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الالهیة التی یسعها الله تعالی شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا او کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتیٰ احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علیٰ سوقہ فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنیٰ فی الدنیا والعلیا
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین اثارهم فی هذا العلم التفسیر
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الیٰ کبرائهم حتیٰ حصل
لهم علوا الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتیٰ استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیالله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؏

۱۹ ذوالحجه سنه ۱۳۴۶

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ

اما بعد فانی رائیت کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث ماارئیت قط قبل ذالک بہذ الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجہد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وہکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعرہ ہکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمين بطول بقاءه ومد يد ثباته وهو مولينا و مولى المسلمين عالم الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة والولايت وحيد الدهر قدوة العصر الجحاجح الحسيب اللوذعى المصقع المنجد الشهم الغشمشم الواعظ الدال على الحسنات ومكارم الاخلاق الداعى الى الخير من سنن سيد الموجودات محى السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية مقتدى الوقت للحاضر والبادى مولينا الشيخ عبد الهادى هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد ومحا به رسوم الشرك المبيد

وانا العبد الضعيف الحليم عنايت الله خان عفا الله عنه

ماجنى فى دنياه بالتعلق عن ماسواه

ايضًا وله

الحمد لوليه والصلوة والسلام على نبيه اما بعد فانى رائيت كتاب هادى المسترشدين بحصصه الثلاث من تذكرة الشيوخ الكرام واتصال اسانيد الكتب المشهورة من التفاسير وكتب الحديث والفقه من مذاهب الاربعة الحنفية والشافعية والمالكية والحنبلية

الی مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدته من اعاجیب
موروداته وابلغ بیاناته وبذل جهد المصنف العلام فی حضرة
شیوخه ببسط ذیوله عند کرام الناس بابابابا وطول قعوده علی
رجلیه فی مجالس هذه الابرار ادبا وحضوره فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللالی المتلالیة والیواقیت
الغالیة فوضع بین ایدینا افادة خیر المنزلین بلا اعادة وافاضة
خیر المخلصین بلا استفادة فبشری للطالبین الذین ما تحرکوا
من مقامهم وصلوا الی هذه النعمة غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذه التذکرة تذکرة اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب۔ ذکرهم یورث محبة محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغایة سعیه فی تحقیقه وبذل جهده فی
احسن تدقیقه وخاصة ما ورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعة
الاسانید کما ان روی عن شیخه الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ۱۲ منه

سنداً کابراً عن کابر وهلمّ شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن

حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر

هکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانید

لو اطلعت علیه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه

تجده مملوا من الکبریت الاحمر موزا ونکاتا بارک الله المؤلف

فی عمره وحیاته ومتع الله المسلمین بطول بقائه ومدید

ثباته وهو مولینا ومولی المسلمین وهادی المسترشدین عالم

الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة۔ عارف معارف النبوة

والالوهیة۔ وحید الدهر قدوة العصر الواعظ الدال علی

الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید

الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة

مقتدی الوقت الحاضر والبادی مولنا الشیخ محمد عبد

الهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید

ومحا به رسوم الشرک المبید۔

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنه ما جنی من دنیاه بالتعلق عما سواه

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ عمدۃ علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس

دام فیضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافۃ المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ امّا بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامۃ الفہامۃ الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیّۃ البارع فی الحدیث والعربیّۃ عمدۃ الواعظین وزبدۃ العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النّبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومرویاتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فجزاہ

اللہ تعالیٰ خیرا لجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والحمد للہ رب العلمین
وانا العبد الفقیر الی ربہ المنان تجمل حسین خان آیماغفر اللہ ولوالدیہ واسلافہ

تقریظ السید العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامۃ الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرۃ الشیخ السید محمد رشید القادری
البغدادی متع المسلمین بطول بقائہ ربہ ذوالایادی خطیب
ملہ مسجد بجیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین سیدنا
محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد فانی طالعت من بعض
مواضع الکتابین الجلیلین ھادی المسترشدین وھادی الطالبین
الذین حاویین لعلم الاسناد ومسلسلات النبی الامین للعالم
الزاھد الواعظ الراشد الدال علی مکارم الاخلاق والحسنات
الداعی الی سنن سید الکائنات محی السنۃ قامع البدعۃ
خادم الملۃ المصطفویہ صاحب الاخلاق المرضیہ عمدۃ الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاتہ ربہ ذوالایادی
فوجدت ہذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلہما فی ہذا الباب
اورد المؤلف فیہما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فللّٰہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللّٰہ تعالٰی خیر الجزاء عن اہل الاسلام ؎
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الآخر سنہ ۱۳۴۷ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الہزاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسۃ العربیۃ بہا

مبسملاً ومحمدلاً ومصلیاً ومسلماً

الحمد للّٰہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات - وزین
الارض باقمار الکمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطۃ ہذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق
المعجب الاحسن وبعد فانی طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادی المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقايقها متبهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمری جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين -
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروئيتها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادی - وصب عليه ما لا تحصی من الايادی -
بحرمة النبی واله بحار المكرمات والغوادی -
كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم
هزاروی

تقریظ علامۃ الدہر فہامۃ العصر عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء معظم کل شیخ وشاب الحضرۃ العلامۃ الشیخ سالم باحطاب الشافعی ام مجدہ شیخ الشافعیۃ بالمدرسۃ النظامیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العلام۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الہادی الیٰ یوم القیام۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین نہجوا نہجہ بالکمال والتمام۔ ولعد فان الفاضل المحترم۔ حمید الخصائل والشیم۔ المولوی عبد الہادی۔ سلمہ الباری۔ اتی لدیّ بکتابہ ہادی المسترشدین الیٰ اتصال المسندین للتقریظ ولکن لم تمکنی مطالعتہ لاسباب عرضت فلذلک اعتمدت علیٰ تقریظ الفاضل الجلیل۔ والعالم النبیل المولوی محمد یعقوب صدر المدرسین بالمدرسۃ النظامیہ فوافقتہ علیہ فجزی اللہ کل من اتی منالہ خیر۔ وجنبہ کل ضیر۔ املاہ المفتقر الیٰ رحمۃ ربہ الوہاب الشیخ سالم باحطاب شیخ الشافعیہ بالمدرسۃ النظامیہ

حرر ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۲۸ھ

تقریظ العلامۃ الادیب الفہامۃ اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبداللہ العمادی ناظر الکتب المذہبیۃ الدائرہ سید بدار الترجمۃ السرکار العالیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفاً ان موضوعہ ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ومتن تخرّج فیہ واسند الی نبیہ النبیہ صلوات اللہ علیہ سیدنا عبدالہادی الحیدرآبادی جعل اللہ سعیہ مشکوراً ولقاہ نضرۃ وسروراً فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ ۱۳۴۷ھ

عاصی

تقریظ واقف رموز الشریعۃ کاشف اسرار الحقیقۃ العلامۃ المحقق والفہامۃ المدقق الحضرۃ الفاضل الماہر الادیب الاریب الباہر مولانا محمد عبدالقادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام اللہ فیوضہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یستند الیہ کل من یستند ویستند الہادی

الذی یهتدی الیه کل من یهتدی ویرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی آله واصحابه هداة الشرع
المتین والدین المجید الی امد لا یحد ولا یعد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد ووجدتها غایر
سیهمة ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع مایراد واما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه مبدأ هذا الامر باظهار کمالاته وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءاة المحمول الحامل لذاته وصفاته وکذلک کل واحد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی منتهاها الا بالاسناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدء والیه یعود وهو المبدأ
والمعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا وکرما منه الامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شیأ من هذا الامر لیشد ازرهم ویقوی امرهم فهم فی هذا الباب
حیاری وفی میدان التمحیص والتنقید سکاری لا تجدهم فی طرق
التنقید الا کحاطب اللیل بل تجدهم عن الصراط السوی یمیلون
الی الاعوجاج کل المیل فلله در المصنف العلام الفهامة
الذی من علی اهل الزمان باحسن الایادی اعنی مولانا المولوی
محمد عبد الهادی المدراسی ثم الحیدرآبادی فشکر الله سعیه
الجمیل وبارک فی حیاته وفیوضاته العلمیة والعملیة الی یوم
التناد فانه قد جمع فی هذا الکتاب مع انه مختصر موجز ولکنه بحر قد
اندمجت فی الجامع تباین اسنادات مشائخه العظام وفوائد
جلیلة وعوائد جمیلة لا توجد فی نمیقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فی المطولات بعد مطالعة کثیرة وجهد بلیغ وحمل
المشقة الخطیرة وارجو من الله تعالی لها بعد ان تحلت بحلیة
الطبع لیمیل الیها الطبع میل الفراش الی الشمع ولیس فی وسعی
ان اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذکار المصنفها ومصباحا لسالکی طرق الرشد والارشاد

امین امین بالنون والصاد وصلی اللہ علیہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ الامجاد۔

حررہ الفقیر الحقیر المفتقر الی اللہ الغافر محمد عبد القادر
واعظ سرکار نظام ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلامیات العربیۃ والفارسیۃ بمسلم ہائی اسکول بلدۃ مدراس ادام اللہ فیوضانہ الی یوم یقوم الناس۔

هو الله الحكيم العليم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاقول ان الکتاب الموسوم بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین للفاضل الجلیل المحقق القمقام والحافظ النبیل المدقق الهمهام مولانا الهمام البارع المولوی عبد الهادی المدراسی الحیدرآبادی لقد وصلنی من معرفۃ بعض الخلان وطالعتہ فی بعض اہم مقاماتہ حسب الدعۃ وللہ درہ المصنف انی وجدتہ

جامعاً ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين الى الاستناءة منها۔ فبادروا من حيث همكم العليا۔

قصيدة فى شأن ذاك التصنيف الانيق الغطريف وسمو قدر المصنف دامت بركاتهم۔

فيا قدوة العلماء رأس الاخاخم
لقد فقت بالامجاد لعد المكارم

دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع
واصبحت فى الاقران اهل الكرائم

فطالعت ما صنفتم من مجلة
لقد فزتم فيها بقصوى العزائم

ولاشك ان السعى هذا مبارك
فانما مه يُرجى بافضال راحم

وجدناك فى اعلاء حق مجاهدا
لحبر بقصد النشر للدين جازم

لدى الخطبة ارتاع العدات زعمهم
وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم

اقمت عماد الدين اظهرت سره
على الامة المرحومة من مراحم

كثير من الخطباء للنصح ابلغوا
قدمت فريدا حيث اجلى المكارم

تقمعت اس البدعة والغواية
من العلم والعرفان للجهل هادم

قد استرحم الغازى الى الله تائبا
كعبد من العصيان فى الذنب نادم

صبغة اللہ ٢٥

فیا ارحم العباد ارحم با حمد	فزعنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث القرمانوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله تقطنا حین کان نازلا فی بمبئی مع مولانا الی الکلام ازاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شئی خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیسا هما والله یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة او لحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم
خير الخلائق خلقة وخلائقا
وبعد فهذا كتاب أول
فيه اتصال المسندين برفعهم
قد زين الاسناد فيه مسلسلا
هو من تصانيف النبيل الفاضل
هو عبده الهادي بليغ بالغ
لازال مسرورا بيسر قلبه

محي رسوم العلم والاتقان
اهل التقى والمجد والايمان
في جنس الفاظ ونوع معاني
بعضا الى بعض بحسن بيان
احذا الى احد كعقد جمان
اللوذعي ذي قاطع البرهان
والمرجع بهداية الخلان
ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا السمية
عبد الرحمن الراولفندي

الحمد لله الذي اعطى لنا شرف الهدى
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصر
قد اخبر الانسان مما قبله من قدره
لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره

الباري الحق الذي القى بنا الع[illegible]
اسناده متعارف بين الخلائق و[illegible]
ذاتهم مما ابده انظره فهوم الفح[illegible]
لا ريب في اسراره ما بين جمع الانبـ[illegible]

قد خص منهم من اتى من علمهم بالاصطفى ❊ اعنى حبيب الله يا خير الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم ❊ لاشك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى ❊ احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم ❊ بالسنة المشروعة لاشك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعداد الى هذا الزمان ❊ جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم ❊ قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا الى صادقا ❊ او متقيا عالما متشرعا متبصرا

من عبدها دى اسمه اخلاقه معروفة ❊ اشياخه مشهورة[2] لاشك فى اسنادها

من ادرك الاخبار منهم بالشروط الكاملة ❊ كل سعوا اولا الى رشد النبى المقتدى

[1] او باعتبار ما لغة الخلق الاعلى سبيل الجمع ۱۲

[2] اى جاء عن عمر المورث باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ۱۲

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصايص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، الى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفات مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام، ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فيخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدر آبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمود حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ١٠ ربيع الثاني سنة ١٣٥٠ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد محي الدين القادري الموسوي دام الله فيوضاته

احمد الله العظیم و اصلی و اسلم علی نبیہ الکریم و علی الہ و اصحابہ و محبیہ و اتباعہ ذوی الشان

الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بھادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب

بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ ربہ والایادی

بتمامہا فوجدتہ کاسمہ ھادیا للمسترشدین جمیعا جزی الله تعالی مصنفہ عن جمیع المسترشدین

منہ جزاء کبیرا و اجرا کثیرا ۔

و انا المفتقر الی فضل الله المجید و رسولہ الحمید السید عبد القادر الموسوی کان الله لہ و رحمہ

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب

ادام الله فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد و مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا

مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب

ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف فہام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ الله خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے	اثبات مدعیٰ کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفےٰ سے تجاوز نہ چاہئے	فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث	قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور ‖ اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے

موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو ‖ اصحاب فن کے پاس یہ حرف دلیل ہے

اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب ‖ ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے

دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار ‖ عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے

یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار ‖ تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ روز دوشنبہ

خاکسار - غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق من الاقران - العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنپوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جابجا سے مطالعہ کیا مصنف علام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجائے وہ کم ہے مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے - ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے - اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حد تک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمن سہارنپوری

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔ جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

عبدالحی عفی عنہ
پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد دکن

عبداللطیف
پروفیسر تفسیر دارالعلوم حیدرآباد دکن

تقریظ عالم باعمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامدًا و مصلیًا

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم باعمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولینا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اَھْلَ الاَمْصَارِ وَالبَوَادِیْ نے (نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملۂ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علمار ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلار حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلینؐ

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ؏

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ ریزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابو الکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ۔ جناب مولوی عبد الہادی صاحب نے ازراہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جس میں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم وکتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کردی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کردئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلہ تعلیم پیش نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید واقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس وتدریس کے تنزل سے حفظ اسناد وسلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور رسمًا ورسمًا بھی اخذ سند واجازت کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ ان حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقینًا نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے - اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت

بصیرت ہو - فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ - مدراس - ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی دہادی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی

الی حسن المآب ہے - بمشار مقبولہ منقولہ - ھذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؎ وھذا التمثیل صحیح بیّن آثار فیہ

فللّٰہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا -

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری

القادری سند یاب ۷ علوم عربیہ و سجادہ نشین آبائی منظور شاہی

نیز جاگیردار موروثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی منّ علینا بفضلہ الفخیم ﴿ وجعل العلم روضۃ عالیتہ ورفع درجات اهلہ بکرمہ العمیم ﴿ وسلک باجابہ نهج الصراط المستقیم ﴿ واختص بالعنایۃ من اتی جنابہ بقلب سلیم ﴿ وقسم بنی آدم الی ذی حظٍ وحرمان ﴿ یتواصون لبعضهم بعضا بالتقوی والفضل والاحسان ﴿ واحسن الینا باتصال السند الی اشرف العباد ﴿ وجعل علماء امتہ خلفاء لنبیہ وخصهم بحفظ الاسناد ﴿ وجعل لنا الیہ طریقا وسبیلا ﴿ واقام لنا علی معرفتہ حجۃ ودلیلا ﴿ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الادومان علی سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للانام ﴿ مهبط الروح الامین والمظلل بالغمام ﴿ والمختص بشریعۃ محتویۃ علی الاحکام ﴿ افضل الخلق ومصباح الظلام ﴿ صلی اللہ تعالی وسلم وانعم وبارک علیہ وعلی آلہ الفخام ﴿ واصحابہ النجباء البررۃ الکرام ﴿ **امّا بعد** فیقول عبد ذلیل ﴿ لرب جلیل ﴿ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ﴿ خادم العلم والاسلام ﴿ الراجی عفو ربہ

واستعن

ذی الایادی ؛ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم
تغمدهما الله بفضله العمیم ؛ لما کان علم الاسناد وحفظه من خصوصیات
هذه الامة المرحومة ؛ الذی به تتصل مسانید سنته علیه الصلوة و
السلام لطرق معروفة معلومة ؛ بها یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث
الصحیحة والسقیمة ؛ غیر اهل الهواء والبدع فانهم حرموا من هذه
النعمة العظیمه ؛ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب سیف مسانیده ما نصه
ومن عجیب الاستقراء انه کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیة فاتهم
هذا الاتصال من اصله فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقهیة
عن احد من ائمتهم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منه
اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ؛ ثم
یجد بدا من ان یکل امره الی تقلید لا تقتدیه ولا یعول علیه تعویلا ؛ وقد
صرح ائمتنا بانه لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا لعدم الثقة
بنسبتها الی اربابها باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاهب
الاربعة فان ائمتنا جزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا نفوسهم
فی تحریر اقوالها وبیان ما ثبت من قائله عن قائله وما لا فامن اهلها کل

تجریب وعلموا الصحیح من الضعیف کما علیہ المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراهم علی غایۃ من الاحتیاط فی نقل مذاہبہم وبہایۃ من
الانضباط لکل ما اشتملت علیہ من مطالبہم حتی لو قلت لاحدہم اذکر لی
سندک فی ہذہ المسئلۃ بامامک یسردہ علیک علی الفور مبینا ما بین
رأیک وعظیم اوامک انتہی وقال فی الفتاوی الحدیثیۃ قال الحافظ
ابن جبر الاشبیلی المالکی خال الحافظ السہیلی صاحب الروض فانہ قال اتفق
العلماء علی انہ لا یصح لمسلم ان یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذا حتی
یکون عندہ ذالک القول مرویا ولو علی اقل وجوہ الروایات ولوافق ذلک
ولیشرحہ قول بعض الحفاظ ان المحدثین لا یلتفتون الی صحۃ النسخۃ
الا ان یقول الراوی انا اروی ما فیہا بسندی المتصل انتہی مختصرا
وعن الامام الشافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ الذی یطلب الحدیث بلا اسناد
کحاطب لیل یحمل الحطب وفیہ افعی وہو لا یدری اھ وعن الامام ابن المبارک
رضی اللہ عنہ الاسناد من الدین ولولاہ لقال من شاء ما شاء وعنہ
ایضا طالب العلم بلا اسناد کراقی السطح بلا سلم اھ وعن الامام سفیان
الثوری الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم یکن لہ سلاح فبای شیئ یقاتل

اوام بالضم تشنگی یا حرارت ۱۲ منتخب

ص ۱۶۶۵

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فی العلم رأس مال كبير او كثير
وقال بعض المشائخ الاسناد الی المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم
الآباء فی الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبری رحمه الله تعالی
فی ثبته العلم هو مادة النور فی الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله
عز وجل وذكر رسوله وبقاؤه بقرأته وكتابته بدون تعد ولا طغيان
بالاضاعة واخذه عن غير اهله ووضعه فی غير محله ورفع القرآن
وكتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام
ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال ۔ وفی اوائل سورة العلق
ما يشير الی ان اهم الامور قرأة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله
اعلم اه ولا يخفی عليك ان ما ذكره الاعيان محمول علی الاستحسان
فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فی جواز رواية الحديث
والعمل به بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله كما هو مصرح
فی محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد ۔ بل قصدوا حقائقها
التی بها الرشاد ۔ وغرضنا فی هذا الكتاب ذكر الطرق التی منها وصلت
الينا احاديث النبی صلی الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم تبق الشرعية - وكذا النسخة التي لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلوني محدث الشام في ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية، فينبغي الرحيل لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اه واذا اجتمع الدراية مع الرواية فتكون ذلك نورا على نور، والعلو في الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه عند المحدثين، بحيث يحصل بالسند العالي القرب من رسول رب العلمين، ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر، وعدوه من الفضائل والمفاخر وقد حضرت يوم عيد حين اقامتي بمكة المكرمة عند شيخي المفضال، مولانا الشيخ صالح كمال، المفتي وشيخ العلماء والامام، والخطيب والمدرس بالمسجد الحرام، وقلت له يا سيدي جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل بيوم العيد فقال لي اني لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة سألني عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألني رحمه الله هل سمعته اليوم من احد فاجبته باني قد سمعته اليوم من شيخي الحبيب حسين الحبشي فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخي فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدي وانا من ادنى

لا ميذك فقال لا بأس بذالك فانى كنت محروما من نعمة فحصلت لى منك

انتهى قوله رحمه الله تعالى ـ فتبين لكم

يا اخوانى قدر هذا العلم الشريف ، و ركدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنيف حتى صار نسيا منسيا قال المحدث ولى الله فى الارشاد صفـ ۳

ان هذا العلم صار فى عصرنا نسيا منسيا ، وكاد اهل العصر لجهلهم بفضله

يتخذونه سخريا ، اهـ اردت ان اجرب نفسى واجرابناء جلسى على الدخول

فى تيك المسالك ، وان كنت لست اهلا لذالك ، كما قيل شعر ـ

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم ، ان التشبه بالكرام فلاح ، وقصدت

ان اذكر ما ظفرت به وتلقيته من اشياخى واساتذتى مما وقع لى

منهم من الاجازات وذكر اتصالاتهم لما فيه من الفوائد التى بها

يستفاد ، ويسهل بها سبيل الرشاد ، ويبقى تبلد بينه ذكرهم ـ اذ من

حقوق الشيوخ على التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الى من بعدهم

وردفى الخبر عن النبى الصادق الامين الابر صاحب القبر الاعطر عليه

الصلوة والسلام من الله الاكبر انه قال نضر الله امرء سمع مقالتى

فوعاها وادّاها كما سمعها و لله در سيدنا ابن خطيب داريا ـ

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة | او لاجتماع قدیمه وحدیثه
لکن اذا فات المحب لقاء من | یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمه الله القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبه | واجهد علی تصحیحه فی کتبه
واسمعه من اربابه نقلا کما | سمعوه من اشیاخهم تسعد به
واعرف ثقات رواته من غیرهم | کیما تمیز صدقه من کذبه
فهو المفسر للکتاب وانما | نطق النبی حکایة عن ربه
وتفهم الاخبار تعلم حله | من حرمه مع فرضه من ندبه
وهو المبین للعباد بشرحه | سیر النبی المصطفی مع صحبه
وتتبع العالی الصحیح فانه | قرب الی الرحمن تحظ بقربه
وتجنب التصحیف فیه فربما | ادی الی تحریفه بل قلبه
واترک مقالة من لحاک بجهله | عن کتبه او بدعة فی قلبه
فکفی المحدث رفعة ان یرتضی | ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات۔ کما هو منصوص عنه علیه الصلوة

الثقات - اذ به يكون تميز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا ، وقسوة قلوبنا وطول امالنا ، والله المسئول متوسلا بسيد البريات ، واشرف الكائنات ، وافضل الموجودات ، عليه وعلى اله وصحبه ازكى التحيات ، وانمى التسليمات ، ان يسهل على ذلك من انعامه ، ويعيننى على اكماله واتمامه ، وان يستر عثراتى ، ويسمح هفواتى فانى ما ابرئ نفسى ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربى ان ربى غفور رحيم

وما ابرئ نفسى اننى بشر	اسهو والسنى اذا لم يحتلنى قدر
وما ارى عذرا اولى بذى زلل	من ان يقول مقرا اننى بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل منى هذا التاليف وسائر تاليفاتى ويجعلها خالصة لوجهه الكريم ، وذخيرة يوم عظيم يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ، ويسلك بى وجميع المسلمين نهج الطريق المستقيم وينفع بها العباد ، فى عامة الاقطار والبلاد ، ويظهر بها نصرة السنة فى كل مجمع وناد ، فانه على ذلك قدير ، وبالاجابة جدير ، وكان ذلك فى الثالث عشر والعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدر آباد الدکن، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن
حین کنت مغبوطا بین الاقران، وممنونا بالمنن الفائضۃ علی من حضرۃ
السلطان، ناصر الاسلام والمسلمین، رافع اعلام العلماء والصالحین
سہ اقامت فی الرقاب لہ ایادی، ھی الاطواق والناس الحمام
باسط بساط الجود والانصاف، ھادم قصر الجور والاعتساف، ممدوح
الزمن، سلطان بلاد الدکن، ھو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام
اعلیحضرۃ آصفجاہ النظام، الفائق بین الاقران، المستنصر المستعان
سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان، لازال
مجتھدا فی نشر الامن والامان، وامنا من جمیع الآفات والاحزان
وادام اللہ مدار دولتہ مادار الدوران، ووضع شانئہ فی الخذلان
والخسران، ولازالت اقمار سلطنتہ لامعۃ، وشموس اقبالہ بازغۃ
اللھم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ، فامنن علیہ
بعلو درجتہ بین اقرانہ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارۃ صاحب الکوثر
صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر، واحفظہ
واولادہ لاسیما ولی العھد الفائق بین الاقران، نواب والاشان

اعظم جاہ بہادر میر حمایة علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان
بحرمة نبيك سيد المرسلين عليه الصلوة والسلام الى يوم الدين شعر

يا ربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ايا مه
واجعل لداعدائه	يا رب درك الاسفل	واحفظ له اولاده

بالفرح والكرم الجلى
بالعز والشان العلى

وقد من الله تبارك وتعالى على هذا الحقير، المعترف بالذنوب والتقصير، مع تاخر عمرى وقصر باعى، وكساد متاعى، باجتماع شيوخ اجلة كرام، وسادات عظام، والمشائخ كما قيل اشجار الوقار، ومنابع الاخبار، لا يطيش سهمهم ولا يسقط لهم وهم، ان رأوك فى قبيح صدوك، وان ابصروك على الحق امدوك، نفعنى الله بهم، ونور قلبى بانوار فيوضهم، وجمعنى واياهم فى دار السلام، ويمن علينا بحسن الختام، عند حلول الحمام، وهذا وان الشروع فى ذكرهم لعل الله يكرمنا لهم ويبلغنا منالهم، انه رؤف رحيم، ولا حول ولا قوة الا بالله

الحصة الاولى من هذا الكتاب فى ذكر مشائخنا الكرام دامت بركاتهم الى يوم القيام

فمن مشائخنا المكيين عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفهامة الاكمل الفقيه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الحق الحنفى النقشبندى المجددى ابن الشيخ مولانا شاه محمد بن يار محمد الاله آبادى

الشيخ الاول

[illegible] ۱۸

المهاجر الی بلد الله الامین، شیخ الدلائل بمکۃ المکرمۃ زادھا اللہ تشریفا
وتکریما لا زالت شموس فیوضاتہ بازغۃ، وبدور کمالاتہ لامعۃ، حضرت
کثیرا من مجالسہ وانتفعت بہ قرأت علیہ الاوائل السنبلیۃ، وسمعت
منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ، والمسلسل بیوم العید وسورۃ الفاتحۃ
وسورۃ الصف وشبک بیدی واضافنی علی الاسودین واجازنی
بالقرآن العظیم وحدیث النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وغیرھما
من بقیۃ العلوم اجازۃ عامۃ تامۃ عن مشائخہ الاعلام منھم العلامۃ
الفھامۃ مولانا محمد قطب الدین الدھلوی المکی عن العلامۃ الشھیر
فی الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفی سنہ ۱۲۶۲ھ بمکۃ المکرمۃ
عن العلامۃ الفھامۃ عمر بن عبد الکریم العطار المکی عن شیخہ العلامۃ
محمد طاھر بن العلامۃ الشیخ محمد سعید سُنبل عن والدہ الشیخ محمد سعید
سُنبل عن الشیخ عید بن علی الازھری البُرُلُّسی الشافعی عن شیخہ
خاتم المحدثین ببلد الله الامین عبد الله بن سالم البصری المتوفی سنہ ۱۱۳۴ھ
عن العلامۃ شمس الدین محمد بن علاء الدین البابلی عن الشیخ محمد
حجازی الواعظ الشعراوی عن المعمر المسند محمد بن ارکماش الحنفی

مشائخ البابلی

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیدہ المذکورۃ فی ثبتہ **المعجم المفہرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالہ سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنہوری وعبد الرؤف المناوی والشہاب
احمد ابن الشبلی کلہم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنہوری** عن الشہاب احمد بن حجر الہیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراہیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وھو
یروی عن العلامۃ عبد الواحد ابن ابراہیم الحصاری عن الشمس
محمد بن ابراہیم الغمری عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی و یروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازۃ العامۃ لمن ادرک
حیاتہ ۔ کما ذکرہ ابن حجر المکی فی مسانیدہ و ولادۃ الحصاری سنۃ تسع
وتسعمائۃ و وفاۃ السیوطی سنۃ احدی عشرۃ وتسعمائۃ ومن مشائخ
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ عیسے بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وھو یروی
عن العلامۃ ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجھوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاۃ شہاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجہ المصری الحنفی الشہیر بالخفاجی عن البرہان
ابراھیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنھوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامۃ بن اسماعیل المزاحی القاھری المتوفی ۱۰۷۵ھ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی و سالم السنھوری

مشائخ عیسیٰ بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري** الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ محمد بن سليمان المغربي وهو يروي عن جماعة- **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري عرف بقدورة عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو مهدي السجستاني عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجانوتي والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
حل النقل من الاسناد ۱۲

بجيم السين المهملة وفتح القاف
المشار ۱۲

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده ومنهم خاله الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن
الشیخ حسن العجیمی الآتی ذکره ومنهم الشیخ احمد الجوهری الکبیر المصری المتوفی سنة ١١٨١
وهو اخذ عن الشیخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبد الله
السجلماسی المغربی وعید النمرسی والشیخ ابی المواهب البکری
وعبد الحی بن عبد الحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبد الله
ابن سالم البصری وعبد ربه بن احمد الدیوی الآخذ عن الشرنبلالی
وامام الازهر رضوان الطوخی الآخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن
منصور الاطفیحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغیرهم
ومنهم الشیخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سلیمان
المنصوری عن الشیخ عبد الحی الشرنبلالی عن الشیخ سلطان المزاحی
والشیخ احمد بن محمد الخفاجی والشیخ علی الشبراملسی وهو عن الشیخ
علی الاجهوری عن نور الدین القرافی عن السیوطی واخذ الشبراملسی
ایضا عن الشیخ ابراهیم اللقانی عن ابی المنجا سالم السنهوری عن الغیطی
عن القاضی زکریا الانصاری ویروی ایضا عن الرملی بالاجازة
العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشیخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنین **ومنہم** الشیخ اسماعیل النقشبندی عن الشیخ ابی طاہر الکردی المدنی **ومنہم** العلامۃ السید عبداللہ میرغنی عن الشیخ احمد النخلی

وممن اخذ عنہم الشیخ عمر بن عبدالکریم العطار الشیخ العلامۃ السید علی بن عبدالبر الحسنی الونائی المتوفی سنہ ۱۲۱۱ عن العلامۃ شہاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعی الازہری عن الشمس البابلی عن الشمس الرملی والعارف باللہ عبدالوہاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری **ومنہم** العلامۃ مفتی الحجاز الشیخ عبدالملک ابن عبدالمنعم بن تاج الدین القلعی الحنفی المتوفی سنہ ۱۲۲۸ عن الشیخ عبدالمنعم عن والدہ الشیخ تاج الدین عن الشیخ حسن العجیمی والشیخ عبداللہ البصری **ومنہم** الشیخ محمد بن الشیخ عبدالرحمن الکزبری المتوفی سنہ ۱۲۲۱ عن والدہ المتوفی سنہ ۱۱۸۵ عن الشیخ محمد ابن عقیلہ عن الشیخ احمد بن محمد الشہیر بابن عبدالغنی عن المعمر محمد بن عبدالعزیز المنوفی عن المعمر ابی الخیر عمر بن عموس الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری **واخذ** الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الکبیر والعارف باللہ الشہیر عبدالغنی النابلسی عن شیخ الاسلام الحافظ نجم الدین محمد الغزی

مشائخ الشیخ عمر العطار

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری
واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
(ای الشیخ محمد الکزبری ۱۲)
بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری **واخذ** الشیخ عبد الرحمن
والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی
والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیمی وغیرهم مما هو مذکور
فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب
ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنه ۱۲۱۸ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی
والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام
محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی
البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ **وروی**
الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام
علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی
عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ
محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ۱۲

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشیخ زکریا الانصاری **ویروی** الشیخ ابو المواهب ایضا عن الشیخ خیر الدین شیخ الافتاء بالدیار الرملیہ وکانت تاتیہ الاسئلۃ من سائر الاقطار عن الشیخ احمد امین الدین عن والدہ عبد العال الحنفی عن القاضی زکریا الانصاری **ومن مشائخ الشیخ اسمٰعیل العجلونی** الشیخ محمد الولیدی المکی المتوفی ۱۱۳۲ھ وھو یروی عن الشیخ احمد البنا الدمیاطی عن شیخہ الشیخ محمد بن عبد العزیز المنوفی المعمر عن الشیخ ابی الخیر بن عموش الرشیدی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری و **یروی** عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی عن مشائخہ الاتی ذکرہم **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ محمد الضریر الاسکندرانی وھو اخذ عن الشیخ عبد الباقی الزرقانی والشیخ ابراهیم الشبرخیتی والشیخ یحیی المغربی الشاوی والشیخ محمد النفر نابلی جمیعهم عن الشیخ سلطان المزاحی **ومن مشائخ العجلونی** الشیخ ابو طاهر بن ابراهیم الکورانی المدنی والشیخ ابو الحسن السندی المتوفی ۱۱۳۸ھ والشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ تاج الدین القلعی والشیخ محمد عقیلۃ المکی والشیخ عبد الغنی النابلسی والشیخ الیاس الکردی والشیخ

ثبت ابن عابدین

مشائخ العجلونی

یونس المصری الکفراوی والشیخ عبد الرحیم الازبکی والشیخ اسمٰعیل الحائک والسید نور الدین الدسوقی وغیرهم **ومن مشائخ الشیخ عمر بن عبد الکریم** الشیخ محمد الشنوانی عن ابی العزائم عیسیٰ بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والده الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری **ومن مشائخ** الشیخ العلامة السید محمد مرتضی الزبیدی کاتبةً المتوفی ۱۲۰۵ھ وهو یروی عن الشمس محمد بن احمد بن حجازی العشماوی والشیخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوری وهما عن الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری **واخذ** الشیخ عمر ایضا عن الشیخ صالح الفلانی عن مشائخه الآتی ذکرهم **ویروی العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه العلامة مولانا الشیخ عبد العزیز المحدث الدهلوی عن والده العالم الکبیر والفاضل الشهیر المفسر المحدث مولانا ولی اللہ الدهلوی عن الشیخ ابی طاهر محمد بن ابراهیم الکردی عن ابیه عن الامام صفی الدین احمد ابن محمد القشاشی المدنی المتوفی ۱۰۷۱ھ عن الشیخ ابی المواهب احمد الشناوی المتوفی ۱۰۲۸ھ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علی بن عبد القدوس عن الشیخ

ذکر مشائخ احمد الشناوی

تلمیذ السید صبغة اللہ البروجی والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوی بکسر الشین المعجمة وتشدید النون نسبة الی بعض الامکنة ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ[۵] محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي واخذ الشيخ احمد
القشاشي[۵] بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و
من مشائخ الشيخ[۲] ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن ملا يوسف
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفي سنة ١٠٧٨ھ ببلدة اب
من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
(اي الشيخ ملا محمد شريف ١٢)
علي بن علي بن محمد الحلبي عن الشيخ ابن حجر المكي ومن مشائخ الشيخ الكوراني
الشيخ نجم الدين محمد ابن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفي سنة ١٠٦١ھ وهو اخذ عن والده عن القاضي

رواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

---

[۵] ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبصري في ثبته والعبد في العجالة الغفور
[۲] والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد بالقول الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد بن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذکریا ومن مشائخ الکورانی الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی
المتوفی خمسین الف وهو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا ومن مشائخ ایضا
الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی الساذکرہ وروی الشیخ محمد ابو طاهر
المدنی الکورانی عن العلامة الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المالکی والشیخ حسن
بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرهم فاما الشیخ عبد الله البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد
تقدم ذکر مشائخهما واما الشیخ ابو الاسرار حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی
المتوفی بالطائف فله مشائخ شهیرة منهم الشیخ محمد بن علاء الدین
البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و
الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی
والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی
وقد سبق ذکر هؤلاء الاعلام ومنهم الامام زین العابدین بن عبد القادر
الطبری عن والده عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ
ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف
عبد الحق السنباطی کلاهما عن الحافظ ابن حجر ومنهم الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

سنه ۱۰۵۰ ، سنه ۱۱۱۳

[1] فی الیانعة الجنیة بالاسانید العلیة وفی حاشیتها باهل قریة من قری مصر ... الله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی

احمد بن محمد العجل[۱] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضی الدین الغزی والامام
کتابة ۱۲

یحیی الطبری کلاهما عن الحافظ السیوطی ومنهم الشیخ قطب الدین محمد بن

احمد الحنفی المکی عن الشرف عبد الحق السنباطی **ومن مشائخ الشیخ**

حسن العجیمی الشیخ العلامہ جمال الدین محمد بن رسول البرزنجی

الحسینی المتوفی ۱۱۰۳ھ عن جماعة من العلماء المشاهیر منهم الملا محمد شریف الکورانی

والشیخ احمد القشاشی المدنی والشیخ ابراهیم الکورانی واخذ بدمشق

عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی وببغداد عن الشیخ مدلج وبمصر عن الشیخ

محمد البابلی وعلی الشبراملسی وسلطان المزاحی ومحمد[۲] العنانی وبالحرمین

عن الوافدین الیهما کالشیخ اسحاق بن جمعان الزبیدی وعلی الزبیجی[له]

وعبد الملک السجلماسی وغیرهم **ومن مشائخ الشیخ العجیمی**

الشیخ عبد الرحیم بن الشیخ الصدیق الخاص جازم مراسلة من زبید و

هو خاتمة الرواة عن السید طاهر بن الحسین الاهدل بالاجازة

له الزبیجی بضم ... ومعناه ... الابیض اللون ... الشاذ ۱۲ عبد الهادی

---

[۱] العجل بکسر الجیم۔ ابن عابدین۔ عجل کحذر۔ حسن الوفا ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

[۲] وهو اخذ عن الشیخ علی الحلبی عن الزیادی عن الشمس الرملی عن شیخ الاسلام زکریا واخذ العنانی ایضا عن البرهان اللقانی بسنده کذا فی الجواهر الغوالی فی ذکر الاسانید العوالی للعلامة محمد الهدیری الدمیاطی الشافعی ۱۲ عبد الهادی۔

عن الحافظ الديبع عن الحافظ[1] السخاوي عن الحافظ ابن حجر۔ **ومنهم**
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلدة المجاور بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده
كان قبل الالف بخمس و ثلاثين سنة و وفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم**
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي
الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين بن

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقرئ الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة يزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة وجاور الى سنة ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وعمدة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مطالعته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا في بابه
محمد عبد الهادي غفر الله له ۔

محمد بن الشهاب احمد الرملى والشيخ حسن الكرخى والعلامة عمر بن الجائى ثلاثتهم عن قاضى القضاة زكريا بن محمد الانصارى **ومن مشائخ الشيخ العجيمى** الشيخ محمد بن احمد الشوبرى الحنفى عن الشمس محمد بن احمد الرملى **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى بن الشيخ اسمٰعيل النابلسى الحنفى فان المترجم له اجتمع واخذ عنه فى رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده وطلبها منه نهار السفر فى العشرين من ذى الحجة نظما وناوله مجموعة فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له الاستاذ فيها بديهة **قوله** ـــ

اجازة العلامة عبد الغنى النابلسى رح للشيخ حسن العجيمى رح

الحمد لله رب الفضل والمنن	وحافظ العبد فى سر وفى علن
معلى الاسانيد بالتقوى لعارفه	وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلوة على المختار سيدنا	مع السلام الذى يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن	شاعت فضائله فى الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغى لمنطقه	وجدته بلبلا يشدو على فنن
وهو العجيمى تعظيما لصغره	قد فاق فى اسمه بن ابى حسن

ـــه الخضم بالفتح وبالضاد المشدد هو البحر العظام ١٢ منه

اراد منى لابدى الاجازة عن ... مشائخى فى طريق العلم والسنن

وان اجيز له فيما به سمحت ... يد العناية مع ضعفى ومع وهنى

من التصانيف اكان ذلك او ... نظما الذى كل علم فى الانام سنى

وحيثما قد راى اهل ذاك فقد ... اجزته وبنيه عامرى السكن

محمد وكذا بنتاه صالحة ... ايضا وعائشة صينت من المحن

بكل ما قد روينا عن مشائخنا ... من العلوم التى تسمو ولم تهن

منهم امام التقى والفضل نسبته ... لشبراملسى على الاسم واللسن

عن احمد بن خليل من قد اشتهر ... السبكى عن نجمنا الغيطى ذى الفطن

عن شيخه زكريا ذى الفضائل عن ... ركن التقى العسقلانى زهرة الزمن

وفى تاليفنا نثرا ومنتظما ... فى كل فن كروض فى الكمال جنى

واننى لابن اسماعيل مشتهر ... ادعى نابلسى باسم عبد غنى

ومولدى كان فى الخمسين منضبطا ... من بعد الف عسى مولاى يرحمنى

نظمت هذا له فى جمعة حصلت ... بمكة يوم سير الحاج للوطن

نهار عشرين من ذى حجة مائة ... وخمسة بعد الف عامد لدنى

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجاز لي نظما بداهة ويذكر اسمي واسم اولادي والسند ويكتب ذلك مبيضا في المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر في وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره في امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى به كذا في الورد القدسي والوارد الانسي۔ **وللشيخ عبد الغني** رحمه الله تعالى مشائخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزي كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام تقي الدين عبد الباقي الحنبلي البعلي عن المعمر المسند الى عبد الرحمن محمد حجازي الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفوري الفرا الشافعي وهو يروي عن الشيخ القاضي المولى عبد الرحيم الشعراوي عن العارف الكبير الشيخ محمد البكري عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمي الحنفي نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسني الحنفي خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضي الشافعي والعلامة الشيخ محمد الاسطواني

مشائخ الشيخ عبد الغني النابلسي

والعلامة محمود الكردي **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين

ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب

شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و

اجاز له وكانت بينهما خصوصية **حتى** ان العياشي لما وصل الى طرابلس

المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من

رجب ۱۰۷۲ فذكر في اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل اني

قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل

لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعليني ولا اعتقد قلبي

احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد

الفقير الى الله تعالى ابي سالم عبد الله بن محمد بن ابي بكر العياشي المغربي

كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف

بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي

الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله

تعالى ورحمته وبركاته على اخي وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و

خليفتي في الحرام الشريف بعدي ومن اتخذت معه في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه ع

انا من اهوى ومن اهوى انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته ٭ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم

الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق

لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكره هو

اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام منهم الشيخ ابو مهدى

الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر

فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على

مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضها آمين ومنهم

اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد

المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى

والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنقيرى والشيخ المفتى عبد

الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ

ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

ع وجدت هذا الشعر فى الجزء الاول من كتاب وفيات الاعيان لابن خلكان صفحة ١٣٠ ١٢ عبد الهادى عفى عنه

اجازکتابتہ والسید الصوفی ابوبکر بن سالم شیخان والسید
محمد بن عبد الرحمن العیدروس والشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی
وغیرہم واما الشیخ احمد النخلی المتوفی ۱۱۳۰ھ فھواخذ عن الشیخ
صفی الدین احمد القشاشی والشمس البابلی والشیخ عیسی الثعالبی
والشیخ محمد بن سلیمان والشیخ علی بن الجمال والشیخ خیر الدین الرملی
وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام واخذ ایضا عن الشیخ عبد اللہ بن سعید
باقشیر عن العلامۃ السید عمر بن عبد الرحیم البصری عن العلامۃ
شمس الدین محمد بن احمد بن حمزۃ الانصاری الرملی واخذ
ایضا عن الشیخ محمد بن علان البکری الصدیقی عن محمد حجازی
الواعظ ومن مشائخ الشیخ احمد النخلی الشیخ سلیمان الضبلی
القرشی والسید عبد الکریم الکورانی الحسینی والشمس المیدانی
والشیخ ابراہیم الحلبی الصابونی والشیخ عبد الرحمن العمادی ویروی
الشیخ احمد ولی اللہ ایضا عن الشیخ تاج الدین القلعی الحنفی
عن الشیخ حسن العجیمی ویروی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ احمد النخلی عن ابیہ قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی

تخفیف المیم ۱۲

مشائخ حضرۃ اللہ عن الی طاہر الکردی

ثبتہ المسمی بالارشاد الی مہمات علم الاسناد وقد اخذت معظم ھذا الفن
ن ابی طاھر محمد بن ابراھیم الکردی الھمدانی وسمعت من الشیخ تاج
الدین القلعی الحنفی مفتی مکہ اوائل الستہ وشیئا من مسند الدارمی
وموطأ محمد واثارہ واجازنی لسائرھا وبجمیع ماتصح لہ روایتہ
من العجیمی وقال فیہ ایضا اما النخلی فلہ رسالۃ جمع فیھا اسانیدہ
جازنی بھا ابو طاھر عنہ وناولنیھا الشیخ عبد الرحمن النخلی ابن
الشیخ احمد النخلی المذکور واجازنی بھا عن ابیہ انتہی

تتمۃ فی ذکر اتصال اسانید شیخ الاسلام القاضی
زین الدین زکریا الانصاری وحافظ عصرہ الشیخ
جلال الدین السیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ قال الشیخ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فی الارشاد۔ سند ھذین الامامین ومن
فی طبقتہما ینتہی الی ثلثۃ من المسندین الکبراء الذین بہم اتصلت
اسانیدہم من بعدہم بمن قبلہم احدھم المسند المعمر الصالح
شہاب الدین احمد بن ابی طالب الحجار المعروف بابن شحنۃ
والثانی العالم الفقیہ رحلۃ الآفاق مسند العصر فخر الدین

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقۃ الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرہان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرہان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن الصلاح بن ابی عمر وکلاہما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتہی اتصال اسانید ہؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدہلوی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ وہو یروی عن الدلہ
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدہلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحق کلاہما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدہلوی
المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالد الشیخ سراج احمد عن

بیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد ارشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرہندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضاً عن قطب وقتہ العلامۃ علام علی الدہلوی عن العارف
باللہ مظہر جان جانان عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدہلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الہجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخہ الآتی
ذکرہم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاہد اسمٰعیل بن
ادریس الرومی المدنی وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منہم الشیخ
محمد طاہر سنبل المکی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمۃ والشیخ محمد بن عبد الرحمٰن الکزبری الدمشقی
وقد سبق ذکر ہؤلاء الاعلام **ومنہم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

الرومی العلامة الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی ١٢٢٧ھ عن الشیخ محمد الحفنی المتوفی ١١٨١ھ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ ابراھیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی کلاھما عن البرھان ابراھیم اللقانی وعن امام الازھر الشیخ منصور الطوخی والشہاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی ثلاثتھم عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی ابن عساکر النمرسی المصری الآخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری واخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیة الاجھوری کلاھما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ البصری واخذ ایضا عن الشہاب احمد الجوھری السابق ذکرہ وعن الشہاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشہیر بالملوی الشافعی الازھری المتوفی ١١٨١ھ وھو اخذ عن الشہاب احمد بن الفقیہ وھو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

---

٥ وکان مولدہ رحمہ اللہ تعالی فی سنہ١١٥٠ھ کذا فی ھامش ثبت الامیر ١٢ عبد الھادی غفرلہ

عن الجمال منصور المنوفی عن الشرنبلالی وآخذ الشهاب الملوی
ایضاً عن الشیخ احمد غانم النفراوی الآخذ عن عبد الباقی الزرقانی
وعن خلیل اللقانی وعن عبد الجواد بن القاسم المحلی الآخذ عن
الشبراملسی وعن الشیخ سلطان المزاحی وعن الشمس البابلی وآخذ
الشهاب ایضاً عن محمد بن عبد الباقی الزرقانی شارح المؤطا والمواهب
الآخذ عن ابیه وعن الاجهوری - وآخذ الشهاب ایضاً عن العلامتین
المکیین الشهاب احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری وآخذ الشهاب
ایضاً عن العابد الزاهد المنلا الیاس الکورانی وآخذ ایضاً عن ابی
العز محمد ابن الشهاب العجمی الآخذ عن والده وعن البابلی وعن
ابن سلیمان المغربی وآخذ ایضاً عن ابی الانس محمد بن عبد الرحمن
الملیجی الآخذ عن الصفی القشاشی وعن البابلی ومنهم الشیخ ابراهیم
النابلسی حفید قطب العارفین الشیخ عبد الغنی النابلسی عن جده

ومن مشائخ شیخنا الشیخ عبد الحق العلامة الشیخ تراب علی

ابن شجاعت علی اخذ عنه شیخنا اکثر العلوم فقهاً وحدیثاً وغیرهما د

عه نسبة الی قریة من قری مصر کذا فی حاشیة العجالة النافعة العبد الهادی مسکین غفرله

قرأ علیہ الامہات الست وھو اخذ عن مشائخ کثیر ین من اجلھم العلامۃ المحدث مولانا محمد اسحق الدھلوی واخذ بمکۃ المکرمۃ عن العلامۃ الفھامۃ الشیخ الاجل عبد اللہ سراج وسیأتی ذکر مشائخہ الاعلام بحول اللہ وقوتہ

صورۃ اجازۃ الشیخ محمد عبد الحق

وھذہ صورۃ الاجازۃ التی کتبھا لی شیخنا العلامۃ محمد عبد الحق النقشبندی ادام اللہ فیوضاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** فیقول عبدہ الضعیف محمد عبد الحق ابن مولانا المولوی شاہ محمد بن یار محمد عاملھم اللہ بفضلہ العمیم ان الصالح الاسمی والبرکۃ العظمی المولوی الحاج عبد الھادی سلمہ اللہ الازلی الابدی قد سمع منی سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وکتبت لہ سند القرآن المجید واجزت لہ روایۃ سورۃ الفاتحۃ وسورۃ الصف وغیرھما واجزت لہ بکل مرویاتی اجازۃ عامۃ تامۃ اللھم زدہ علماً وفھماً ووفقہ لما تحب وترضی وعافہ فی الدنیا والآخرۃ واجعل خاتمتنا علی الخیر والسعادۃ۔

حررہ فی التاسع عشر من محرم الحرام سنۃ الرابع والعشرین

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا

(محمد عبد الحق ١٣٨١)

٢ الشيخ الثاني

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[له] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة ويستفيد بافادته فائدة تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

[له] صفحہ ٢٢٢

وله شان نبيع وذكر شريف وهذا هو الذى ذكره الشيخ الصديق البوفانى فى كتابه الروض الممطور فى علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته فى درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان وبمقاصة كفاية العلام للامام عبد الغنى النابلسى طبع بمصر ومنها عقود الدرر النضيد فى مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣٦٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادى غفر الله له ولوالديه ولمشائخه امين۔

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ الباری وقد لقننی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول والاذکار والاوراد وغیرھا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرھا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث المفسر الشیخ عبداللہ سراج المتوفی سنۃ ۱۲۶۷ عن عمر ابن عبدالکریم العطار المکی قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ھاشم عن محدث دارالھجرۃ الشیخ صالح الفُلّانی المتوفی سنۃ ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن محمد بن سِنّۃ العمری عن الشریف ابی عبداللہ محمد بن علی الوولاتی عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج الدین محمد ابن عبدالمحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاھر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبداللہ البصری

مشائخ عبداللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

ومنهم الشیخ الشریف سلیمان الدرعی عن الشیخ حسن العجیمی واخذ

الشیخ صدیق کمال ایضاً عن العلامۃ المسند عبد الرحمن

ابن العلامۃ المحدث محمد الکزبری الدمشقی عن مشائخ اجلاء منهم والدہ الشیخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الکزبری المتوفی سنہ ۱۲۲۱ عن الامام الکبیر والعارف باللہ الشہیر الشیخ عبد الغنی

النابلسی عن الامام العارف الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ المکی عن الائمۃ الثلاثۃ المکیین من ثبت ابن عابدین

ابی الاسرار الحسن بن علی العجیمی وعبد اللہ بن سالم البصری والشہاب احمد بن محمد

النخلی ومنهم الشیخ شہاب الدین احمد بن عبید العطار المتوفی سنہ ۱۲۲۸

المتقدم ذکرہ ومنهم الشیخ الامام صفی الدین خلیل بن عبد السلام

المتوفی سنہ ۱۲۰۰ عن والدہ الشیخ عبد السلام بالاجازۃ العامۃ عن والدہ الشمس

محمد الکاملی عن الحافظ نجم الدین محمد الغزی والشیخ تقی الدین

عبد الباقی الحنبلی ومنهم الشیخ العلامۃ المقدام الشیخ بدر الدین

محمد بن احمد المقدسی الشہیر بابن بدیر المتوفی سنہ ۱۲۲۰ عن الشیخ شہاب الدین

احمد الراشدی المصری عن شیخ الاسلام عبد النمرسی عن حافظ

الامۃ الشمس محمد البابلی ومنهم العلامۃ الشیخ حسین المغربی

مفتی المالکیہ بمکۃ المشرفۃ عن الشیخ محمد بن الطیب المغربی عن

مشائخ عبد الرحمن الکزبری

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن ابن جمال الدين الأيوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير بالرحمتي المتوفى سنة ۱۲۰۵ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد ابن عقيل السقا باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ محمد سعيد سنبل والشيخ عبد الرحمن الفتني والشيخ محمد بن الطيب المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب احمد الملوي والشيخ حسن بن على المدابغي والعارف الشيخ محمد بن سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين وفيه ايضا واجاز (اي الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور سنة ۱۱۸۶ وكانت وفاته بعد العصر في خامس ذي الحجة سنة ۱۲۰۵ خمس

كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ۱۲۰۱ مناه ۱۲ عبيد

ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ۱۱۳۵ كذا في ثبت ابن عابدين ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢... والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الزمزمى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد زينى

دحلان المتوفی سنہ ۱۳۰۴ھ دھو یروی عن الشیخ عثمان الدمیاطی عن العلامۃ محمد ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامیر وعن الشیخ محمد بن الشیخ علی بن الشیخ منصور الشنوانی والشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراھیم الازھری الشہیر بالشرقاوی فاما العلامۃ الشیخ محمد بن محمد الامیر المتوفی سنہ ۱۲۳۳ھ فلہ مشائخ اجلۃ منھم السید العلامۃ نور الدین ابو الحسن علی بن احمد بن مکرم اللہ الصعیدی العدوی المالکی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشیخ محمد عقیلۃ المکی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی ومنھم العلامۃ الشیخ ابو الحسن سیدی علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن الشیخ محمد الزرقانی عن والدہ الشیخ عبد الباقی عن الشیخ علی الاجھوری[5] عن الشیخ محمد بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ الشیخ السقاط عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی ومنھم الشیخ حسن بن ابراھیم الجبرتی الحنفی المتوفی سنہ ۱۱۸۸ھ عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ عبد النمرسی ومنھم الشیخ شہاب الدین احمد الجوھری[9] الکبیر والشیخ

مشائخ الامیر الکبیر

[5] کان الاجھوری ضریراً وسبب کونہ ضریراً مذکور فی النصف الاول من رحلۃ العیاشی ۱۲ عبد الہادی

---

[9] ھو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الکریم بن محمد بن یوسف الخالدی الجوھری ولد سنہ ۱۰۹۶ھ اجازہ ابن سالم البصری ومحمد الزرقانی توفی سنہ ۱۱۸۱ھ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید[۱] محمد بن محمد بن محمد الحسنی البلیدی المغربی المالکی وغیرہم واما الشیخ محمد الشنوانی فھو یروی عن العلامۃ الشیخ ابی العزائم علیسی بن احمد البراوی عن الشیخ احمد الدفری عن الشیخ سالم البصری عن والدہ الشیخ عبد اللہ ابن سالم البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ عطیۃ الاجھوری والشیخ احمد الراشدی وھم یروون عن الشیخ محمد العشماوی عن البصری ویروی ایضاً عن الشیخ محمد السمانوی المشھور بالمنیر عن العلامۃ الشیخ محمد بن محمد البدیری المشھور بابن المیت ویروی ایضاً عن العلامۃ السید محمد مرتضی بن محمد الزبیدی عن ائمۃ مشاھیر منھم العلامۃ الشیخ سابق بن رمضان ابن عزام الزعبلی الشافعی عن محمد بن علاء الدین البابلی ومنھم الشیخ عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی والشیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوھری





---

[۱] ولد رحمہ اللہ تعالیٰ سنہ ۱۰۹۶ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیرہ وتوفی سنہ ۱۱۷۶ کذا فی حاشیۃ ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الهادی غفر لہ۔

وعبدالله بن محمد بن عامر الشبراوی کلهم عن الشیخ عبدالله المصری
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ حسن
العجیمی ومنهم الشیخ العارف عبدالله میرغنی المکی عن الشیخ احمد النخلی
ومنهم العلامة الحبیب عبدالرحمن بن الحبیب مصطفی بن شیخ العیدروس
المتوفی بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شیخ بن مصطفی عن السید عبدالله بلفقیہ
عن الشیخ احمد القشاشی والشیخ عیسی بن محمد بن محمد الثعالبی الجعفری
المغربی والشیخ زین العابدین واخیه الشیخ علی ابن عبد القادر الطبری
وقد مر سابقا ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام واخذ السید شیخ
ابن مصطفی عن السید الجلیل علی بن عبدالله العیدروس صاحب
السورة عن العلامة عبدالله بن ابی بکر الخطیب عن العلامة عبد العزیز
بلد فی الهند مشهور
الزمزمی المکی والشیخ احمد القشاشی المدنی وغیرهم واخذ السید
عبدالرحمن ابن مصطفی عن الشهاب احمد الملوی والشهاب الجوهری
والعارف سیدی مصطفی البکری والعارف محمد الحفنی والشیخ محمد
بن الطیب المغربی والشیخ محمد حیاة السندی وغیرهم واما
الشیخ عبدالله الشرقاوی فقد تقدم ذکره فی ذکر مشائخ الشیخ

ف
بالغ القشاشه
١٢

اسماعیل بن ادریس الرومی شیخ الشیخ عبد الغنی الدهلوی **ومن مشائخ السید احمد دحلان** العلامة محدث اهل الشام الشیخ عبد الرحمن الکزبری المتقدم ذکره والشیخ ابو علی ارتضا علیخان العمری اجازه فی ذی القعدة سنة ۱۲۷۰ بمکة المکرمة عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار **ومن مشائخ شیخنا الشیخ صالح کمال** العلامة السید ابو الانوار محمد علی[1] بن طاهر الوتری الحنفی المدنی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم العلامة الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی والعلامة الشیخ احمد منة الله المالکی الازهری وهو یروی عن العلامة محمد الامیر الکبیر۔ **وهذه صورة الاجازة التی کتبها لی شیخنا الشیخ صالح کمال الحنفی الامام الخطیب بالمسجد الحرام شیخ العلماء بمکة المکرمة اعاد الله علینا من برکاته۔**

الحمد لله واصل من انقطع الی علی جنابه ※ ورافع من وقف علی فسیح عتابه

[1] المتوفی فی التاسع والعشرین من الجمادی الاولی سنة اثنین وعشرین بعد الالف وثلثمائة یوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون فی البقیع الغرقد امام قبة امهات المومنین عند قبور اولادهن رضی الله عنهم كذا فی الباقیات الصالحات ۱۲ محمد عبد الهادی غفر له

والصلوٰة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع
شرائع الاسلام، وعلى آله واصحابه الفخام، ومن تبعهم من العلماء
الكرام، **اما بعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل
الشيخ **عبد الهادي** الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مروياتي
في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبر الخاطره
قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث
وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا
يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم والدي
المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة
وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة
ابو الانوار السيد علي ظاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان
الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان
ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام
والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له امين وما هو الواقع جرى وحرر يوم عشرين من محرم الحرام ۱۳۲۴ھ

(مهر: محمد صالح كمال)

الشيخ الثالث ۳

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي على رؤس المسترشدين امين۔ حضرت كثيرا من مجالسه السنية۔ وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد على ذلك في كل بكرة وعشيه۔ وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتب الستة الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه۔ رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته ۱۲۵۸ھ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت وفاته في شوال ۱۳۳۰ھ بمكة المكرمة ۱۲ محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي۔

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٤
اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني
وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني
الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى آخره وسمعت منه سورة الصف واجازني بسائر
مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه
ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد
ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم
العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام
عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد حسن بن القطب
الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ١١٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد
المتوفى سنة ١١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١
عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي
المتوفى سنة ١٠٠٤ والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري سنة ٩٢٦ واخذ السيد عبد الله الحداد عن العلامة
السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابی بکر بن الشیخ عبد الرحمن السقاف نزیل مکة المکرمة عن السید
عبد القادر بن شیخ بن عبد الله العیدروس المتوفی باحمد آباد (سنه ٩٩٠)
عن والده شیخ الاسلام شیخ بن عبد الله العیدروس المتوفی
عن العلامة ابن حجر الهیتمی **ومنهم** العلامة السید احمد بن عمر بن
سمیط المتوفی (سنه ١٢٥٧) والعلامة السید حسن بن صالح البحر المتوفی (سنه ١٢٧٣) وهما اخذا عن
العلامة السید عمر ابن العلامة السید سقاف بن محمد بن عمر الصافی عن
والده السید سقاف المتوفی (سنه ١١٩٥) عن السید احمد بن زین الحبشی والسید
الفاضل العارف یوسف بن عبد الله الفاسی کلاهما عن السید عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السید عبد الله بن علی
ابن شهاب الدین المتوفی (سنه ١٢٦٥) وهو اخذ عن العلامة الحبیب ابی بکر
ابن الحبیب عبد الله بن احمد الهندوان عن السید العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفی (سنه ١٢٠٩) عن والده السید عمر بن حامد المتوفی (سنه ١١٥٤) عن الحبیب عبد الله الحداد
ومنهم الشیخ منصور بن یوسف البدیری وهو اخذ عن السید الامام مُشَیِّخ[1] بن علوی

---

[1] مُشَیِّخ بضم المیم وفتح الشین المعجمة وکسر الیاء المثناة من تحت المشددة کذا فی ثبت
ابن عابدین ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له۔

باعبود باعلوی ومن اجل مشائخه الحبیب عبد الله الحداد والحبیب احمد
ابن هاشم الحبشی قرأ علیهما فی علوم الشریعة والحقیقة والبساه الخرقة
ولقناه الذکر بالطریقة العلویة بحق اخذهما لذلک عن شیخه السید حسین
ابن بکر بن سالم عن ابیه السید ابی بکر بن سالم بسنده الطویل الآتی ذکره
واخذ بالمدینة المنورة عن السید الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقیه
عن الشیخ ابراهیم بن حسن الکردی المدنی بسنده **ومنهم** العلامة
السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل المتوفی سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السید سلیمان عن شیخه العلامة السید احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شیخه وخاله السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل
عن شیخه السید العلامة ابی بکر ابن علی البطاح الاهدل عن شیخه
[illegible]السید العلامة یوسف بن محمد البطاح عن شیخه السید العلم
طاهر بن الحسین الاهدل عن شیخه الحافظ الدیبع عن الحافظ السخاوی
[illegible] الحافظ ابی الفضل ابن حجر العسقلانی **وقد اخذ** السید
[illegible]ی بن عمر مقبول الاهدل عن الشیخ الامام عبد الله بن سالم البصری
[illegible]لشیخ حسن العجیمی والشیخ احمد بن محمد النخلی **واخذ** السید عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنی والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المرجاجی فالاول یروی عن الشيخ محمد حیات
السندی عن الشيخ عبد الله بن سالم البصری والثانی عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المکی المتوفی بمکة المکرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصری **واخذ** ایضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفی العیدروس المتقدم ذکره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الریس المتوفی سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد علی ابن عبد البر الحسنی الونائی
والشيخ صالح بن محمد الفلانی والسيد محمد ابن عبد الرحمن الکزبری
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقی وهولاء المشائخ قد سبق
ذکرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الکريم العطار المکی عن مشائخه الکرام
ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشی المتوفی سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن کثیر
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبیب عمر بن عیدروس المتوفی سنة ١٢٥٠
عن الحبیب عمر بن احمد بن حسن المتوفی سنة ١٢٢٦ عن والده الحبیب احمد المتوفی سنة ١٢٠٤
عن والده الحبیب حسن عن والده الحبیب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الریس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله مير غنى عن والده عن
الشيخ احمد النخلى واخذ السيد يس عن الشيخ محمد طاهر سنبل
والشيخ عبد الملك القلعى والشيخ مصطفى الرحمتى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الرحمن ديار بكرى والشيخ عثمان الشامى والشيخ عبد الغنى
هلال والشيخ عبد الرحمن المغربى التادلى والشيخ ابراهيم الفتنى وغيرهم
واخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة عمر
ابن عبد الكريم العطار والشيخ محمد صالح بن ابراهيم الريس الزبيرى
الزمزمى المكى والشيخ منصور بن يوسف البديرى والسيد عبد الرحمن
ابن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبيب محمد بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٤٧ وهو يروى عن السيد الامام
يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد سليمان بن يحيى مقبول
الاهدل ويروى عن الشيخ عبد الباقى بن محمد صالح الشعاب
الانصارى المدنى عن الشيخ الاجل محمد ابن عبد الكريم القادرى
الشهير بالسمان عن السيد مصطفى البكرى عن الشيخ عبد الله بن

مشائخ السيد ... (marginal note)

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروي عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري ويروي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الريس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفي سنة ١١٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عیسی بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبی والشیخ زین العابدین بن عبد القادر، واخیه الشیخ علی بن عبد القادر، واخذ الشیخ عبد الله بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم والمتفنن فی جمیع الفنون السید ابی علوی محمد بن ابی بکر الشلی عن والدہ السید ابی بکر المتوفی سنہ ۱۰۶۸ عن السید عمر بن عبد الرحیم البصری واخذ السید ابو علوی محمد الشلی عن العلامۃ ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ عبد اللہ ابن سعید باقشیر والشیخ علی بن الجمال والشیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی واخذ الشیخ عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ المعمر عبد العزیز الزمزمی والشیخ اسحق بن ابراهیم ابن جمعان الزبیدی واخذ السید عبد اللہ بلفقیہ عن السید عبد الرحمن بن ابراهیم المتوفی سنہ ۱۰۵۷ وهو اخذ عن الشیخ احمد الشناوی٭ عن ابیہ الشیخ علی الشناوی عن الشیخ عبد الوهاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی ومن مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ العلامۃ الحبیب عبد اللہ الحداد وبالحرمین الشریفین الشیخ ابراهیم بن حسن الکورانی المدنی والسید الشهیر

مشائخ محمد الشلی

مشائخ السید عبد الرحمن بلفقیہ

٭ الشناوی بکسر الشین المعجمۃ وتشدید النون نسبۃ الی بعض الامکنۃ کذا فی سبحۃ المرجان منہ

محمد عبد الهادی غفر اللہ

محمد بن رسول البرزنجی المدنی والشیخ حسن بن علی العُجیمی والشیخ احمد بن
محمد النخلی والشیخ عبد الله ابن سالم البصری **ومنهم** السید الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسین بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبیب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السید طه
عن والده الحبیب عمر عن الحبیب عبد الله الحداد **ومنهم** الشیخ المحقق
فی علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسودان المتوفی سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبیب عمر بن عبد الرحمن بن القطب الحبیب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفی سنة ١٢١١ عن عمه السید حسن بن عمر البار عن
ابیه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبیب عبد الله الحداد
واخذ الشیخ عبد الله بن احمد باسودان بزبید عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل وبالحرمین الشریفین عن الشیخ عمر بن عبد الکریم
والشیخ محمد صالح الریس والسید احمد بن علوی باحسن جمل اللیل **ومن**
مشائخ شیخنا العلامة الشریف محمد بن ناصر (ای الحبیب الحبشی ١٢) **وهو اخذ**
عن مشائخ کثیرین **منهم** العلامة محمد عابد[1] بن احمد علی السندی نزیل

[1] وله تصانیف کثیرة مفیدة منها ثبته المسمی حصر الشارد وهو کبیر ومنها المواهب اللطیفة فی الحرم المکی ـ علی مسند ابی حنیفة من روایة الحصفکی ـ ظفرت علی مطالعة جزئه الثانی بمکة المکرمة عند محبی فی الله العلامة مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم سنة ١٢٣٠ ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ۱۱۹۴ھ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلانی والشيخ محمد طاهر سُنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربی مفتی المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصاری الخزرجی عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوی وله ثبت مشهور و **يروی الشيخ محمد حسين** عن السيد سليمان بن يحيی بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكاری الاهدل اليمنی والشيخ محمد[۲] بن سالم السفارينی النابلسی الحنبلی المتوفی سنة ۱۱۸۸ھ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلی وعبد الله بن سالم البصری **ويروی** ايضاً عن الشيخ ابی الحسن بن محمد صادق السندی عن الشيخ محمد حيات السندی عن الشيخ عبد الله البصری والشيخ احمد النخلی **ويروی** ايضاً عن الشيخ محمد السمان المدنی اجازة عن الشيخ عبد الله

مشائخ الشيخ عابد السندی

مشائخ الشيخ محمد حسين

---

[۱] وهو عم الشيخ محمد عابد السندی ۱۲ عبد [۲] الشيخ محمد السفارينی المولد بسفارين قرية من قری نابلس ولد سنة ۱۱۱۴ھ ونشأ بها ثم رحل الی دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغنی النابلسی وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزی واحمد المنينی وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الی بلدة ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتی و اجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الآداب فی مجلدين۔ لما العته عند اخی فی الله الشيخ صديق النابلسی تلميذ شيخنا عبد الله القدومی النابلسی

البصری **ویروی** ایضا عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی عن والدہ
عن ابی الاسرار حسن بن علی العجیمی **واخذ** الشیخ عابد عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والدہ محمد بن علاء الدین وھو
اخذ عن والدہ علاء الدین المزجاجی عن عبد اللہ بن سالم البصری
والشیخ علاء الدین قد طلب الاجازۃ لولدہ الشیخ محمد من الشیخ
عبد اللہ البصری فیروی الشیخ محمد بن علاء الدین عن البصری اجازۃ
بلا واسطۃ **واخذ** الشیخ عابد ایضا عن العلامۃ السید احمد بن
سلیمان ھجام عن السید العلامۃ صفی الدین احمد بن محمد شریف
مقبول الاھدل عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی
والشیخ ابی طاہر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی **ومنھم** العلامۃ یوسف
ابن مصطفی الصاوی المصری والشیخ ابو الفوز احمد المرزوقی مفتی
المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ کلاھما عن العلامۃ محمد بن محمد بن احمد بن
عبد القادر الامیر الکبیر صاحب الثبت الشھیر عن مشائخہ الذین
تقدم ذکرھم **ومنھم** العلامۃ الشیخ عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
والعلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل وقد مر سابقا ذکر مشائخھما



ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد
ابن محمد العزب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ
محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ
مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير
ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد
ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن
قاسم جسوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب
احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي
بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة
البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و
منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو
اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي
عن الشيخ عبد الله البصري - ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي
ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد
ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الرئيس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي

المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري
المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي
الشريف الخطابي الحسني الشلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف
نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم
ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي
عن العلامة سيد محمد التاؤدي ابن الطالب شارح تحفة الحكام
عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد
ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي
ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس
ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن
عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو
المواهب المازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس
العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبدالوهاب التازي ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعداني عن محمد بن عبدالسلام البناني
شارح الاكتفاء وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكوراني **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابوموسى عمران
الياصلي الشريف الحسني وهو يروي عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبدالرحمن الطبولي المعمر برواية عن العلامة علي ابن مكرم الله
العدوي الصعيدي المصري المالكي المتوفي ١١٨٩ وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقي وعن الاستاذ الحفني
واخذ ايضا عن العلامة سيدي محمد طاهر الغاني عن الشيخ مصطفى
البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبدالله
سراج والشيخ عبدالغني المجددي الدهلوي المدني **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوي الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وكل سالك في خير مقصد . وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن
حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي
ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل
والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته
واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما
وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل
ذلك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه
بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك
ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح
الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق
والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شیخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشیخ احمد ابو الخیر ابن عبد اللہ میرداد الحنفی المکی ادام اللہ فیوضاتہ۔

قرأت علیہ اوائل الستۃ الشیخ اسمعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالی وسمعت من لفظہ ابوابا من صحیح البخاری تجاہ بیت اللہ الباری وانتفعت بمجالسہ الشریفہ ولطائفہ المنیفہ فاجازنی بکل مرویاتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ الشریف وزینہا بختمہ المنیف وھو یروی عن العلامۃ السید عبد اللہ ابن المرحوم السید محمد کوجک عن العلامۃ الشیخ محمد عابد السندی وعن العلامۃ ابی علی محمد بارتضا العمری عن العلامۃ الشیخ عمر بن عبد الکریم المکی وغیرہ۔ **وھذہ صورۃ اجازۃ شیخنا الشیخ احمد ابی الخیر میرداد ادام اللہ برکاتہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمداً لمن اسند الامور جمیعہا الیہ۔ وجعل صحیحہا وضعیفہا عائدۃ علیہ وصلاۃ وسلاما علی النبی الہاشمی جد الحسن۔ وعلی آلہ وصحبہ البالغ

سلہ جمع رحمہ اللہ تعالی فیہا اربعین حدیثا من اربعین کتابا من اول کل کتاب حدیثا واحدا الا من صحیح البخاری ومصنف عبد الرزاق فذکر فیہا من کل واحد منہما حدیثین وقد یذکر من اواخر الکتب وسماہا رسالۃ عقد الجوہر الثمین فی اربعین حدیثا من احادیث سید المرسلین وحاصل غرضہ من جمعہا تسہیل قرأتہا علی الشیخ لطلبا للاجازۃ منہم بہذہ الکتب ۱۲

محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الایادی

ماجاء في فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر في كل زمن صلاة وسلاما دائمين

الى اليوم المشهور - وعلى من تبعهم باحسان على توالي الايام والدهور

امّا بعد فقد طلب مني الفاضل الاديب - الجهبذ اللوذعي الاريب

الباذل وسعه في طلب الحديث وسند رجاله - الباذغة

شمس فضله في ذلك كما علم من قاله وحاله - المكرم

ابو سعيد محمد عبد الهادي - بن محمد عبد الكريم بن احمد

المدراسي الحيدرآبادي - بعد ان قرأ على اوائل الكتب الاربعين المندرج

فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام - تجاه البيت الامين ان اجيزه

بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة - ولا ممن

يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه - ولكن لما كان الطالب المذكور

زاده الله تعالى نورا على نور - اهلا لكل فضيلة - ومحلا لكل خصلة جميلة

ولاح لي حسن نيته وطويته - من ضياء فجر غرته وطلعته - ولم يكن بد

من اجازته - تجاسرت واجزته بجميع ما اجازني به شيخي المرحوم العلامة

السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك املنا البخاري

من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما ھو مذکور فی سندہ المشہور بحصر الشارد۔ الراوی
لکل صادر و وارد۔ ومن جمیع ما اجازہ بہ شیخہ المرحوم الفہامۃ ابو علی
محمد بارتضا العمری من کل ما ھو محرر بسندہ المسمی بمدارج الاسناد۔
الحاویان ہذان السندان للعلوم النقلیۃ والعقلیۃ۔ والاذکار والادعیہ
واوصیہ بتقوی اللہ تعالیٰ فی السر والعلانیہ۔ وان یدخلنی فی دعائہ
بالخیر بحسن توجہ ونیۃ صافیہ۔ وقد اجزتہ ایضا بان یجیز بکل ما
ذکر من یراہ اھلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ
صلاۃ وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمہ الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد۔ احمد
ابو الخیر بن عبد اللہ میرداد۔ خادم العلم والخطیب والامام
بالمسجد الحرام (١٢ جمادی الثانیہ ١٣٢٧ھ)

(مہر: احمد ابو الخیر میرداد)

الشیخ الخامس ٥

ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامۃ
الحبر الفہامۃ المفسر المحدث الشیخ محمد بن

ومن مصنفاتہ فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقہ الشافعی مطبوع بمصر ہدایۃ العوام فی ارکان
الایمان والاسلام ابتداء التوحید واخرہ الفقہ ومنہا حاشیۃ علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیہ بر صفحہ دیگر)

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا الله به وبعلومه امين۔ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام في الخامس عشر من شهر الجمادى الاخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة بعد الالف وسمعت بقرأة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى وحضرت من درسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين واجازني ولولدي ايضا بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخه الاعلام ائمة الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد السحيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ عبد الله البصري ويروي الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد القدوس

(بقية حاشية صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسنى **ويروى** ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا **ومنهم**
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن
الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشريف
الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى **ويروى** عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير **ويروى** عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير **ومنهم** العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور **ومنهم**
العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره و
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير وابنه

(ای السقا ١٢)

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن

العطار وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال

الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي ومنهم

العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني و

منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشائخه

الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ

ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد

الجليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن

يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ

القاوقجي مشائخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى

بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي — وصورة اجازة شيخنا و

سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت

بركاته ما نصه — بسم الله الرحمن الرحيم — احمدك اللهم

يا مجيب من دعاك وامّلك — ومجيز من قصد كرم امّ لك — واشكرك على

مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازه — وتفضلك

على الطلبة العالم حتى يختم حقيقة السعادة وسهلت لكل منهم مجازه - وأصلي
وأسلم امتثالاً لأمرك يا على يا مسند - على نبيك أعلى مرجع ومستند -
سيدنا محمد صاحب الشرايعة المطهرة - والسنة الواضحة المحفوظة التي
الواصلة إلينا بالإسناد على وجوه وأنواع - من إجازة وكتابة وقراءة
ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى - وأصحابه نجوم الاهتداء والستر
في الاقتداء - وبعد فقد جمعني الله تعالى بالأخ الفاضل أبي سعيد الشيخ
محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى
فالتمس مني أن أقتدي بأشياخي وأجيزه - ولو بعبارة وجيزة فقلت
في نفسي لقد استسمنت ذا ورم - ونفخت في غير ضرم - لكن محبته وحسن
ظنه حمله على هذا السؤال - فلزمت اجابته بمجرد الإشارة فضلاً عن
المقال - وبمقتضى ذلك قلت قد أجزت الأخ الفاضل المذكور رضي عفى
الله لنا جميعاً أن الأجور - بجميع ما تجوز لي روايته - أو تصح عني
درايته - من منقول ومعقول - وفروع وأصول - بشرط أهليته لما
يرويه - أو ينقله أو يحكيه - وأن لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله
فيه - وعند التوقف أن يراجع المشايخ المهرة والكتب الصحيحة

محرره - حسبما اجازنی بذلک اشیاخی العظام جمعنا الله واحبتنا بہم
فی دار السلام - وہم کثیرون فمنہم شیخنا الشیخ عبد الحمید الداغستانی
الشروانی عن اشیاخہ کالشیخ ابراہیم الباجوری عن شیخیہ الشیخ
محمد الفضالی والشیخ حسن القویسنی فالفضالی عن الشیخ عبد الله الشرقاوی والشیخ محمد الامیر
الکبیر وثبتاہما مشہوران والقویسنی عن داؤد القلعاوی عن احمد
السحیمی عن عبد الله الشبراوی المتوفی سنہ ... وثبتہ مشہور ویصل سند
کل من ہؤلاء الی الشیخ عبد الله بن سالم البصری وثبتہ مشہور بل الخف
الشبراوی عن البصری بلا واسطۃ وکالشیخ عبد القدوس عن شیخہ القویسنی
السابق وکالشیخ ابراہیم السقاوستانی اشیاخہ ومن اشیاخی
ایضا شیخنا الشیخ احمد الدمیاطی مفتی الشافعیۃ بمکۃ المعظمۃ ودفین
المدینۃ المنورۃ عن اشیاخہ کالشیخ القویسنی والشیخ الباجوری
السابقین وکالشیخ عبد الغنی الدمیاطی الاتی ذکرہ علی الاثر ومن
اشیاخی ایضا شیخنا وشیخ شیخنا الشیخ عبد الغنی الدمیاطی عن
اشیاخہ ومنہم الشیخ الشرقاوی والشیخ الامیر الکبیر السابقان ومن
اشیاخی ایضا شیخنا الشیخ احمد العراوی عن شیخیہ الجمال الفضالی

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنواني[ع‍ه] صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيلب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعه البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ الشافعي الفيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

[ع‍ه] له مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد البصری قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم - واعلا اسانیدی فی
صحیح البخاری ما ارویه من طریق القسطلانی وهو اعلی سند یوجد فی الدنیا
کما قاله الاشیاخ فارویه عن الشیخ احمد منة الله والشیخ عبد الغنی الله
عن الامیر الکبیر عن علی العربی السقا عن عبد الله البصری عن ابراهیم
الکورانی عن ابن سعد الله اللاهوری عن محمد بن احمد النهروالی
عن ابیه عن ابی الفتوح احمد الطاوسی عن بابا یوسف الهروی المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانی المعمر ح وارویه
عن الامیر بسند اعلا من هذا بدرجة والامیر یرویه عن الشیخ
علی الصعیدی العدوی عن محمد عقیلة المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن
الشیخ احمد العجل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراهیم بن
صدقة الله الدمشقی وغیره بروایتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغانی
المعمر مائة واربعین سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغانی ح وارویه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشیخ عبد الغنی الهندی والشیخ
محمد القاوقجی کلاهما یرویه عن الشیخ عابد السندی عن صالح الفلانی
عن محمد بن سنة الفلانی عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالی

عن ابی الفتوح الطاوسی عن بابا یوسف الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفرغانی عن یحیی بن عمار الختلانی المعمر مائة وثلاثا واربعین سنة عن محمد بن یوسف الفربری عن امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رضی الله عنه وعنهم اجمعین فبینی وبین البخاری فی السند الاخیر احد عشر وفی الذی قبله اثنا عشر وفی الذی قبله ثلاثة عشر واعلا اسانید البخاری الثلاثیات واطولها تسعة فبینی وبین النبی صلی الله علیه وسلم فی سند الشیخ عابد اربعة عشر فی الثلاثیات وفی سند الامیر عن العدوی خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر۔

قاله بفمه وامر برقمه الراجی من الله رضاه محمد بن سلیمان حسب الله المکی الشافعی المدرس فی حرم مکة المعظمة عامله الله برضوانه ووالدیه وذریته واشیاخه واحبته فی الیوم الحادی والعشرین من جمادی الثانیه سنة ١٣٢٤ اربع وعشرین بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبویه علی صاحبها افضل الصلوة والسلام واله واصحابه الکرام والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین۔

الشیخ السادس عشر

ومن مشائخنا المکیین العالم النبیل والفاضل الجلیل عین العلم والدرایہ۔ ینبوع الحلم والروایہ۔ الحافظ العلامہ الحبر الفھامہ فرید العصر محدث الدہر مولانا واستاذنا المتقن الشیخ شعیب المالکی المغربی المکی المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ الاقطار والبلاد ونظیرہ بہ خصائص السنۃ فی کل مجمع وناد حضرت درسہ فی صحیح البخاری وسمعت املاءہ فی النحو من شرح الفیۃ ابن مالک وحصصا عدیدۃ من مؤطاء امام دار الھجرۃ الامام مالک کان یزدحم علی درسہ من الخواص والعوام وکان حافظ القرآن والحدیث کان یحفظ خمسین الف حدیثا وما وجدت لہ نظیرا قط فاقتبست من مشکوۃ فوائدہ وتحلیت من عقود فرائدہ واستفدت منہ علما کثیرا فھو من اجل مشائخی فی الحدیث۔ وقد حدثنی بالحدیث المسلسل بالاولیۃ والمسلسل بیوم العید والمسلسل بیوم عاشوراء واضافنی علی الاسودین ولقمنی واجازنی لسائر مروریاتہ باللفظ والکتابۃ وھو اخذ عن کثیر من المشائخ منھم الشیخ سلیم ابن ابی فراج ابن سلیم

البشری المصری عن الشیخ ابراهیم بن محمد الباجوری ومنهم الشیخ منة الله
عن الامیر ومنهم الشیخ عبدالله القدومی النابلسی وآروی عنه بلا
واسطة فانی اخذت عنه حین قدم مکة المکرمة قاصدا للحج سنة ١٣٢٤
اربع وعشرین لعد الف وثلثمائة من الهجرة النبویة وهو یروی عن
الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنهم الشیخ محمد بن ابراهیم السباعی
عن الشیخ محمد بن عبدالرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی
عن محمد بن عبدالقادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وهذا صورة

الاجازة التی کتبها لی مولانا الحافظ المحدث المتقن
الشیخ شعیب المذکور متع الله المسلمین بطول حیاته آمین

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی استخلص العلماء بعنایته من غیاهب الجهالات
وجعلهم امناء علی خلقه یقومون بحفظ شرائعه حتی یؤدوا الخلق
تلک الامانات۔ فهم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر
لهم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ویحبهم من فی السماء۔ والصلوٰة والسلام
علی سید الاولین والآخرین وعلی اله واصحابه ما تعاقبت

(حاشیہ) عہ والشیخ القدومی عنه بلا واسطہ ١٢ عبدالهادی۔

سه ولد سنة ١٢٣٦ه ومن تصانیفه الرحلة الحجازیة ١٢ عبدالهادی غفرله۔

الايام والليالى - **اما بعد** فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الابرك

الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بعد ان

سمع منا درو سا فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية

والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية

ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما

يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجاز نا

بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة

والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن

الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره

فى ثبته **ومنهم** الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن

عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى[ه] الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم

السباعى[الدمشقى ١٢] عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص

الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى

اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية

وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

[ه] ...ن الشيخ عبد الرحمن ابن محمد ...زبرى والشيخ القدوى ...محمد عن الشيخ عبد الرحمن ...زبرى بلا واسطه ١٢ ...عبد الهادى

وآله - وحرر فى العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكى

(ختم: شعيب بن عبد الرحمن ۱۳۱۸)

الشيخ السابع

ومن مشايخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع بين شرفى العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس البار الشافعى مذهبا والعلوى طريقة وقد حسّن ظنّه فىّ فسمع منى واسمعنى وولدى محمدا عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن مآله الحديث المسلسل بالاولية فى العشرين من الجمادى الاخرى سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازنى واجازنى بكل مايجوز له روايته واعطانى الاجازة وهى بخط ابنه - وهو اخذ عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن زينى دحلان واخذ عن السيد على طاهر المدنى وعن الشيخ فالح

ولذلك اجاز لاولادى محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى فى الدارين و رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا فى الدنيا وراغبا فى الاخرة ۱۲ احمد عبد الهادى غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب ابن السید عبد القادر
الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع
الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیرین منهم والده السید عبد القادر
المتوفی سنہ ۱۲۸۸ عن والده السید صالح المتوفی سنہ ۱۲۵۷ عن ابیہ السید عبد الرحیم المتوفی سنہ ۱۱۹۰
عن الشیخ سعید سُنبل واخذ السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سُنبل
واخذ ایضًا عن الشیخ خلیل الخُشہ عن الشیخ محمد خلیل الکاملی واخذ ایضًا عن
الشیخ محمد بن یوسف الشمسی والشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذہ الباجوری واخذ ایضًا
عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والدہ واخذ ایضًا عن الشیخ عبد القادر المیدانی
عن الکاملی ومنهم الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل
البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکُزبری
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری
ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی الاکبر
الروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین ومنهم الشیخ احمد
الحجار المعروف لبشنون عن الشیخ خلیل الخُشہ والشیخ سعید الحلبی
ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامری المتوفی سنۃ ١٢٠٣ عن الشیخ عبد القادر النابلسی عن جدہ اب ابیہ عن عبد الغنی النابلسی **ومنهم** العلامة السید محمد بن حسین الکتبی المکی عن محشی الدر العلامة السید احمد الطحطاوی **ومنهم** الشیخ احمد الدهان والشیخ یوسف الغزی والشیخ حسین الدجانی مفتی یافا والشیخ احمد الترمانینی والشیخ حامد العطار والشیخ عبد الله بن الشیخ سعید الحلبی **ومنهم** والدته الشیخة فاطمہ بنت الشیخ الخلیل الخشہ المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشیخ الخلیل الخشه **ومنهم** جدہ السید صالح وقد اجازہ وعمرہ ثلاث سنین۔ **واخذ شیخنا** ایضاً عن السید محمد بن عبد الکبیر الکتانی واخیہ السید محمد عبد الحی وهما عن والدهما السید عبد الکبیر المذکور عن الشیخ عبد الغنی المدنی وعن الشیخ ابراهیم السقا۔ **وهذہ صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اوصل من الیہ استند۔ واجاز لی مطلوبہ من علیہ اعتمد۔ والصلوٰة والسلام علی من منہ المدد۔ سیدنا ومولانا وحبیبنا وقرة اعیننا محمد۔ الواسطة العظمی لدیہ۔ وعلی آلہ المنتسبین الیہ۔ الآخذین بالحظ الاوفر بما اتی عن الله وعن اکرم الخلق علیہ۔ عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابوسعيد محمد
المدعو بعبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للمحبة والاحاديث التى يرحل اليها - وارويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد البار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابوالنصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشأنهم المقبوعند اهله وهو التثبت فی العلم وعن سیدی مفتی مکة السید
احمد بن عبدالله المیرغنی الحنفی وفی الاوراد والاذکار والتصوف
خصوصا احیاء علوم الدین والطریقة العلویة - اجیزهما بما ذکر
عن سیدی وشیخی واستاذی الحبیب فضل بن علوی بن سهل مولی الدویلة
وعن سیدی وشیخی الحبیب عبدالله بن محمد الحبشی وعن سیدی
عمر بن حسن الحداد وعن سیدی العلامة السید عیدروس بن
حسن العیدروس وغیرهم فهما مجازان فی الاذکار والاوراد
کما هو منقول فی سیرهم وطریقتهم ولاینسانی من صالح دعواتهما فی
خلواتهما وجلواتهما واوصیهما ایضا بما اوصی به الله انبیاءه و
واولیاءه وکافة عباده المؤمنین وهی تقوی الله فی السر والعلن وهی
له ولاولاده ومن یحبه ممن له اسوة وقدوة - واخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمین اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد - قاله
بفمه وامر برقمه راجی العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عیدروس البار العلوی طریقة الشافعی مذهبا
کان ذلک ببلد الله الحرام بجبل کعبة فی شهر رجب سنة ۱۳۲۲

الشیخ الثامن

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الجهبذ الکامل الشیخ محمد سعید بن عبد اللہ القعقاعی القرشی الاذ المدرس بالمسجد الحرام ادام اللہ افاضاتہ۔ سمعت منہ الحدیث الاولیۃ الحقیقیۃ بالمشافہۃ وھو یرویہ کذلک عن الشیخ جمال الحنفی عن الشیخ عبد اللہ سراج عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار بسندہ واجازنی وولدی بمرویاتہ کلھا واذن لی فی اجازۃ من شئت وذلک فی الثامن من رجب سنۃ الف وثلثمائۃ واربعۃ وعشرین

کوچک

وھو اخذ عن الشیخ السید عبد اللہ بن محمد کوشک المکی السابق ذکرہ واخذ عن الشیخ علی بن احمد حبیش الرھبینی الشافعی عن الشیخ ابراھیم الباجوری والشیخ مصطفی المبلط والشیخ ابراھیم السقا والشیخ محمد الدمنھوری الازھری واخذ عن الشیخ محمد سعید المحرف بقاضی البحا عن مفتی زبید السید سلیمان بن محمد ابن العلامۃ السید عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاھدل الزبیدی عن ابیہ السید محمد عن جدہ باسانیدہ وقد سبق ذکرھم

وصورۃ اجازتہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى اله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين اما بعد فقد حضر عندى وسمع منى وتلقّى عنى اخونا
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عمومًا فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبيش الزَّهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم يروى الاول عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروي الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني
وفي ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروي الثالث عن البرهان
ابراهيم السقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصي به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى
وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى آل كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب ابن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام

٩
الشيخ التاسع

ومِمَّن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه
بذلك شيخه الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن
السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن والده
السيد عبد القادر عن جده لامه الشيخ خليل الكزبري عن الشيخ محمد خليل
الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام
واخذ شيخنا اسعد الدهان عن العلامة الشيخ حسين الجسر
الطرابلسي عن العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن
والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية
الدر المختار عن مشائخه الاعيان **منهم** العلامة خاتمة المحدثين الشيخ
محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري **ومنهم** الشيخ الهمام والمسند الامام
العلامة احمد بن عبيد الله العطار **ومنهم** الامامان العلامتان الشيخ

١٢ رمضان ١٣٢٣
يوم الاربعاء ٢ اصيل

له الجسر- هو المشهور بهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته لي ١٢ عبد

ابراهیم النابلسی وشقیقه الشیخ عبد القادر النابلسی وهما یرویان
عن جدهما الشیخ عبد الغنی النابلسی **ومنهم** العلامة الشیخ محمد
سعید الحموی وهو اخذ عن الشیخ احمد الملوی والشیخ محمد الحنفی والشیخ
احمد الجوهری والشیخ ابی الطیب المغربی المدنی والشیخ عبد الرحمن
العیدروس وعن الشیخ علی افندی بن صادق بن محمد بن ابراهیم
الداغستانی المتوفی سنه ۱۱۹۹ وهو اخذ عن الشیخ محمود بن عبد الله الانطاکی
عن الشیخ محمد بن علی الکاملی عن الشیخ خیر الدین الرملی واخذ
الشیخ علی افندی ایضا عن الشیخ عبد الکریم الآمدی والشیخ ایوب
الداغستانی ثم رحل الی الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشیخ محمد حیات
السندی عن الشیخ عبد الله البصری واخذ الشیخ محمد سعید الحموی عن
الشیخ محمد التافلاتی المغربی الآتی ذکره وعن حسن الحموی بن کذا
مصغرا والشیخ منصور الحلبی الخلوتی والشیخ صالح الجینبنی **ومنهم**
العلامة الشیخ الامیر الکبیر والشیخ صالح الفلانی المدنی **ومنهم**
العلامة الفقیه الشیخ هبة الله البعلی شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشیخ صالح الجینبنی **ومنهم** الامام الکامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الحنفی الشهیر والدا بالعقاد المتوفی ١٢٢٢ھ قال الشیخ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ لازمتہ مدۃ مدیدۃ - وخدمتہ ایاما سعیدۃ - وقرأت علیہ کتبا عدیدۃ - ورسائل مفیدۃ - وکان احفی بی من الوالد علی الولد واراني اکراما لم اره قط من احد - وبذل جهده في نفعي واسدانی ماشکره لیس فی وسعی - وادنانی منہ دون غیری - وصار اولی منی بامری - فجزاه اللہ تعالیٰ عنی کل خیر - ووقاه کل اسی وضیر واحسن اللہ تعالیٰ الیہ وکثر خیره - وجعل فی اعلی الفرادیس مقامہ ومقره - وبارك للمسلمین فی حیاتہ - وفی ایام السعیدۃ وافاتہ - وجعلنی لا اخرج یوما عن امتثال امره - وادام لسانی رطبا بثنائہ وطیب ذکره - وبالدعاء لہ عقیب الصلوات - وفی الاماکن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال فی موضع آخر فی ترجمتہ هو الشیخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد - فرید العصر - ویتیمۃ الدهر - من انتهت الیہ الریاسۃ فی العلوم وصار المرجع فیهما من منطوق ومفهوم - سلیل السادۃ الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد۔ المحقق المدقق مولانا وشیخنا المرحوم السید محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الشہیر والدہ بالعقاد وبابن مقدم سعد الحنفی الدمشقی الخلوتی یتصل نسبہ بسیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ان قال والحاصل انہ کان من افراد عصرہ۔ وبرکۃ اہل مصرہ۔ وقد من اللہ تعالی علیّ بخدمتہ سبع سنین وقرأت علیہ کتبا عدیدۃ وکان یحبنی حبا شدیدا۔ ویکرمنی اکراما مزیدا۔ واستم لی مرارا انی اعز علیہ من اولادہ۔ وقصد مرۃ ان یزوجنی بنتہ فما قدر اللہ ذلک لامتناع والدی خوفا علی ان اغضبتہا یوما ان اقع فی غضبہ مما لا تخلو عنہ الجبلۃ الانسانیہ وکان قائما بأموری ومہماتی فجزاہ اللہ تعالی عنی خیر الجزاء وجمعنی وایاہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ وجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ آمین انتہی وھو اخذ عن مشائخ اجلۃ کثیرین۔ منہم العلامۃ الامام الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن زین الدین الدمشقی الشافعی الشہیر بالکزبری المتوفی ١١٨٥ھ ومنہم ابنہ العلامۃ محدث زمانہ۔ وفرید عصرہ واوانہ۔ برکۃ اہل الشام۔ وعمدۃ السادۃ الاعلام۔ الشیخ محمد بن

عبدالرحمن الكزبري المتوفى سنہ ۱۲۲۱ لازمہ مدۃ تقرب خمسين عاما وقرأ عليه كتبا عديدۃ ومنهم الشيخ الامام فقيہ زمانہ ووحيد اوانہ المنلا علي بن محمد بن سالم التركمانی الحنفی امين فتوی بدمشق الشام المتوفی سنہ ۱۱۸۲ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغنی النابلسی وعن الشيخ محمد عقيلہ الحنفی المكی وعن الشيخ صالح الجينينی وهو عن والدہ الشيخ ابراهيم عن العلامۃ الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد اللہ بن احمد البعلی مفتی الحنابلہ فی دمشق المتوفی سنہ ۱۱۸۹ وهو اخذ عن الشيخ محمد ابی المواهب فی سنہ ۲۵ وعن حفيدہ بعد وفاتہ الشيخ محمد المواهبی وعن الشيخ عبد القادر التغلبی وعن الشيخ عواد الكوری وعن الشيخ مصطفی اللبدی وعن الشيخ اسماعيل العجلونی وهؤلاء المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابی المواهب المذكور واخذ الشيخ احمد البعلی ايضا عن الشيخ عبد الغنی النابلسی والشيخ محمد الكاملی وولدہ الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامۃ الشيخ المعمر علی بن محمد ابن علی بن سليم الشافعی الدمشقی الصالحی الشهير بالسليمی المتوفی سنہ ۱۲۰۰ و هو اخذ عن علماء معتبرين وجهابذۃ متقنين كالاستاذ الشهير والعارف

ؐ اي بعد وفاۃ الشيخ محمد ابی المواهب ۱۲ ؐ الشيخ محمد بدل من حفيدہ ۱۲ عبد الهادی غفر لہ

الكبير سيدی عبد الغنی النابلسی وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسی وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابراهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزی الشهير بالصايحانی المتوفی سنہ ۱۱۹۷ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصوری الاخذ عن الشيخ عبد الحی عن الشرنبلالی
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابی السعود محشی مسكين الاخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالی واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسی الاخذ عن الاسقاطی عن الشيخ عبد الحی
عن الشرنبلالی واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتی الحنفی والشيخ
عمر الطحلاوی المالكی ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفی
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف بالقيمی الدمياطی ثم الدمشقی
المتوفی سنہ ۱۱۹۷ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديری الدمياطی
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصری والشيخ محمد الوليدی والشيخ محمد
ابن الطيب المغربی واحمد بن عبد الفتاح الملوی ومحمد بن سالم الحفنی
والعماد اسماعيل العجلونی واخذ عن سيدی عبد الغنی النابلسی

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الجوبرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد الباقانى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شیخ الاسلام حافظ اسماعیل بن محمد بن محمد القسطنطینی الحنفی الشہیر بکاتب زادہ المتوفی سنہ ۱۲۰۱ ومن اجل مشائخہ الشیخ محمد بن حسن بن ہمات الحنفی الشامی والشیخ عمر بن احمد باعلوی السقاف ابن بنت الشیخ عبداللہ ابن سالم البصری وہما یرویان عن الشیخ عبداللہ البصری ومنہم العلامۃ الشیخ ابراہیم بن مصطفی بن ابراہیم الحلبی المتوفی سنہ ۱۱۹ وہو اخذ عن السید علی ابن مصطفی بن حسن السیواسی الحنفی الضریر المصری وعن الشیخ محمد ابی المواہب الحنبلی وعن الملا الیاس الکورانی عن الشیخ عبدالغنی النابلسی وعن الشیخ احمد الغزی وتوجہ الی الحج فاخذ عن الجمال عبداللہ ابن سالم البصری المکی والشیخ ابی طاہر بن ابراہیم الکورانی المدنی والشیخ محمد حیات السندی واخذ فی مصر عن الشیخ موسی الحنفی والشیخ سلیمان المنصوری مفتی الحنفیۃ وعن الشیخ سالم النفراوی والشہاب احمد الملوی وغیرہم ومنہم العلامۃ الشیخ عطیۃ بن عطیۃ البرہانی الشافعی المصری الاجہوری البصیر المتوفی سنہ ۱۱۹ کان علامۃ فقیہا متبحرا فی العلوم قیل انہ کان یحضر فی درسہ ما ینوف خمسمائۃ طالب ولہ مؤلفات نافعۃ منہا

حاشیة عظیمة علی تفسیر الجلالین وحاشیة علی مختصر السنوسی فی المنطق و
حاشیة علی شرح الفیة العراقی فی مصطلح الحدیث لشیخ الاسلام حاشیة
علی شرح السلم للملوی وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوی والسید علی
الضریر السیواسی وعن الشمس محمد بن احمد حجازی العشماوی عن
ابی العز العجمی وغیرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققین الشیخ محمد بن احمد بن سالم بن سلیمان السفارینی النابلسی
الحنبلی المتوفی سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشیخ عبد الغنی النابلسی والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزی والشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی والشیخ مصطفی
هو شیخ الاسلام اعبلا
ابن مصطفی السواری وغیرهم وله مؤلفات کثیرة منها شرح ثلاثیات
مسند الامام احمد فی مجلد ضخم المسمی بنفثات صدر المکمد لشرح ثلاثیات
المسند وکشف اللثام بشرح عمدة الاحکام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزی فی مجلد ضخم ومعارج الانوار فی سیرة النبی المختار شرح نونیة
الصرصری مجلدان وتحبیر الوفا بسیرة المصطفی صلی الله علیه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة فی علوم الآخرة ونتائج الافکار لشرح سید الاستغفار
والجواب المحرر فی الکشف عن حال الخضر والاسکندر والدر المنظم فی

مؤلفات الشیخ مصطفی

فضل شهر المحرم وقرع السياط فی قمع اهل اللواط والتحقیق فی بطلان
التلفیق وبغیۃ النساک فی فضل السواک ورسالۃ فی بیان الثلاث
وسبعین فرقۃ والکلام علیها واللمعۃ فی فضائل وخصائص یوم الجمعۃ
وله مؤلفات غیر ذلك ومنهم العلامۃ الشیخ محمد بن محمد التافلاتی
المغربی المالکی ثم الحنفی مفتی القدس الشریف المتوفی سلسالہ وکان عجیبا
فی الذکاء والفهم وسرعۃ التالیف والنظم قال العلامۃ محمد ابن
عابدین فی ثبتہ حتی اخبرنی سیدی انہ سرۃ ضاف فی حلب عند
تلمیذہ العلامۃ الشیخ محمد العقاد فقلق ولم ینم تلك اللیلۃ فجعل یدور
فی صحن الدار فرائۃ الجاریۃ فاخبرت سیدہا بذلك فسالہ فقال لہ قلقت
فی هذہ اللیلۃ فنظمت عقود العهود فی ستمائۃ بیت وانہ قلب الفیۃ
ابن مالك وجعلها مدحا فی سیدی العارف السید مصطفی البکری
فی یوم ولیلۃ وله تالیف کثیرۃ ناهزت الثمانین منها کتاب فی الفقہ

له منها القول العلی فی شرح اثر امیر المؤمنین علی وشرح منظومۃ الکبائر الواقعۃ فی الافتاء
ونظم الخصال الواقعۃ فیہ ایضا والمنح الغرامیۃ فی شرح منظومۃ ابن فرح اللامیۃ و
نوافح الافکار السنیۃ فی شرح منظومۃ الامام الحافظ ابی بکر بن ابی داؤد الحائیۃ مجلد وغیر
ذلك وقد مر ذکرہ فی بیان سند شیخنا الشیخ الحبیب حسین الحبشی رحمہ اللہ تعالی ۱۲
عبد الهادی غفر اللہ لہ آمین

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الفه فی تسعة
وثلاثين يوما فی اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب
احمد الملوی والشهاب احمد الجوهری والعارف محمد الحفنی والشيخ
عمر الطحلاوی المالكی وهذه صورة الاجازة التی اجاز للشيخ محمد
شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم۔

اجازة العلامة محمد الدافلاقی للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

ساحمد رب العرش حمدا مبادرا	واشكره شكرا جميل المآثر
واهدی صلوة مع سلام مؤبد	لاحمدنا المحمود شمس المظاهر
وآل وصحب ما تواتر عنهم	حديث صحيح بين اهل المحابر
وبعد فعلم الدين اجمل مقتنی	واحسن مكسوب لاهل البصائر
ولاسيما علم الحديث فانه	محط رحال الراسخين الافاخر
ولازالت الاعلام تسعی بهمة	الی نيله كی يغنموا للمفاخر
وكان النجيب البهنسی محمد	لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر
له همة حسناء فی نيل رفعة	وتحصيل علم الدين منهاج فاخر
وجاء لدينا كی يجوز اجازة	بمروينا فی كل باد وحاضر
وما كنت اهلا للاجازة انما	اذا قل طل قام وبل لناظر

واشهد ربی قد اجزت بما لنا	روایته من کابر بعد کابر
وما لی من نثر ونظم وان یکن	کلا شیئی بالشرط البهی لباصر
وارجو دعاء منه علّ تنالنی	عنایة لطف بین اهل المخابر
والی الفقیر التافلاتی محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

فی ٢ شعبان سنه ١١٧٥ انتهی

ومن مشائخ العلامة محمد شاکر - الشیخ محمد بن سلیمان الکردی المدنی الشافعی والسید عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس والشیخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربی المدنی المالکی والشیخ ابو الحسن بن محمد صادق السندی الصغیر المدنی والشیخ عبد الرحمن بن محمد الفتنّی الحنفی المکی والشیخ شهاب الدین احمد الملوی والشهاب احمد بن عبد الکریم الخالدی الشهیر بالجوهری والشیخ محمد بن سالم الحفناوی وکتب الشیخ محمد شاکر للشیخ محمد امین عابدین اجازتین احداهما النظم والاخری نثر - وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحیم -

الحمد لله المجید الهادی	حمدا بدیعا جلّ عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	علی النبی المصطفی محمد

مشائخ الشیخ محمد شاکر

واجازة الشیخ محمد شاکر للعلامة محمد امین ابن عابدین بنظم

واله وصحبه الكرام | اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب | بان علم الدين اصل طيب

لاسيما علم الحديث والاثر | وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد في ذا الشان | السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا | من جده بعابدين اشتهرا

لازمني في مدة مديده | قراءة لكتب عديده

ما بين فقه وحديث شافي | وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب جلا | وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه | وان ابين في الورى بريزه

هذا واني لست من فرسانها | ولا من الحائم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام | اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه | وبغية محمودة مرغوبه

هذا واني قد اجزته بما | ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وباقي السنن | ومسند النعمان ذي القدر السني

عن شيخنا العلامة المعروف | بالكربري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام
عبد الغنى العارف النابلسى ... حاوى المعالى والمقام القدسى
عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما
عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر ... اعنى الامام المعتنى والمعتبر
بالسند المتصل المختار ... الى النبى الهاشمى المختار
كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان
ارويه عن شيخى امين الفتوى ... منلا على الحاوى الهدى والتقوى
عن شيخه عبد الغنى النابلسى ... ذى الرتبة العليا فقيه النفس
عن شيخه والده اسماعيلا ... العادم النظير والمثيلا
عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالى امام الكل
بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان
واننى اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لى بالاخلاص
من آفة الريا وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة
واننى محمد الملقب ... بشاكر بين الورى انتسب
ابن على بن سعد بن على ... السالمى الحنبلى العمرى

وحين اتمامي القوافي كالدرر		نادیت ارخ جاء يمن ظهر ۱۲۱۷	

في صفر سنة ۱۲۱۸ھ وختم مكتوب فيه عبده شاكر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثرية في مسلسلات ابن عقيلة قوله بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي انار بسلسلة مشكوة انوار جماله الكائنات وعمت
مسلسلات رحمته جميع افراد الموجودات والصلوة والسلام على
من هو الواسطة العظمى في وصل كل منقطع بامدادات الربانيات
وعلى اله واصحابه اولى المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمين
بدوام الارض والسماوات - ما كان الاسناد للرجال اقوى
من الانساب الجليات - اما بعد فقد سمع مني ولدي القلب الزكي
الالمعي والحافظ اللوذعي المستمسك بالعروة الوثقى من الدين
السيد محمد عابد بن جميع هذه المسلسلات بصفات تسلسلها
حسب الامكان فصافحته وشابكته وقرأت عليه سورة الصف
وهو يسمع واضفته على الاسودين ولقنته الذكر والبسته الخرقة
وناولته السبحة وعددت في يده وغير ذلك مما امكن واذنت له
ان يرويها عني بحق روايتي لها عن الشيخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد الكزبرى متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علىّ وعليهم من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبرى بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداداته ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل الصلوٰة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان ايضاً كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى۔ **وهذه صورة الاجازة الاولى التى كتبها الى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان دام مجده** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و بعد فقد وصل الى **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدرآبادي** وطلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من مطلوبه و اني اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث الاولية۔ واني سمعته عن سيدي العلامة السيد محمد[1] ابى النصر ابن العلامة السيد عبد القادر ابن السيد صالح ابن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلاني الحسني الدمشقي عن والده السيد عبد القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الكُشَر عن الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلوني بسنده وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتي

صورة الاجازة الاولى من شيخي اسعد الدهان

[1] وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي رحمة الله عليه
محمد عبد الهادي غفر له

والمرجو منه ان لا ينسانی من صالح الدعاء لاسیما بحسن الختام۔ و

حمد اللہ فی البدء والختام۔ وحرر فی ۱۴ من رمضان من

سنة ۱۳۲۴ من الهجرة النبویہ علی مهاجرها افضل الصلوٰة وازکی

السلام۔ الامر کما ذکر فیہ وانا الفقیر راجی اللطف الخفی

اسعد بن احمد الدهان الحنفی المکی عفی اللہ عنہ۔

۱۳۰۹
اسعد الدهان
راجی الغفران

وصورة الاجازة الثانیة بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین۔ الحمد للہ

وصلی اللہ علی سیدنا محمد رسولہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد

فقد اجزت العالم العامل الفاضل الکامل الشیخ عبد الهادی

ابن الشیخ عبد الکریم المدراسی بثبت خاتمة المحققین المرحوم المبرور

الشیخ محمد امین عابدین رحمہ اللہ تعالی کما اجازنی بہ شیخی

وسندی الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین عابدین

عن والدہ الشیخ محمد امین عابدین المذکور واوصیہ بتقوی اللہ تعالی

وحفظ شرف العلم الشریف وذکری بالاعوان الصالحین نفعه اللہ

تعالی ونفع بہ آمین۔ ۲۱ شوال سنہ ۱۳۲۴ھ۔ راجی الغفران

صورة الاجازة الثانیة

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ (مہر: اسعد دهان)

(حاشیہ: ۱۰ الشیخ العاشر)

ومن مشائخنا المکیین العالم الفاضل التقی الکامل مولانا المعظم وشیخنا المکرم الشیخ محمد سعید بن محمد الیمنی المکی الشافعی الامام بمقام ابراهیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت برکاتہ۔ سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ وهو اول حدیث سمعتہ منہ واجازنی بجمیع مرویاتہ باللفظ فقط وذلک فی یوم عید الفطر سنہ ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائۃ بعد الالف وهو اخذ عن الشیخ السید احمد دحلان وعن تلمیذہ الشیخ بکری شطا وعن الشیخ عبد الحمید الداغستانی والشیخ ابی خضیر وهو عن الشیخ عبد الفتاح الکفراوی عن الشیخ الشرقاوی وقد مر ذکر مشائخ هؤلاء الاعلام۔

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته۔ اخذ اكثر العلوم من الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى يوم القيام۔ قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا وسفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار
فطالعته من اوله الى آخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة
الله الوهاب ولله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول
هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان
عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنوانى
والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس
ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف
والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى
الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر
الونائى وغيره كما تقدم - **وهذا ما كتبه** صاحب الكتاب اليواقيت
اجازة الى شيخنا العلامة المذكور - الحمد لله الذى جعل حسن الظن
مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار - و
صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه
وعلى آله وصحبه وتابعيه ممن كان معه - من الفقير الى عفو ربه
القدوس - عيدروس بن عمر بن عيدروس - الحبشى عفى الله عنه

كتاب الشيخ السيد عيدروس الى شيخى السيد ابى بكر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما

اشرق وسطا عمر و ابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و

متع بهما واجزل لهما العطا - آمين رب العلمين - السلام عليكم و

رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الآلِ والاولاد الامجاد وكافة اهل المحبة

والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -

وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالأهل فيمن درى حقيقة

الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم

فغضوا اعين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا بادلى الدعا

فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و

اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله

وزين رعايته - وسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد

الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن

الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله

وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦

ستة وثلثمائة والالف - **وهذه صورة اجازته له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی جعل الاسناد ورفعه الی شرف

العباد من اجل المطالب للطالب۔ اذ هو من النعم التی اختصت

بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب۔ واشهد ان لا اله

الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب۔ واشهد ان سيدنا

محمد الذی اختصه الله بما لم يعط لسواه من الاقارب والاجانب

صلى الله وسلم عليه وعلى آله الاطائب۔ وصحبه النجوم الغياهب

اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات

والافادة والحكم يتنافسون فی اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم

وكانوا فی غنية بما يتفضل الله به عليهم وجاد۔ سألنی الاجازة

السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد

محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا

ان تكون اجازة خاصة وعامة فی سائر العلوم والاذكار

والاوراد۔ وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان

اهل۔ وانه من اهل الحجی والفضل۔ وليس الامر كذلك ولكن

اجبت مطلبهما۔ وسالت الله ان لا يخيب ظنهما۔ فاقول وعلی الله

ای العقل ١١ عبد

الكلان في هو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة في كل ما تجوز روايته - وتنفع درايته
من منقول ومعقول - وفروع واصول - سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة - سيما الامهات الست وفي سائر العلوم فقها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية - كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر - وكذلك اجزت المذكورين في سائر الاذكار
النبوية - وفي الاحزاب السلفية - من كل الاوراد - المنسوبة الى
المشائخ الامجاد - كما اجازني بذلك عدة من العلماء الاعيان -
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان - المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات - فمن اشياخنا سيدي ووالدي عمر بن
عيدروس - عليه رحمة الملك القدوس - فاني اروي عنه جميع
العلوم - على سبيل العموم - وهو يروي كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار - عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار - والشيخ الامام الحبر الرئيس - امام
المقام ومفتي الشافعية على مذهب ابن ادريس - محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليها من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عبد القدوس بن عمر
ابن عبد القدوس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرون
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - **وهذه صورة اجازة**

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى اله و
صحبه اجمعين **اما بعد فقد اجزت العالم الفاضل الكامل**
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ماذكرنى

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن
السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم
واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن ولا ينساني واشياخي
من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وسلم - وذلك في الثاني
والعشرين من شوال ١٣٢٤ - امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقیر محمد عمر بن محمد شطا الدمیاطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

و۱۲ممن اجازنی من مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل والفقیہ الکامل الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری مفتی المالکیۃ الخطیب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع اللہ بہ المسلمین۔ اجازنی باللفظ اجازۃ مطلقۃ تامۃ بکل ما تلقاہ من مشائخہ الاعلام منہم العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی والعلامۃ الشیخ احمد النحراوی (مفتی الشافعیۃ بمکۃ المکرمۃ ۱۲) واذن لی فی اجازۃ من شئت ودعا لی بالبرکۃ والعلم والعمل الصالح وغیر ذلک من حصول المراد۔ وذلک فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنہ ۱۳۲۴ اربع وعشرین وثلثمائۃ والف من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیۃ۔

۵ یروی عن الشیخ ابراہیم الباجوری وغیرہ ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

و۱۳من مشائخنا المکیین زبدۃ الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشیخ محمد تفضل الحق الحنفی المہاجر المکی دامت برکاتہ۔ اجازنی بمرویاتہ کلہا وھو اخذ عن العلامۃ المحدث الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله
سراج عن محمد بن هاشم الفُلّاني[1] عن مشائخه المذكورين سابقا۔

وهذه صورة اجازته بخطه المبارك۔ الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واٰله و
صحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق
الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ
عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى
ونفع به المسلمين اٰمين۔ ان اجيزله بالكتب الستة وبكل ما
يجوزلي روايته۔ فاقول تحسينا لظنه وان كنت لست اهلا
لذلك قد اجزت له بان يروي عني الكتب الستة وغيرها
من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته
اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم
العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

---

[1] الفُلّاني نسبة الى فُلّان موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فُلّانته اه
عبد الهادي عن القاموس

الشیخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری الخزرجی وهو یروی عن علامة

الآفاق مولانا الشیخ محمد اسحاق المتوفی سنة ۱۲۶۲ عن جدہ لامہ العلامة

الشیخ عبد العزیز عن والدہ مولانا الشیخ ولی الله الدهلوی بسندہ

المشهور ویروی شیخنا المرحوم ایضا عن علامة وقته وخاتمة المحققین

مفتی مکة المکرمة الشیخ عبد الله سراج المتوفی سنة ۱۲۶۴ عن الشیخ ابن هاشم

الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی باسانیدہ المذکورة فی ثبته

المسمی بقطف الثمر واعلی سندنا فی صحیح البخاری بروایة الفربری

عن الختلانی[1] عن شیخی العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاری عن

شیخه عبد الله سراج عن العلامة ابن هاشم الفلانی عن الشیخ صالح الفلانی

عن الشیخ محمد سعید سفر المدنی عن مفتی مکة القاضی محمد تاج الدین

ابن عبد المحسن بن سالم الحنفی الشهیر بالقلعی عن علامة وقته خاتمة

المحدثین الشیخ حسن العجیمی عن ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتی

مکة قطب الدین محمد بن احمد النهروالی[2] الشهیر بالقطبی صاحب التاریخ

---

[1] الختلانی۔ نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة وتشدید التاء الفوقیة المفتوحة بلد وراء شعب من الترک کذا ضبط ابن خلدون کذا فی حسن الوفا لاخوان الصفا تألیف الشیخ فالح المدنی ۱۲ عبد الهادی غفرله

[2] النهروالی باللام نسبة الی نهروالہ بلد بالهند حسن الوفا ۱۲ عبد الهادی غفرله

عن الحافظ نور الدين ابی الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابی الفتوح الطاؤسی

عن المعمر بابا یوسف الهروی عن محمد ابن شادبخت الفارسی الفرغانی

بسماعه بجمیعه علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عامر بن

مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائة وثلاث واربعین سنة وقد

سمع جمیعه عن محمد یوسف الفربری بسماعه علی مؤلفه وجامعه

امیر المؤمنین فی الحدیث الحافظ العالم الهمام ابی عبد الله محمد بن

اسماعیل بن ابراهیم ابن المغیرة بن بردزبه الجعفی مولاهم البخاری

رحمه الله تعالی ونفعنا به۔ هذا ونسئل الله تعالی ان ینفعه وینفع

به المسلمین واوصیه بالتقوی فانها السبب الاقوی وان لاینسانی

من صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات۔ حرر ذلک فی شهر شعبان

المکرم ۱۳۲۲ھ۔ کتبه بقلمه العبد الراجی الی ربه القوی اخفر الخلق

تفضل الحق عفا الله عنه وعن والدیه وعن مشائخه وعن تلامذته اجمعین

(۱۴) الشیخ الرابع عشر

ومن مشائخنا المکیین مولانا القاری العلامة الفهامة

الشیخ علی عبد الله الطیب النزلی المصری الشافعی المکی

متع الله المسلمین بطول بقائه۔ اجازنی وولدی بجمیع

ما تجوز له روايته **وهو يروي** عن العلامة الشيخ عبد الرحمن

الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو

عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي

وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب

الشاهد - ونضره بما رعاه - الى ان اداه كما وعاه - بدراية

مسترسلة - و رواية متسلسلة - والصلوة الدائمة الواصلة

والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق - والسند المصدوق -

الواسطة العظمى - التي من وردها لا يظما - وعلى اله وصحبه حملة اثاره - وخزنة نقلة

اخباره - اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر - بصريح الابرام

وصحيح الاسناد - وسارت به الركبان في كل زمان - و

تواترت وتيرته - وتأثرت سيرته - وتطاول له الفرقدان

وتواصل له المشرقان مواصلة المدد - باتصال السند - لان

مما ينفر منه الطبع ويأباه - ان لا يعرف الانسان اباه - و

بها يخرج من شر ذمة الدعاة - ويدرج في زمرة الوعاة - و

يومن لفظه وخطه - ولو مل حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه
بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادی ابن
محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان
اجازة ليتصل سندها بسند ساداتی سنده - ولا ينفصل عن مددهم
مدده - فاجبته وان لم اکن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم
وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر
فقلت اجزته بما تجوز لی روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر -
ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - فنون اللطائف والعبر - كما اخذت
عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع
الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا
عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروی الشيخ ابراهيم السقا
ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين
حوی ذكرهم ثبته الشهير ح ويروی شيخنا الشربيني ايضا عن
استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى اخره
هذا واوصی المجاز بالتحلی بالديانة والتحری مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع
وعشرين هجرايه على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير
على عبدالله الطيب -

الشيخ الخامس عشر ١٥

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة
الكامل العالم العامل الصالح الابر التقى مولانا الحافظ الشيخ
محمد عبدالله[1] ابو البركات ابن الشيخ محمد غازى المكى نفع الله
المسلمين بطول حياته - وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث
الشيخ محمد بن عبدالرحمن الانصارى السهارنفورى المكى المتقدم ذكره
ومنهم العالم الفاضل السيد عبدالله النهارى الكتبى اليمنى المكى المتوفى سنة ١٣١٨
وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجى الطرابلسى الشامى
وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبدالله بن عودة بن

---

[1] رجل بر قانع عابد خاشع تقى متواضع صديقى وخليلى وحبى فى الله ولد بمكة المكرمة و اقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولى فى علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف لنا ثبتا جامعا للاسانيد شيخى وشيخه الحبيب حسين الحبشى المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا فى احوال مكة المكرمة فى مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له -

عبد الله القدومی الحنبلی المدنی وهو عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی
وهو اخذ عن اشیاخ کثیرین منهم الشیخ مصطفی الرحیبانی عن الشیخ احمد
البعلی عن الشیخ عبد القادر التغلبی والشیخ ابی المواهب البعلی وهما
عن الشیخ عبد الباقی الاثری الحنبلی ومنهم الشیخ ملا علی الشهیر
بالسویدی وهو عن والده المنلا محمد سعید عن والده ناصر السنة
ملا عبد الله عن الشیخ اسماعیل العجلونی ومنهم الشیخ خلیل الخشب
الدمشقی وهو عن الشیخ یوسف الشهیر بالشمسی عن الشیخ علی الشهیر
بالسلیمی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی ومنهم الشیخ عبد الرحمن
الطیبی الدمشقی والشیخ غنّام الزبیری وهما عن الشیخ احمد العطار
عن الشیخ العجلونی ومنهم العلامة الشیخ سلیم العطار وهو اخذ
عن جده الشیخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی عن العجلونی واخذ العلامة القدومی عن العلامة المسند
المعمر الشیخ فالح ابن محمد الظاهری المدنی السابق ذکره ومن
مشائخ الشیخ عبد الله الغازی السید عیدروس بن حسین
ابن احمد العلوی الحسینی الحضرمی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم

اخذ العجلونی عن السید مرتضی الزبیدی عن عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخهم
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
أخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبشي عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره **ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة**

الكامل والولى العابد الزاهد السيد الشريف محمد عبد الحى ابن الولى

الشهير السيد عبد الكبير الكتانى الفاسى عن مشائخ كثيرين منهم

والده الشريف عبد الكبير عن الشيخ ابراهيم السقا والشيخ عبد الغنى

المجددى الدهلوى **واخذ شيخنا الشيخ عبد الله** عن مشائخنا

المكيين كالشيخ عبد الجليل برادة المدنى والشيخ السيد حسين الحبشى

والشيخ محمد حسب الله والشيخ محمد سعيد القعقاعى والشيخ محمد عبد الحق

وغيرهم فاجازنى شيخنا الشيخ عبد الله الغازى بجميع مروياته

عن اشياخه المذكورين **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى رفع منزلة العلماء من بين الانام وخصهم بمزايا الكرم

والانعام ـ والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام

وعلى اله وصحبه الذين قاموا بنصرة الدين اتم قيام ـ اما بعد

فقد من الله تعالى علي بالاجتماع مع **العالم الفاضل ـ والعابد**

الزاهد الكامل ـ الفائق بين اقرانه بالكمالات

والفضائل ـ مولانا الشيخ ابى سعيد محمد عبد الهادى

ابن الحاج محمد عبد الكريم سلمهما الله الرب الرحيم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه
النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك
ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت
منه باني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت
بدا غير امتثال امره فاقول قد اجزت **مولانا الشيخ عبد الهادي**
المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة
عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق
مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي
عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ
صالح الفلاني ومنهم الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة
شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي ومنهم الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي
عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الخشه الدمشقي عن
الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ
عبد الغني النابلسي ومنهم العلامة السيد عيدروس بن حسين

هو ابن عودة الاروي عنه نعم واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين تشرفت بها فاصلحه سنة ١٣٢٢ كما سياتي ذكره في اجازته ١٢ عبد الهادي عفي عنه

العلوي عن السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه
عن السيد محمد بن عيدروس الحبشي عن الشيخ ابي حفص العطار
والشيخ صالح الرئيس والسيد ليس ميرغني ومنهم العلامة المحدث السيد
الشريف عبد الحي[ع] ابن العلامة السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
عن السيد احمد بن اسماعيل البرزنجي المدني عن والده عن
الشيخ صالح الفلاني بسنده وبرواية السيد عبد الحي عن ابي
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي ثم الفاسي عن العارف
ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الخطابي - هذا وارجو من المجاز
ان لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - كتبه الراجي رحمة ربه الباري
ابو البركات محمد عبد الله بن محمد غازي عفي عنه في الخامس
والعشرين من ذي القعدة الحرام عام اربعة وعشرين وثلاثمائة

الشيخ عبد الستار الدهلوي

وممن اجازني من مشائخنا المكيين عين العلم والرواية
ينبوع الحكم والدراية ملحق الاصاغر بالاكابر مولانا

[ع] اروى عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبد -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد[٥] ابو الخير جمال بن عثمان بن علی المکی الاحمدی عمت فیوضاته - سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة وکذالك ولدی محمد عبد المجیب سمع منه وهو اول حدیث سمعناه منه حین اجتمعنا به بالمسجد الحرام تجاه البیت الامین ما بین العشائین لیلة الاربعاء العاشر من شهر ذی القعدة سنة اربع وعشرین وثلثمائة والف وهو اخذ عن کثیر من العلماء الاعلام والفضلاء الکرام - نیفا من سبعین شیخا من المکیین والمدنیین والمصریین والدمشقیین وغیرهم من الاشیاخ المتقنین - منهم شیخه علامة زمانه وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخیار بقیة السلف وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمری مرادآبادی عن فرید عصره ومحدث دهره خاتمة المحققین زبدة السالکین. قدوة العلماء العاملین زبدة الصلحاء الکاملین مولانا الشیخ

---

[٥] صاحب التالیف المفیدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت کبیر اورد فیه اسماء اشیاخه وذکر اسانیدهم علی ترتیب حروف الهجاء سماه النفح المسکی بمعجم شیوخ المکی طالعته بدار الکتب الآصفیة العثمانیة ١٢ عبد الهادی غفر الله له -

عبد العزیز العمری الدهلوی بسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم
شیخی علامة الدهر وفهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم شیخنا وشیخی نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم شیخی العلامة الفهامة العالم الفاضل الجهبذ الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف محمد بن ناصر بسنده المذکور سابقا ومنهم شیخنا
وشیخی الشیخ فالح المحدث المدنی بسنده السابق ذکره - **ومنهم**
فرید عصره مولانا الشیخ محمد سعید بن بدر الله ولد المدراسی عن
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن والده عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما
فی هذا السند اربعة وسائط - واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة
القاضی السید رحمة الله المحدث الراندیری والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف
محمد بن ناصر بلاواسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلک ١٢ عبد الحق غفرله

محمد مرشد عن ابیہ بالسند المذکور فی المقامات السعیدیہ وقد مر ذکرہ فی بیان ذکر مشائخ شیخنا محمد عبد الحق النقشبندی المکی و منھم العلامۃ النحریر الشیخ محمد ابو خضیر الدمیاطی المدنی الشافعی وھو اخذ عن مولانا السید محمد صالح البخاری الاورنقابادی عن العلامۃ الشیخ رفیع الدین القندھاری عن الشیخ محمد بن عبد اللہ المغربی وعن الشریف الادریسی کلاھما عن الشیخ محمد عبد اللہ البصری عن اشیاخہ و منھم العلامۃ ملحق الاصاغر بالاکابر الشیخ علیم الدین عن ابیہ العلامۃ الشیخ رفیع الدین المذکور انفا و منھم العلامۃ الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین ابن عابدین السابق ذکرہ فی سند الشیخ اسعد الدھان و منھم العلامۃ شیخ مشائخ الاسلام ببلد اللہ الحرام مولانا السید الشریف ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی المکی الشافعی مفتی بمکۃ وامام المقام بھا عن مشائخہ المذکورین سابقا و منھم العلامۃ المحدث نصر الدین ناصر اللہ ابو النصر الخطیب الدمشقی الحسنی الجیلی و منھم العلامۃ السید الشریف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير ومنهم[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد علی بن طاهر الوتری المدنی وقد مر ذکرهم مرارا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبدالله محمد بن عبد العزيز
الجعفری الزينبی ومنهم[١٥] العلامة الشيخ محی الدين بن عليم الدين
الجعفری کلاهما عن الشيخ ابی الفضل عبد الحق العثمانی عن
القاضی محمد بن علی الصنعانی والسيد الفخر عبدالله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعانی باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذی لم يلد ولم يولد - ولم يکن له کفوا احد - و
اصلی واسلم علی السيد السند - ذی الخلق العظيم والقول الکريم
المجيد - سيدنا ومولانا محمد - وعلی اله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وکل من اليه استند - اما بعد فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادی بن محمد
عبد الکريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسی الحيدرابادی

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية
وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته
ورويته كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى
لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا
السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زينى دحلان الحسنى الجيلى
نسبا المكى الشافعى مفتى بمكة وامام المقام بها وهو اول حديث
سمعته منه فى اول سنة ١٣٠٠ والسيد العلامة المسند نظام الدين
ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى الحسنى الجيلى رحمه الله تعالى
وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٢٠ والسيد الشريف
العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسى
رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٥
فالاول والثانى يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند
المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبرى الدمشقى بسنده بل باسانيده
المذكورة فى ثبته ح وبرواية الثانى عن شيخنا الثالث ح ويرويه
الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد على بن محمد مراد الايوبى نسبا
السندى ثم المدنى **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة فى حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ الغُجيمى بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثنى به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد على بن ظاهر الوترى المدنى **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثنى** به الشهاب احمد منة الله المالكى
الازهرى والشيخ محمد التميمى الخليلى نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهرى
بسنده المذكور فى ثبته ح وحدثنى به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضى حسين بن محسن السبعى
الانصارى الخديدى والسيد الحبيب سيدى الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشى الشافعى فسح الله فى اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفى الشافعى نزيل مكة ودفينها **وهو اول**

حدیث سمعتہ من کل منہم فی مجالس متفرقۃ فمن الاول فی سنہ ۱۲۹۶ ببوپال
ومن الثانی فی سنہ ۱۳۰۱ ومن الثالث فی سنہ ۱۲۹۶ قالوا **حدثنا** شیخنا الشریف
العلامۃ محمد بن ناصر الحسنی وھو اول حدیث سمعہ کل واحد منہم عنہ
قال حدثنی بہ الشیخ العلامۃ عبد الرحمن بن محمد الکزبری والسید
العلامۃ الاجل عبد الرحمن بن سلیمان الاھدل والقاضی العلامۃ
محمد بن علی الصنعانی والشیخ المسند محمد عابد السندی وغیرہم
باسانیدہم المذکورۃ فی اثباتہم ح **وحدثنی** بہ ایضا شیخنا العلامۃ
المحدث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الجعفری الزینبی
ونسیبہ العلامۃ الشیخ محی الدین بن علیم الدین الجعفری وھو اول
حدیث سمعتہ منہما فمن الاول بمکۃ فی سنہ ۱۲۹۵ ومن الثانی بالھند سنہ ۱۲۹۷
قالا **حدثنا** الشیخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وھو اول حدیث سمعناہ
منہ قال **حدثنا** القاضی محمد بن علی الصنعانی والسید الفخر عبد اللہ
ابن محمد بن اسمعیل الامیر الصنعانی باسانیدہما المعلومۃ ح
وحدثنی بہ العلامۃ المرحوم المحدث المسند مولانا السید محمد علی
ظاھر الوتری المدنی والعلامۃ المفتی عثمان بن عبد السلام

المدنی والسید الشریف العفیف عبد اللہ بن ادریس الحسنی والسید
الشریف مولای عبد الکبیر بن سیدی محمد الکتانی القاسی حفظهم اللہ تعالیٰ
وهو اول حدیث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حدیث اجازنی
به الاخیر من بلدة فاس کلهم عن الشیخ عبد الغنی المدنی وهو اول لکل
منهم عن الشیخ عابد السندی المدنی والشیخ اسماعیل بن ادریس المدنی
بسندهما ح وحدثنی به العلامة المرحوم الشیخ محمد سعید بن وعظ
علی العظیم آبادی والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشیخ فالح
ابن محمد بن عبد اللہ الظاهری المهنوی المدنی ابقاه اللہ تعالیٰ
والطالب حیاته وهو اول حدیث سمعته من الاول بالهند فی سنة ١٢٩
ومن الثانی بالمدینة فی سنة ١٣٢ قالا حدثنا به شیخنا العلامة الحافظ
ولی اللہ تعالی الشمس سیدی محمد بن علی الحسنی الخطابی الادریسی
قالا وهو اول حدیث سمعناه منه قال حدثنی به السراج ابو حفص العطار
المکی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی قال وهو اول حدیث سمعته منه عن الشیخ محمد بن الطیب
المغربی المدنی وهو اول بسنده المذکور فی محله ح وحدثنی به العلامة

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ودفينها وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح واروية ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت سنده
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعه البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٥ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصری مسند الحجاز بسنده المذکور فی امداده وحولی فی هذا الحدیث
طریقة غریبة وهی ما حدثنی بها الشیخ العلامة المحدث المسند الفقیه
المفتی محمد سعید بن الشیخ العلامة المسند بدر الدولہ قاضی الملک
صبغة الله بن الشیخ محمد غوث الشافعی المدراسی مفتی حیدرآباد
وفیهما وهو اول حدیث سمعته بها العلی فی سنة ١٣٠٠ لبسماله من شیخ الشیخ محمد مظهر
العمری المجددی نسبا وطریقة الدهلوی ثم المدنی رحمه الله تعالی عن ابیه الشیخ احمد سعید
ابن ابی سعید المجددی عن خال ابیه الشیخ سراج احمد المجددی شارح صحیح مسلم
وجامع الترمذی بالفارسیة عن ابیه الشیخ محمد مرشد عن ابیه الشیخ
محمد ارشد عن ابیه الشیخ محمد المعروف بفرخشاه عن ابیه خازن الرحمة
الشیخ محمد سعید عن ابیه الامام الربانی مجدد الالف الثانی سیدی
الشیخ احمد بن عبد الاحد العمری السهرندی امام الطریقة المجددیة
رضی الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارویها ایضا عالیا بدرجتین
عن شیخنا المعمر البرکة المدخر شیخی وسیدی ومولای ومرشدی
حضرة الشیخ فضل الرحمن ابن اهل الله البکری الملاوی المرادآبادی
قدس الله سره ونور ضریحه وهو اول حدیث سمعته منه فی سنة ١٣٠٠

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١٣ قال حدثني الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني والدي الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن[4]
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن[5] الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن[6] والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن[7] ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن[8] القاضي بهلول البدخشي عن[9] الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن[10] والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن[11] جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة[12] برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن[13] الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب ح وحُدِّثتُ عن[1] الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن[2]
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم الشمس[3] الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٢ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوي وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطي الزبيدي الحنفي وهو اول حديث سمعته
منه قالا الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفري الشافعي قال وهو اول
حديث سمعته منه والثاني عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوي المكي وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن جد الثاني محدث
الحجاز العفيف عبد الله بن سالم البصري وهو اول حديث سمعه
منه ح وحدثني به ايضا الشمس الطرابلسي هو اول قال حدثني
به مفتي الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائري وهو اول
حديث سمعته منه في منزله في سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدي وهو اول قال حدثني به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفني الشافعي في درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ و ابو المعالي
الحسن بن علي بن احمد المنطاوي المدابغي الشافعي في حارة المدابغ
من مصر في السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسي

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عالياً من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم المدني
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسمية قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسین العراقی وھو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الی السید عمر
ابن احمد بن عقیل المکی قال حدثنا الشھاب احمد بن عبد الغنی
البناء الدمیاطی وھو اول عن الشیخ عبد العزیز المتوفی وھو اول عن
ابی الخیر بن عموس الرشیدی وھو اول عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری
وھو اول عن الحافظ ابی الفضل ابن حجر وھو اول ح واعلی من ھذا
بدرجتین الی ابن حجر ما حدثنی بہ جماعۃ من شیوخی عن غیر واحد
من شیوخھم عن الشیخ صالح بن محمد العمری الفلانی وھو اول لکل
منھم عن شیخہ محمد بن سنۃ العمری وھو اول عن الشریف
ابی عبد اللہ الولاتی وھو اول عن محمد بن ارکماش الحنفی وھو اول عن الحافظ ابن حجر وھو اول
عن الزین العراقی وھو اول عن الصدر المیدومی ح ومساویا لہ
من طریق السیوطی ما رویتہ عن الشمس الطرابلسی عن الشمس الطنطاوی
عن ابی الفیض الواسطی عن داؤد بن سلیمان المالکی عن الشمس الفیومی
عن السید یوسف الارمیونی عن الجلال السیوطی وھو اول لکل
واحد من ھؤلاء قال حدثنی بہ الجلال ابن الملقن وھو اول حدیث
سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جدی وھو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومى وهواول قال حدثنا ابوالفرج عبداللطيف بن عبدالمنعم
الحرانى وهواول قال حدثنا ابوالفرج عبدالرحمن بن على ابن الجوزى
وهواول قال حدثنا ابوسعد اسماعيل بن ابى صالح النيسابورى
وهواول حدثنى به والدى ابوصالح احمد بن عبدالملك المؤذن
وهواول ثنا ابوطاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادى وهواول ثنا
ابوحامد احمد بن محمد بن يحيى بن بلال البزاز وهواول ثنا به عبدالرحمن
ابن بشر بن الحكم العبدى النيسابورى وهواول قال حدثنا به حافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهى التسلسل عن عمرو بن دينار
عن ابى قابوس مولى عبدالله بن عمرو بن العاص عن عبدالله
ابن عمرو بن العاص رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض
يرحمكم من فى السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابوداؤد والترمذى
والامام احمد والحميدى وابن ابى شيبة والبخارى فى غير صحيحه

---

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ عابد السندى فى ثبته ۱۲ محمد عبدالهادى غفرالله له۔

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم

على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها

جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث **ح** ورويته

ايضا عن[١] شيخنا الشمس الدمياطي المدني وهو اول عن[٢] الشيخ عبد الفتاح

الكفراوي وهو اول عن[٣] الشيخ عبد الله الشرقاوي وهو اول عن[٤] الشمس

الحفني وهو اول عن[٥] القاضي شمهورش الجني الصحابي وهو اول

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله

والباقي سواء **ولي** في هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد

عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت

قد اجزت كل من سمعه مني بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط

المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعني في حياتي

وبعد مماتي والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله

تعالى من الابتداع واسأله لي وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

[١-٥] وروى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخاري بسنده كما نص ود واية شمهورش باسقاط

تبادليه وتعالى كما ذكره في اجازته ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له

وقد عرض علیّ الشیخ عبد الهادی بن عبد الکریم المذکور جمیع
کتاب العقد الجوهر الثمین للشیخ العلامة مسند الشام اسمعیل بن محمد
جراح العجلونی الدمشقی فی مجلسین بالحرم الشریف المکی وکذا الاوائل
السنبلیه فی مجلس واحد وشارکه فی السماع ابنه المذکور وقد
اجزتهما بروایتهما عنی وسائر ما تجوز لی روایته ونصحی عنی درایته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلیة منی ومنهما وفقنی الله تعالی وایاهما
والمسلمین لما یحبه ویرضاه فی کل وقت وحین بجاه سید المرسلین
واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین قاله بفمه وکتبه بقلمه فقیر رحمة
مولاه الراجی لطف ربه السهمدی احمد ابو الخیر جمال بن عثمان
ابن علی المکی الاحمدی غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعین امین

احمد عمره

الشیخ السابع عشر ١٧

ومن اشیاخنا المکیین العلامة الفهامة الحبر السفیر
ملحق الصغیر بالکبیر مولانا الشیخ محمد عبد الستار الصدیقی
الحنفی دامت برکاته وعمت فیوضاته۔ سمعت منه
حدیث الرحمة المسلسل بالاولیة۔ وانتفعت بمجالسه السنیة۔

وتآليفه البهية۔ واجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فمن اجل مشائخه
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده ومن مشائخه السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

النجم ۱۲ ... حاشیہ

عبد الغني المجددي وقد مر ذكره مرارا **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج مفتي مكة كلاهما عن الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ اسحق عن عمر المكي وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو خضير مفتي الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي الخ - ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن ادريس والمحدث الشيخ صالح السناري العودي عن الشيخ احمد ابن ادريس العرائشي بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر ابن ادريس الحسني والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتاني وابناه الشيخ محمد والشيخ عبد الحي والشيخ محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهر وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتي شيخ كما ذكرهم في مؤلفاته الشريفة وسيأتي ذكر بعض تاليفاته في صورة اجازته لي **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقى-

ورفع قدر من وقف ببابه فعلا نازل قدره الى مطمح العلو الارتقى۔
والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى اله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى۔ ما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى۔ **اما بعد** فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذى الخاطر الكليل الراجى من
ربه بلوغ المراد۔ ابى الفيض وابى الاسعاد۔ عبد الستار الصديقى
الحنفى۔ تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى۔ الاجازة فى مرويا تى
ومسموعاتى وذلك بعد ما سمع منى حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعنى به **من هو فى وده صحيح الاعتقاد والمحبة۔ و
فى التلقى حازم دون الاحبة۔ الفاضل الاكمل والعالم
الاجل باسعيد محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى فكانه**

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الى بعين قلبه السليم وما بلغه من
حبه لم يرمنى سوى لفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عزوجل المرام ولاسيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمدا عبد المجيب ومحمدا عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروآتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته وتصح عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها وانشاءها ولاسيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتمدا والله فى تسطير

هذا الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلمه الا رب الارباب سائلا لى وله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل** مشائخي الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة وبهذا السند اروي الاولية والمصافحة ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مولفي الكتب الستة ومن مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيد

عبدالقادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخ الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخ الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ۱۳۲۰ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخ
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخ سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهرى السنوسى وغيرهم
من ماينوف عن مائتى شيخ حسب ماذكرتهم فى ثبتى المسمى نثر المآثر فى
ما ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالى بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالى وفى مسلسلاتى المسمى بفيض الملك المغيث
فى مسلسلات درر الحديث ولى تآليف آخر منها الآيات العظيمة
الباهرة فى معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان فى قراءة المواعظ فى رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا فى مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة فى علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوى ومنها سرد النقول فى تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها طبقات المذاهب الاربعة فى اربع مجلدات
كل جلد عليحدة فى مذهب وطبقات القراء فى جزء وجزء فى طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن فى عجل واوصى نفسى واياهم
بما اوصى به العلماء فى كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحرى الصدق

فی المواطن کلها والحیاء والمراقبة والحرص علی تدبر آیات اللہ وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
واستظهار معانیها والعمل بها حسب الامکان والمتابعة والمحبة
للنبی صلی اللہ علیه وسلم قولا وفعلا وعقلا وودا وامر ذکر اللہ وحسن الظن
بکل مؤمن والنصیحة للہ ولرسوله وللمؤمنین وترک الخوض فیما
لا یعنی وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شیوخا وطلبة
وایثارهم علی غیرهم ومحبة اهل البیت النبوی ومراقبة اللہ عز وجل
فی کل هم وعزم ونعوذ باللہ ان ننخرط فیمن یقولون بافواههم
ما لیس فی قلوبهم واللہ شهید وحفیظ ورقیب واوصیهم
بحسن التوجه الی اللہ تعالی والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
فی العلم والطلب والعبادة وبالملازمة علی طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاکرته واخذه عن اهله من غیر تکبر ولا حیاء ولا توان وبالملازمة
علی الاستغفار وبالصلوة والسلام علی النبی المختار فی جمیع الاحوال
والاطوار فان ذلک سبب لشرح الصدور وتیسیر الامور هذا
فلنقتصر علی ما ذکر ونکف عنان القلم عن السبح فی هذا المیدان

لانہ لا یسعہ ہذا المقام وانما ذکرنا منھم النزر القلیل للتبرک بذکرھم

الجمیل والانحیاز الی الجناب الاعظم الذی الی غیرہ لا نمیل

فنسأل اللّٰہ العظیم بوجہہ الکریم وبجاہ حبیبہ سیدنا محمد صلی اللّٰہ

علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وعظم وکرم ان یصل حبلنا بحبالھم

وحبال جمیع عبادہ المتقین وان یحقق انتسابنا الی زمرۃ اصفیائہ

المقربین ویذیقنا من شرب معارفھم ولیعمر بواطننا بعوارفھم

وان یحشرنا فی زمرتھم ببرکۃ محبتھم اذھم القوم لا یشقی جلیسھم

والمرء مع من احب وان یختم لنا بما ختم لاولیائہ وان یجعل

خیر ایامنا واسعدھا یوم لقائہ بمنہ وکرمہ آمین وصلی اللّٰہ علی

سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم والحمد للّٰہ رب العٰلمین

کتبہ بقلمہ یوم العید ای عید النحر بمنی عبد ربہ واسیر ذنبہ الراجی

ان یغفر ذنبہ وخطایاہ وان یثبتہ بالقول الثابت فی الحیاۃ

ویوم لقاہ من لم یکن وکان وسوف یخلو منہ المکان احقر الوری

احد ساکنی ام القری افقر الملک الی الملک الجواد ابو الفیض وابو الاسعاد

عبد الستار الصدیقی الحنفی عاملہ اللّٰہ بلطفہ الوفی ابن المرحوم

الشیخ عبد الوهاب بن خدایار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدهم الله برحمته واسکنهم بحبوح جنته امین - فی ۱۰ ذی الحجه یوم الخمیس ۱۳۲۴ھ

الشیخ الثامن عشر ۱۸

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاته

سمعت منه الحدیث المسلسل بالاولیة وهو اول حدیث سمعته منه تجاه البیت الحرام بعد صلوة العصر فی التاسع والعشرین من رمضان سنة ۱۳۲۴ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشیخ عبد الحمید الداغستانی والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما وکتب لی اجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد فقد طلب منی الاجازة اخی فی الله الشیخ ابو سعید محمد عبد الهادی بن محمد عبد الکریم المدراسی الحیدر ابادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیته عن اشیاخی منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله في السر والعلن ـ ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل

علوي بن صالح بن عقيل ١٣١٢

١٩ التاسع عشر

ومن مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني في
بالحديث المسلسل بالأولية وهو أول حديث سمعته منه وأجاز
سنة ١٣٢٤
والأولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة
وهو أخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد أحمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الإجازة بخطه وصورة
إجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدر وتنويره فآثر اخراه
وانبعثت منه همته للترقي إلى نيل المكارم العلية فسارع إلى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة إلى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الإجازة أخي الشيخ
الفاضل الأديب ـ ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب ـ حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزته به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادی وهما محمد عبد المجيب و محمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولای ان يجعلهما قرة عين فی الدنيا والدين آمين واوصی نفسی واياهم بتقوی الله رب العلمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهی ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالی عليهم والدعاء لی ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين حرر سنه ۱۳۲۴ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابی بكر باجنيد الشافعی مذهبا۔

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازانی[1] صاحب تعريب مكتوبات الامام الربانی قدس سرهما سمعت منه الحديث المسلسل

الشيخ العشرون القزانی

المكتوبات المسمی بالدرر المكنونات النفيسة مطبوعة بمكة سنه ۱۳۱۶ من ثلث مجلدات ۱۲ منه

[1] هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فی منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فی قرية المتّه من مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية وفا من ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فی الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فی الشمال۔ اسلم اهلها طوعا فی حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسی وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدی وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالی ست سنين شرع فی قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذی هو من اكبر تلامذة المنلا اسمعيل القشقاری المشهور فی تلك البلاد وشرع فی قراءة الصرف فی سن تسع وقرأ عوامل الجرجانی فی سن احدی عشرة ولازم خاله المذكور الی ان بلغ عمره ثمانی عشرة سنة وقرأ فی تلك المدة عليه

(بقيه حاشيه بصفحه ثانی)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحى الكتانى بسنده
المذكور فى سند الشيخ عبد الله غازى واخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوى عن الشيخ محمد بن ناصر واخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازانى
وكان معينا للدرس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان فى اول ربيع سنه ١٢٩٠ه
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزانى المرجانى صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
فى بلدة طربسكى مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج المنلا شرف الدين
والمنلا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم فى المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل فى بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضى مبارك الكوفاموى
وكان له شغف تام بحتى كتبه وحاشيته المذكورة وحاشية المنلا حسن بيده وحفظه
من اوله لكونه رائجا فى بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنه ١٢٩٣ه وحضر درس
شرح الدوانى على تهذيب المنطق عند المنلا عبد الله المفتى السرلادى القزانى
والمنلا التركمانى اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد فى مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد فى هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها فى اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تاليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
لمهم تعريبات المكتوبات الامام الربانى ١٢ عبد الهادى غفر له-

كاتب محمد فياض خان غفر له

واخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدنی وسيأتی ذكر
مشائخہ فی صورة اجازتہ وصورة اجازتہ ما نصہ
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى ـ والصلوة والسلام على
عبادہ الذين اصطفى ـ وخصوصا منهم على نبينا محمد ن المصطفى ـ
واٰلہ وصحبہ اهل الصدق والصفا ـ اما بعد فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستريحون من طلبہ الى اخر انفاسهم ويستجيزون
فيہ من مظانہ طلب منی العالم العامل والفاضل الكامل
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادی ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسی
الحيدراٰبادی ان اجيزہ فی الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين فی الطلب ظنا منہ انی اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر شعر ولست باهل ان اجاز فكيف ان ؏
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ؏ ولكنی استحييت ان اخيب ظنہ
وان ارده بغير ان اسعفہ بمرامہ فاجزتہ بجميع ما يجوز لی
روايتہ من منقول ومعقول ـ وفروع واصول ـ ومقرو ومسموع

وجميع مصنفاتی المطبوعة الی الآن وهی تعريب الرشحات وذيله
وتعريب المكتوبات واكثر ما فی هامشه وما لم يطبع بعد الی الآن
واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المصمم تسميته بتلفيق الاخبار
وتلقيح الآثار فی تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار - وقد تلقيت
العلم فی الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت
مادته فی بلاد قزان مسقط راسی وفی بخارا ايضا بالانتخاب
من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبی
رحمه الله تعالی **شعر** تخيرهم نقادهم كل بارع ؛ وليس علی
قرآنه متأكلا ؛ حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون
فی الله لومة لائم **فمنهم** شيخی واستاذی مولانا الشيخ آخوند جان
المرغينانی المدنی المكی الحنفی النقشبندی المتوفی بمكة المكرمة
فی اواخر ذی القعدة لسنة ١٣٠٢ه **ومنهم** شيخی واستاذی مولانا
الشيخ عبد القادر الطرابلسی المدنی الخطيب الزاهد الورع
المتوفی بالمدينة المنورة سنة ١٣١٢ه **ومنهم** الشيخ المحدث العالم
الفاضل الشهير السيد محمد علی ابن السيد طاهر الوتری المدنی

المتوفی بالمدینۃ المنورۃ فی سنہ ١٣٢٢ھ ثلاثتہم عن مسند عصرہ و وحید

دھرہ مولانا الشیخ عبد الغنی ابن مولانا الشیخ ابی سعید المجددی

الدھلوی المدنی المتوفی بالمدینۃ المنورۃ فی اوائل سنہ ١٢٩٦ھ ودفن

یوم دخول الفقیر المدینۃ المنورۃ اول مرۃ فلم یتیسر لی ملاقاتہ

ح ومنہم شیخی وسیدی و مرشدی الی اللہ مولای السید محمد

صالح الزواوی المکی الشافعی النقشبندی قدس اللہ سرہ المتوفی بمکۃ المکرمۃ سنہ ١٣

عن الشیخ الشریف محمد بن ناصر الحسنی الحازمی عن السید محمد ابن خلیل القاوقجی

الحسنی ح واروی عن العلامۃ الشریف المحدث الشیخ عبد الحی الفاسی الکتانی عن والدہ

الشریف العلامۃ المحدث عبد الکبیر الکتانی عن الشیخ عبد الغنی المجددی المدنی ح

ومنہم شیخی و استاذی الشیخ عبد الرحمن سراج مفتی مکۃ المکرمۃ شہید الغربۃ

عن الشیخ جمال مفتی مکۃ المکرمۃ کلہم اعنی الشیخ عبد الغنی و الشریف محمد بن ناصر

والسید محمد القاوقجی والشیخ جمال عن مسند عصرہ و فرید دھرہ الشیخ عابد بن احمد علی

السندی المدنی رحمہ اللہ تعالی مؤلف حصر الشارد واسنادہ فی جمیع

الکتب من جمیع الفنون مذکورۃ فی ثبتہ المشہور بحصر الشارد

ولہ وللشیخ عبد الغنی اتصال بسائر ارباب الاسانید فلا حاجۃ

الى ذكر من فوقهما من الرواة فانى لما ذكرت اسنادى اليهما
فكانى ذكرت اسانيدى الى المؤلفين والى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ح ويروى الشيخ جمال عن الشيخ عبد الله سراج مفتى مكة المكرمة
عن الشيخ محمد بن هاشم الفلانى العمرى عن شيخ الشيوخ العلامة
الاثرى الشيخ صالح الفلانى العمرى مؤلف قطف الثمر ح ويروى
السيد محمد على الطاهر الوترى عن شيخه احمد منة الله المالكى
الازهرى عن شيخه الامير الكبير وعن محدث الشام الشيخ عبد الرحمن
بن محمد الكزبرى وثبتاهما مشهوران ح ولى ايضا اجازة عن
مولانا الشيخ بركة مشائخنا الكرام بقية السلف محمد معصوم المجددى
عن والده مولانا الشيخ عبد الرشيد المجددى عن جده مولانا
الشيخ احمد سعيد المجددى عن الشيخ عبد العزيز الدهلوى ح
ويروى الشيخ عبد الرشيد عن الشيخ محمد اسحق عن الشيخ عبد العزيز
عن والده الشيخ ولى الله الدهلوى واسانيده مشهورة - فاجزت
الفاضل المذكور ان يروى عنى بواسطة هؤلاء العلماء الاجلاء
والكملاء الادلاء بشروطها المعتبرة عند اهل الاثر وان يجيز بروايتى

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفية المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها وروايا تي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور واياي اولا بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بفيه بيانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك مافات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

ملکہ اللہ سبحانہ نواصی الامانی آمین بحرمۃ النبی الامین وذلک

بمکۃ المکرمۃ شرفہا اللہ تعالی الی یوم القیمۃ فی ۲۳ صفر الخیر المنتظم

فی سلک شہور عام الف وثلاثمائۃ وخمس وعشرین تم

مراد محمد النقشبندی المظہری

۲۱ ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الجہبذ الکامل

الشیخ ابو علی شرف الدین ابن مفتاح الدین المکی

القازانی الحنفی صاحب النبراس ادام اللہ افادتہم

سمعت منہ الحدیث المسلسل بالاولیۃ الحقیقیۃ قبالۃ بیت اللہ

الامین لیلۃ الاربعاء سادس عشر من شہر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۴ بین العشائین ۱۲

قال سمعتہ کذلک عن العلامۃ السید محمد بن خلیل بن ابراہیم

القاوقجی الطرابلسی بعد ما طاف وسعی من العمرۃ فی حالۃ الاحرام

وعن ابی النصر الدمشقی اخذ شیخنا عنہما وعن غیرہما کالشیخ یوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدۃ قزان وکالشیخ محمد ذاکر بن

نور محمد التمتاوی والد زوجتہ المجاور بمکۃ المکرمۃ والشیخ

الشیخ الحادی والعشرون ۲۱

الف رحمہ اللہ تعالی کتابا فی حالات شیخہ الشیخ عباس الصدیقی الحنفی سماہ النبراس ۱۲ منہ

السيد عمر بركات الشامی الازهری المکی الشافعی عن الشيخ ابراهيم
الباجوری والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتی الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمه يحيى الضرير عن عبد الملك القلعی وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلانی الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوی ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبی مفتی مكة عن السيد احمد الطحطاوی ويروی
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندی وعن مفتی
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفی فتح الله
البيرونی - وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوی
المالكی وكالشيخ محمد شمس الدين الكنانی والشيخ عبد الله النهاوی
كلاهما عن القاوقجی وكالشيخ مصطفی العفيفی الشافعی شارح المولد
المنظم عن القويسنی وكالشيخ السيد محمد مكی الكتبی الحنفی عن
والده عن ابيه عن الطحطاوی ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتی مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسی المدنی ومنهم رفيقه

السید علی ظاہر ومنہم تلمیذہ السید سعید المغربی شیخ الدلائل
بالمدینۃ المنورۃ ومنہم السید محمد امین رضوان شیخ الدلائل
بالمدینۃ الطیبۃ ومنہم الشیخ ابو الخیر احمد جمال المکی مناالمعجم حبیب
(وقد اخذت ایضا من ہؤلاء الثلاثۃ الاخیرین) ومنہم ابو النصر الد مشقی
والشیخ یوسف النبہانی البیروتی صاحب الانفاس اللطیفہ
والتالیف الکثیرۃ المفیدۃ ومنہم الشیخ محمد الانصاری عن
مولانا اسحق والشیخ عبد اللہ سراج والشیخ عابد السندی
ومنہم الشیخ عبد الرحمن سراج مفتی الاحناف بمکۃ ومنہم
الشیخۃ خدیجہ بنت مولانا اسحق ومنہم برکۃ الوقت الحبیب
حسین الحبشی والمقری والمفسر الشیخ محمد الشربینی نزیل مکۃ
وقد اخذت منہ ۱۲ منہ
من تلامذۃ الباجوری وقدمر ذکر ہؤلاء الاعلام واخذ شیخنا
ایضا عن السید محمود البصراوی عن السید داود البغدادی
واخذ عن السید محمد حقی النازلی مؤلف خزینۃ الاسرار
واخذ عن عبد اللہ بن صلاح الاسکندرانی ۔ وصورۃ
اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الواحد الصمد والصلوۃ

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى اله واصحابه
الى ابد الابد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير اخونا العالم الفاضل
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته اياه وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥هـ - الفقير ابو على شرف الدين المكى
القزانى

قزانى
شرف الدين
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

ومن مشائخنا المليين العلامة الفهامة المحدث الجليل عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله افاداته۔ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داؤد جرالزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا علي الصفوي بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم احمد لك يا من وصل من انقطع اليه۔ ودفع من وقف مطيته امالك

عليه۔ حمدا على متواتر النعم والافضال ۔ والصحيح والحسن من الاعمال ۔ واصلی واسلم على حبيبك المرسل حلال كل مشكل و معضل ۔ وعلى اله سحب الندى ۔ وصحبه شهب الهدى ۔ مافاح ارج العلوم ۔ من طے كل منتشر ومكتوم ۔ اما بعد ۔ وفى كل ربع بنو سعد ۔ فيقول المرتجى من ربه نيل الامانى ۔ عبد الحميد بن محمد فردوس المكى الافغانى ۔ قد من الله عز وجل باجتماعى مع الفاضل الفطن الاريب ۔ الاخذ من كل فن بنصيب ابى سعيد محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادى وطنا المدراسى اصلا ۔ سلك الله بی وبه مسلك اهل الحق ۔ ووفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك وهو اول حديث سمعه منى كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جبر الزبيدى عن العلامة محمد العمرانى عن مفتى زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والعلامة القاضى محمد بن على الشوكانى بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاءً
لدعوة صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتیبت ومنهم تلقیت اجلهم شیخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة المرحوم بکرم الله المنان مولینا السید احمد بن زینی دحلان عن العلامة الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ عبد الرحمن الکزبری والقاضی ارتضا علی الصفوی بسندهم ومنهم العلامة الشیخ احمد ابو الخیر بن الشیخ عبد الله مرداد المکی والمرحوم الشیخ احمد امین العطار المعروف ببیت المال کلاهما عن السید عبد الله کوجک عن الشیخ عابد السندی ومنهم والدی الشیخ محمد فردوس عن مفتی مکة المکرمة الشیخ جمال بن عبد الله عن الشیخ عابد السندی والمحدث الشیخ عبد الله سراج المکی عن الشیخ صالح الفلانی واذنته ایضا ان یجیز عنی کل من سأله فی ذلک بشرطه المعتبر عند اهل الاثر علی العموم والخصوص من کل معقول ومنصوص راجیا منه ان لا ینسانی واولادی من صالح دعواته فی خلواته وجلواته کما ان ذلک منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه علی ذلک قدیر وبالاجابة جدیر والحمد لله رب العالمین۔

امر برقمه عبد الحمید فردوس خادم العلم والسنة المصطفویة

بالمسجد الحرام فی ۳۰ محرم من عام سنہ ۱۳۲۵ بلغہ اللہ فی الدارین
مرامہ وسددہ واحسن ختامہ امین

عبد الحمید ۱۳۱۰

۲۳ الشیخ الثالث والعشرون العاقل الزکی ۱۲

۲۳ ومن مشائخنا المکیین العالم النحریر الحبر السفیسی
العابد الزاھد مولانا الشیخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی
المکی المقیم بجبل ابی قُبیس دامت برکاتہ کان رحمہ اللہ
تعالی برا تقیا خاشعا متواضعا تارکا للدنیا راغبا فی العقبی معتزلا من
الناس کان یقیم بجبل ابی قُبیس فلما سمعت انہ من العلماء العاملین
والزھاد العارفین لقیتہ بہ فاکرمنی واجازنی اجازۃ عامۃ وکتب
لی الاجازۃ وھو یروی عن الشیخ ابراھیم السقاء والشیخ محمد الانبابی
والشیخ احمد الرفاعی وغیرھم من الافاضل الکرام وصورۃ اجازتہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ
وصحبہ وسلم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فاقول وانا الفقیر الحقیر الحقیق
بان اُجاز علی فرض کونی من اھل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز

حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن

محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام

للخواص بما تجوز وتصح رواية ودراية - وليس لي من هذه

الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من

اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء

والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك

لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك - واسأل

حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه - واوصيه واياي بتقوى الله

تعالى فانها خير زاد - ليوم المعاد - وصلى الله على سيدنا محمد

خاتم النبيين - وعلى آله وصحبه اجمعين - حرر بمكة المكرمة يوم

الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

ومن[٢٤] مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة

الشيخ احمد[٥] بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام

فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

الرابع والعشرون

[٥] وللشيخ تاليفات جليلة - منها عقد الثمين ونشر الهدى للمؤمنين في فضائل سيد المرسلين و[illegible] الأئمة في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيرها ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي عن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني

الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي

محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو

يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد

ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد

العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل

المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وعلى اله

وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب الاجل

ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم

المدراسي الحيدرابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما

تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله

تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان

ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى

الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوی المالکی
الحمزاوی ومشائخه معروفون شهیرون ومولانا المرحوم الشیخ
محمد بن احمد مراد الدمیاطی الشافعی المدرس بالمسجد الحرام
والشیخ عبد الغنی الرافعی الحنفی الطرابلسی والقاضی یحیی بن احمد
المجاهد الیمنی عن والده عن القاضی محمد بن علی الشوکانی
ومنهم الشیخ احمد بن احمد المغربی التونسی وهو عن شیخه احمد
ابن الحاج بن المهدی وهو عن شیخه الولی الکامل المحدث
محمد بن علی بن السنوسی عن شیخه ابی سلیمان عبد الحفیظ بن
محمد العجیمی المکی مفتی مکة وقاضیها عن شیخه الشیخ محمد طاهر
سنبل الحنفی المکی المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشیخ عبد الهادی
بما تجوز لی اجازته من سائر مرویاتی واجزته بتالیف الفقیر
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل ۔
وان لا ینسانی من دعاء الخیر ۔ وصلی الله علی سیدنا محمد وآله
وسلم ۔ نعم واجزته بقلمی ونقلته بفمی وکتبته بیدی الفقیر احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ - (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین - ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون - ستذکر اسماءهم العلیة - مع اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی کل بکرة وعشیة -

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

فمنهم[٢٥] عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة - المجتهد المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی عبد الجلیل[١] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

[١] شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - ببلدة فاس الشهیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا حصر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقنها السامعون ویبادر الی استقصائها الاکثرون ولقد کنت ممن حضر مجالسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادی ویجلسون علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وقصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواهر الحدیث فتری العبرة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بجماله ینادیه والحاصل انه وحید الدهر کما قیل شعرا - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وترحل تیما

٢٠٨ (بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة)

ابن عبد السلام الشهير ببَرَّاده المسند الذی عمت البلاد
فیوضاته ودامت علینا برکاته۔ حضرت فی بعض دروسه
وسمعت بقراءة حِبّی فی الله الحافظ الشیخ عبد الله بن محمد غازی المکی دام
فیضه الملکی۔ علیه مسلسلات ابن عقیلة تمامها وحدثنی بالحدیث المسلسل

بقیة الحاشیة السابقة۔ (٢٠٧) فی حجر بعض اهل البیوت والده فی مهد العز والکمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لکتاب الله تعالی اخذ فی تعلم العلوم النافعة
علی ید اکابر حُذاق وقته ممن اجتمع بهم فی کل عصر۔ منهم العلامة الشیخ صالح التونسی الکبیر
والشیخ محمد العلوشی الطرابلسی المالکی الشهیر مجاور المدینة المنورة والشیخ یوسف
الصاوی المالکی والشیخ یوسف الغزی الحنفی والشیخ محمد الحلبی والشیخ عبد الغنی الدمیاطی
الشافعی عن الشرقاوی والامیر الکبیر ومنهم الشیخ احمد الشهیر بالسائس والشیخ عبد الغنی
المحدث النقشبندی والمعمر مفتی المدینة المنورة السید اسمعیل ابن السید زین العابدین
البرزنجی الشافعی وهو عن الشیخ صالح الفلانی ودخل فی عموم اجازة الشیخ عابد السندی کان
الشیخ عابد یفتخر به ویقول اعلی سند عندی سند شیخنا الشیخ صالح الفلانی ومن مشائخه
ایضا الشیخ محمد علیش المالکی والشیخ المعمر منة الله المالکی الازهری وهو عن الشیخ الامیر
الکبیر۔ ومولینا السید مصطفی الذهبی الشافعی الازهری والشیخ ابراهیم السقا وهو عن الشیخ
ثعیلب عن الشهاب الملوی والشهاب الجوهری۔ والشیخ محمد الله منهوری الازهری والشیخ
المبلط وهو عن الشنوانی وغیر هؤلاء من اکابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالی آمین
ومن اکثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازنی رحمه الله تعالی مشافهة اجازة عامة
بجمیع مرویاته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لی ورقم علیه بخطه۔ وله بالمدینة انجال نجباء اکبرهم الافندی حسین براده ومنهم
علاء الدین وسعد الدین ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فی الجمیع البرکة وقد
هرعت الیه الافاضل وتلقوا عنه لانه برکة الوقت منهم الشیخ العلامة احمد الحضراوی
والشیخ محمد العمری والافندی ابراهیم اسکوبی ولد شیخه وغیرهم نفعنا الله به ولعلومه
آمین۔ وقد انشدت فی مدحه قصیدة بالفارسیة حین اقامتی بمکة المکرمة وقرأتها علیه
ببیته وکان رحمه الله تعالی ماهرا بالفارسی فدعا لی بالبرکة والخیریة فی الدارین وها انا انقلها

(بقیة الحاشیة فی الصفحة الآتیة)

بالاولیۃ وصافحنی وشابکنی واضافنی علی الاسودین ولقننی الذکر وناولنی السبحۃ والبسنی الخرقۃ وقال لی انا احبک فقل اللّٰہم اعنی الخ وسمعت منہ سورۃ الصف واول سورۃ النحل وقرأت علیہ سورۃ الفاتحۃ و واجازنی بسائر مرویاتہ وکتب لی اجازۃ وزینہا فی الاخر بختمہ وھو اخذ عن العلامۃ الشیخ عبد الغنی ابن ابی سعید المدنی وعن الشیخ

(بقیۃ الحاشیۃ) لمذاق الماھرین بالفارسی وھی ھذا - نظم بے نظم - درمدح شمع اہل بزم - سخن سنج - درک علم را گنج - اختر برج علوم نقلیہ - گوہر درج فنون عقلیہ - مصدر بوارق معانی - مظہر شوارق فیض ربانی - مطلع التحقیق والدرایہ - ینبوع الحکم والروایہ - المحلّی بالمحاسن الغالیہ - والمجلّی بالاسانید العالیہ - مطلع الاشعار - مجمع الانوار - نادرۃ زمانہ - عمدۃ ادانہ - ادیب عصرہ - محدث دہرہ - الفاضل النبیل - حری بالتکریم والتبجیل - مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ لفیوضاتہ آمین - نتیجۂ طبع کمترین - بندۂ عقیدت گزین - خاکروب عتبۂ تقدس تبہ کہترین خدام - غلام ناکام - ابوسعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدر آبادی کان اللّٰہ ذی الایادی - فی التواب والمبادی المتخلص بہ سکیں -

باسمک یا الٰہنا العلام
پس درود ہست بر صفا غلام
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم
آمدم پیش مکۂ اطہر
پس انا بجلہ عالم ذی شان
اختر برج اتقا ربیشک
اسم سامی آں بزرگ نشاں
نام پاکش معظم است چناں
نے غلط گفتم اے محب ودود
شیخ عبد الجلیل برادہ
خودم و نسبتے کلاں دارم

والصلوۃ علے رسول انام
نیز بر آل و تابعین کرام
لیک فضلش بود بوجہ اتم
باز رفتم مدینۂ انور
صاحب خلق و منبع احسان
گوہر درج اتقا بیشک
بس جلیل و عظیم ہست عیاں
کہ بوقت نوشتنش ایماں
بلکہ خامہ سرش نہد مسجود
عارف و زاہد و ہند آگہ
ذرۂ آفتاب تابانم

لایق حمد ہست رب جلیل
شکر حق بیشمار نتواں کرد
راہ طیبہ دراہ بیت امیں
پس بہر دو مقام پُر انوار
مخزن علم و مطلع اشعار
زینت جمع و مصدر اعطا
ذکر اسمش کنایۃً کردم
دست خامہ و خامہ کا غذرا
ور بخواہی صراحۃً بنگر
نادر عصر و فاضل دوراں
ہمہ اولادِ نیک و احبابش

قابل نعت مہبط جبریل
کہ من بے شمار احساں کرد
کرد آساں تر بریں سکیں
یافتم فیض عالمان کبار
معدن حلم و مجمع ابرار
شمع بزم لیاقت و الطاف
کہ ادب ہست نیک و مرغوب
سید بوسد اے سخن آرا
نام آں فاضل کرم گستر
فن شعر و ادب از و نازاں
ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منۃ اللہ المالکی الازہری وعن مفتی المالکیۃ الشیخ محمد علیش عن شیخہ محمد الامیر الصغیر عن والدہ الشیخ محمد الامیر الکبیر واما اسماء باقی اشیاخہ فلتطلب فی الحاشیۃ۔ وھذہ صورۃ الاجازۃ التی رقمہا لی شیخنا الشیخ محمد عبد الجلیل برادہ المدنی دام فیضہ وھی بخط نجل لہ اعنی الشیخ العلامۃ سعد الدین برادہ کما اخبرنی بذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالی حمدا متصل الاعانۃ بالامداد۔ موصول العنایۃ بالاسعاف والاسعاد۔ متکفلا بحصول المراد من علو الاسناد۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر اوشاں دراز گرداناد
ہر یکی در علوم وفضل وکمال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر
از تلامیذ عابد سندی
نیز مفتی محدث بے قیل
احمد ازہری گرامی یک
ایں مکرم بغیر شبہ ونکیر
ذکر اوشاں طوال خواہد بود
دست بردار وکن دعا اشغال
حاصل آید ترا ہمہ مقصود
نہ مرا شعر آید ونہ بیاں
بلدۂ پاک ومحترم اندر
ختم تحریر شد بماہ صفر

حق تعالے بحق نون وصاد
لائق وفائق اند با اجلال
شیخ ما را شیوخ اند کثیر
بود یک شیخ دہلوی ہندی
بود در طیبہ سید اسمٰعیل
منۃ اللہ مشتہر بیشک
پس روایت کند ز میر کبیر
سامعیں را ملال خواہد بود
کای خدای قدیر وے متعال
آرزوی دلش برآید زود
جاہلم بے شعور وہیچداں
یعنی مکہ مبارک واطہر
بود تاریخ بیجدہم اشہر

راست خواہی اگر ز من ای جاں
در فنون کثیر کامل اند
ہر یکے نادر زمانہ بود
نام او بود شیخ عبد غنی
نادر عصر بود لا ثانی
بود علامۂ زمان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد
شیخ ما را ز عیب کن یاری
خیر خواہش مدام شادان باد
چہ عجب از توجہ شیخم
سال ہجری ہزار وسہصد بود (۱۳۰۰)
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام

اوست قمر ونجوم فرزنداں
در عبادت مدام شاغل اند
فاضل ونامی یگانہ بود
مشتہر با محدث مدنی
شیخ آں صالح است غلانی
نیز نہماے اداں خود
وز طوالت بسے حذر کردم
از غلام ذلیل کے گردد
دار دائم فیوض اوجاری
دشمنش را مدام خسراں باد
کہ قبول ورسے اشعر نظم
بیست وپنج ہم براں افزود (۲۵)
خواندہ بر نبی صلوۃ وسلام

والصلوة والسلام على قمر التمام ـ ومصباح الظلام ـ معلم الخير والحاث عليه ـ وناهج منهج البر والهادى اليه ـ وعلى آله سفينة النجاة ـ و اصحابه نجوم الهداية الهداة ـ وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم مألوفة ـ وطريقة بين العلماء معروفة ـ يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق الكريمة ـ واصحاب النية الشريفة السليمة ـ حرصا على ما فيها من البركة والخير ـ ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر ـ بادر لذلك الرجل الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة ـ والمزايا الطيبة المستحسنة حرىٌّ بان تجاب دعوته ـ وتحصل له مما أمّل رغبته ـ فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور بكل ما وصل الىّ ـ واتصلت روايته لدىّ ـ مما اجازنى به مشائخى الاعلام وهو محرر فى اثباتهم ـ واجازاتهم وافاداتهم ـ وهم جم غفير وعددهم كثير ـ الا انى اقتصر على المشاهير ـ فمنهم شيخنا العلامة مفتى المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه ثبته المسمى بقطف الثمر. ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه الحافل ومنهم سيد الزهاد. وسند العباد. شيخ الطريقة. و امام الحقيقة. افقه من رائيت من العلماء. واتقى من شاهدت في زماننا من العظماء. مولانا الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد النقشبندي المجددي عن شيخه امام الحديث في عصره. واوحد العلماء في دهره مولانا الشيخ محمد عابد السندي عن شيخه الشيخ صالح الفلاني السالف ذكره وعن باقي مشائخه العظام المذكورين في ثبته المعروف بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم. ولي غير هؤلاء شيوخ كبار واساتذة عظام لهم اخطار. استيفاء ذكرهم يطول. وهذا القدر كاف في حصول المأمول. اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج الهدى المتبعين لسنة المصطفى. وقد اجزت بما سلف بيانه و تقدم شرحه وتبيانه. بالشرط المعروف بين المشائخ في التحري

فی الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاینسانی واولادی فی خلواته وجلواته من صالح دعواته. سلک الله بنا و به طریق الهدی وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردی بمنه وکرمه وکان ذلک فی الیوم العاشر من ذی القعدة الحرام سنة الف وثلاثمائة واربعة وعشرین من الهجرة النبویة وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا

آمر بکتبه الفقیر الیه سبحانه عبد الجلیل بن عبد السلام برّاده المدنی عفی عنه بمکة المشرفة

(عبد الجلیل ۱۲۹٤)

وقد حضرت عنده بولدی محمد عبد المجیب جعله الله تعالی من العلماء العاملین وطلبت منه الاجازة له ایضا فاجازه بجمیع ما تجوز له الروایة وکتب له بخطه المبارک ما نصه بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین وصلی الله وسلم علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین وبعد فیقول الفقیر الیه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم عبد الجلیل بن عبد السلام براده المدنی عفا الله عنه وغفر له ولوالدیه قد حضر عندی الاخ الفاضل والنبیل الکامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرابادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقاً لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكر احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجياً من الله سبحانه تعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والده ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه

الشيخ السادس والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين[٢٦] (عبد الجليل ١٢٩٤)
مولانا العلامة القدوة
الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا
الشيخ عبد الله[١] بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[١] حاشية في الصفحة الآتية -

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالأولية حين قدم مكة المكرمة قاصداً الحج ١٢

ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بَلّوا امام الحنابلة بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبدالله حميد وغيرهم من العلماء المكيين ١٨ من شهر ذي الحجة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا هذا قد لازم الشيخ عبدالرحيم النفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبدالرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية الصفحة السابقة) ولد رحمه الله سنة ۱۲۴۶ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه وهو بالمدينة المنورة ثم في اخر سنة ۱۳۱۹ توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى ان دخلت سنة ۱۳۲۰ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الاوطان بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة وركب البابور وبعد ان اقام بها يومين ووصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ۱۳۲۴ ورجع الى المدينة وكان ملازما بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

عبدالله الغازي وغيرهما من علماء العرب الذين رحمة الله عليهم اجمعين

وكتب لى الاجازة ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم - باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم - بجوامع الكلم و
بدائع الحكم - ارسله للناس بشيرا ونذيرا - وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا - صلى الله وسلم عليه وعلى اله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا - اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة - وقد تشرفت به من قبلنا الائمة - سألني
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الهادى
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرابادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية - المروى عن
سيد العالمين وخير البريه - وهو قوله صلى الله عليه وسلم الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك - ولا لسلوك هاتيك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر
عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم
المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لا ينساني
من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين
والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

الشيخ السابع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفوائد
الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير
بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في
حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله
السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به
ونفعنا بعلومه امين - سمعت منه الحديث المسلسل
لما قدم مكة المكرمة حاجا للبيت الامين ١٢
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى
ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ ودنا ولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذکر فیہ اسانید مشائخہ الکرام فاجازنی بمرویاتہ کلھا عن ھؤلاء

الاعلام وھو اخذ عن کثیرین منھم الشیخ عبد الغنی المدنی وسندہ

مشہور ومذکور مرارا ومنھم الشیخ عبد الحمید الشروانی الداغستانی

عن مشائخ اجلاء منھم الشیخ ابراھیم الباجوری عن الشیخ عبد اللہ

ابن حجازی الشرقاوی ومحمد بن محمد الامیر الکبیر عن مشائخھما المذکورین

فی ثبتیھما ومنھم الشیخ السید یوسف بن السید عثمان الحزبوتی

عن الشیخ محمد فتح اللہ بن عمر ابن محمد سمید س عن الشیخ محمد الامیر

الکبیر ومنھم الشیخ سرور بن محمد الزواوی الدمنھوری عن السید

حسن بن السید درویش القویسنی عن الامیر الکبیر وعن الشیخ

داؤد القلعاوی والشیخ سلیمان البجیرمی والشیخ عبد اللہ الشرقاوی

والشیخ سلیمان الجمل والشیخ محمد الشنوانی والشیخ احمد یونس

والشیخ عبد الرحمن البحراوی والشیخ محمد الصبان والشیخ عمر الدیربی

والشیخ علی الحفناوی والشیخ سلیمان البخاتی والشیخ محمد الدسوقی

والشیخ محمد العقاد والشیخ محمد الطحلاوی والشیخ الدردیر والشیخ

عبد العلیم الفیومی والشیخ محمد بن عبد الرحمن التلمسانی واخذ ایضا

الشيخ سرور الزواوي المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجي عن شيوخه ومنهم
الامير الكبير واخذ ايضاً عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود
الجزائری عن علی بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم
الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد
صالح البخاری عن الشيخ رفيع الدين القندهاری عن الشيخ محمد
ابن عبد الله المغربی عن الشيخ عبد الله بن سالم البصری وكذلك
اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعی تلميذ الامير
الكبير وعن الشيخ محمد الخضری واخذ ايضاً عن عبد المولی بن
عبد الله المغربی الطرابلسی بروايته عن الطحطاوی ومحمد الكزبری
عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ علی الخفاجی عن
محمد الصبان عن شيوخه ويروی شيخ شيخنا ابو خضير المذكور
الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخاری عن الشيخ ابی
حفص عمر بن مكی بن معطی التادلی عن القاضی ابی محمد شمهورش
الجنی صاحب رسول الله صلی الله عليه وسلم ورضی عنه وعن مولفی
الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة القماش ابن الحاج ابراهيم

شمهورش

المتبولی الدمیاطی وهو اخذ عن الشیخ ابراهیم الباجوری و مصطفی
البلتانی و مصطفی الذهبی و احمد منة الله المالکی و احمد المرصفی و
احمد صالح السباعی عن الامیر الکبیر و عبد الله الشرقاوی و محمد
الشنوانی و محمد المهدی و منهم الشیخ احمد بن محمد المعافی
الضحوی عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاکش عن السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل عن شیوخه و منهم الشیخ محمد بن محمد العرب
الکبیر عن شیوخه منهم الشیخ احمد الدمهوجی والشیخ محمد فتح الله
سمیدیس کلاهما عن الامیر الکبیر و منهم الشیخ محمد بن محمد الخانی
النقشبندی عن شیوخه منهم الشیخ عثمان الدمیاطی والشیخ
مصطفی المبلط والشیخ ابراهیم السقا والشیخ التمیمی التونسی
کلهم عن الامیر الکبیر و اخذ الخانی ایضا عن الشیخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن شیوخه و اخذ الخانی ایضا
عن السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ خالد النقشبندی عن شیوخه
و عن الشیخ صالح الفلانی عن شیوخه المذکورین فی ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم حمد المن انار طرق الشرع

بالاسناد والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد وعلی جمیع الانبیاء
والتابعین لهم الی یوم المعاد اما بعد فیقول العبد الفقیر محمد امین
ابن العارف بالله السید احمد ابن العلامة السید رضوان لمّا
کان العلم اشرف بضاعة۔ وقد احکمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعه۔ طلب منی ان اجیز بجمیع مرویاتی الفاضل الکامل
الشیخ محمد عبد الهادی ابن الشیخ محمد عبد الکریم المدراسی
الحیدرآبادی فاجبته الی ذلک بلغه الله تعالی اسنی المطالب
فقلت اجزت المذکور وذریته بجمیع مرویاتی کما قد اجازنی
مشائخی العظام رحمهم الله الجمیع ونفعنا بهم آمین۔ واوصی
المجاز المذکور ونفسی بتقوی الله تعالی والاخلاص فی القول
والفعل والعمل وان یدعو لی ولوالدی ولذریتی بالخیر وغفران
الزلل وحسبنا الله وکفی۔ وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ وصلی الله
علی سیدنا محمد وعلی جمیع الانبیاء والتابعین بهم الی یوم الدین
والحمد لله رب العٰلمین۔ الحقیر محمد امین ابن العارف
بالله السید احمد ابن العلامة السید رضوان

المدرس وشيخ الدلائل في المسجد النبوي عفى الله عنه

١٨ ذي الحجة سنه ١٣٢٢

٢٨ ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة

الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوي السيد

محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد

عبد الرحمن المغربي المدني نفعنا الله به آمين

سمعت بقراءة الغير عليه نبذا من صحيح البخاري والحزب الاعظم

وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازني بهما وبما في كتب الصحاح

وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروي عن العلامة المحدث

نور الدين ابي الانوار السيد محمد علي ظاهر الوتري البغدادي الاصل

المدني الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين

ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروي ايضا عن العلامة السيد عبد القادر

ابن احمد الطرابلسي المدني عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ

عبد الغني المدني وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عبادہ الذین اصطفیٰ - ولقد قد اجزت اخانا الحاج عبد الهادی
بقراءة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصيدة البردہ كما اجازنی
بذلك جملة من مشائخ نفعنا الله تعالیٰ بهم اجمعين - قال بلسانه
ورقم ببنانه الفقير محمد سعيد بن السيد محمد المغربی
شيخ الدلائل - حصل ذلك منی ونحن فی المسجد النبوی
فی ۱۲ صفر الخير سنه ۱۳۲۲ وصلی الله علی سيدنا محمد وآله وسلم

(مهر: محمد سعید المغربی شیخ الدلائل)

(۲۹) الشیخ محمد الخضر الشنقیطی — ۲۹

ومن مشائخنا المدنيين الجامع بين المعقول
والمنقول والحاوی لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شيخ الحرمين الشريفين
الشيخ محمد الخضر بن مايابی المالكی الشنقيطی منشأ
المدنی مهاجرا وقرارا دام الله فيوضه سمعت
منه[1] الحديث المسلسل بالاولية وجملة صالحة من شمائل الترمذی

---

[1] وهذا لما كان نازلا ببيت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشيخ عبد الباسط خان صوبه دار ابن مولانا المرحوم باقوخان الوكيل الحيدرآبادی سنة اربعين وثلثمائة والف وكان دام فيضه العالی متبحرا فی العلوم كلها وكاملا فی الفنون جلها حافظا للحديث والتفسير محدثا ليس له نظير - ما رأيت مثله بعد شيخی الشيخ شعيب المحدث المكی المغربی اقام الشيخ الشنقيطی بحيدرآباد مدة قليلة وعين له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان عليخان خلد الله ملكه واعداء الله ودار ثم رجع الی المدينة المنورة علی من نورها الصلوة والسلام

وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم فى اجازته وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة فى العلوم الشرعية وعلوم الشرع
الحمد لله العلى العظيم ـ والصلوة والسلام على النبى الكريم ـ وعلى اله واصحابه
اولى الفضل العميم ـ هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة
وسنة من سنن سيد المرسلين ـ وقاعدة من قواعد اهل الصلاح
والدين ـ وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين
فى معين ـ وطلب منى حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادى
ابن محمد عبد الكريم المدراسى وطنا الحيدرآبادى مسكنا
الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين الدخول فى
اتباع ما دونه من مشائخى الاطهرين ـ اجبته لذلك راجيا حصول
النفع له قائلا انى اجزته فى جميع مسموعاتى من السنة والموطاء
وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوى
والبيضاوى وروح المعانى للآلوسى وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين
والحديث والفقه ام البراهين واضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف
والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقى وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد عليين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه اعيا لى فى خلواته وجلواته. والصلوة
والسلام على من هدينا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ٨ من شوال سنة ١٣٤٠ — خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مایابی الشنقیطی منشا المدنی مہجرا وقراراً
الی هنا قد تم بحمد الله تعالیٰ ذکر مشائخنا المدنیین مع
اسانیدهم واجازاتهم۔ والآن نذکر الاشیاخ غیر
المکیین والمدنیین فمنهم العلامۃ النحریر والفہامۃ
السفسیر الشیخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن عبد الباری
الیمنی ادام الله فیوضاته۔ وهذا الشیخ قد لقیته فی البابور
المسمی بالمجیدی ونحن مودعین لارض مکۃ المقدسۃ وراجعین
الی الهند (حیدرآباد) سنۃ خمسۃ وعشرین وثلثمائۃ والف من
الهجرة النبویۃ الخامس من شهر الربیع الاول۔ سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیۃ۔ فاجازنی به وبسائر مرویاته وکتب لی الاجازۃ
بقلمه وهو یروی عن المشائخ الاعلام کما ستتلی علیکم اسماءهم فی
اجازته۔ **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی
هدانا الی الصراط المستقیم من التمسک بالدین الصحیح والمنهج الحسن
القویم۔ والصلوٰة والسلام علی النبی المبعوث بنفی الضعف والعلل

(حاشیہ: الشیخ الثلاثون)

سه البابور بمعناه السفینۃ وهذا اللفظ بهذا المعنی متداول بین الناس فی العرب ۱۲
عبد الهادی غفر له

عن التوحید۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین شادوا الدین ای تشیید۔

اما بعد فقد طلب منی الولد الفاضل محمد عبد الھادی ابن

محمد عبد الکریم الحیدر ابادی الاجازۃ فی الحدیث المسلسل

بالاولیۃ وغیرہ من کتب الحدیث والتفسیر و سائر الفنون۔ فاقول

امتثالا للمطلوبہ واجابۃ لمرغوبہ وان لم اکن فی الحقیقۃ اھلا لان

اجیز غیری شعر

ولست باھل ان اجاز فکیف ان ٭ اجیز ولکن الحقائق قد تخفی

اجزت المذکور بکل ما صح لی روایتہ ودرایتہ من معقول ومنقول

کما اجازنی بذلک شیخی العلامۃ شیخ الاسلام محمد بن احمد

الاھدل وشیخی العلامۃ شیخ الاسلام سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن

ابن سلیمان الاھدل فالاول یروی عن سیدی شرف الاسلام سیدی

الجد الحسن بن عبد الباری الاھدل والثانی یروی عن

والدہ کلاھما عن السید العلامۃ عبد الرحمن بن سلیمان الاھدل

عن والدہ السید سلیمان بن یحیی بن عمر عن السید العلامۃ احمد

ابن محمد مقبول الاھدل عن السید العلامۃ الحافظ یحیی بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلي والحافظ عبد الله
ابن سالم البصري المكيين - واسانيدهما تتصل بالكوراني والبابلي والشيخ
عيسى الجعفري وغيرهم واخذت عن الشيخ العلامة محمد بن محسن
السبعي الانصاري عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاري عن القاضي العلامة محمد بن علي الشوكاني باسانيده
الحاوي لها ثبت المذكور - هذا ووصيتي للولد المذكور بالتمسك
بالتقوى فانها السبب الاقوى وهي فائدة العلم وثمرته - وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دينه ودنياه امين امين واوصيه ان
لا ينساني من دعوة صالحة وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم كتبه عجلا مجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباري عفا الله عنه سنه ١٣٢٥

(٣١) ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوي للفروع والاصول مولانا الشيخ المحدث
عبد الرزاق البيطار الدمشقي ادام الله افاداته
وهو يروي عن اشياخه الكرام كما ستذكر اسماءهم في صورة

الشيخ الحادي والثلثون

اجازته وهی هذه بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه اجمعین اما بعد فقد اجزت العلامة الواعظ النجیب والفهامة الکامل الاریب الشیخ محمد عبد الهادی المدراسی بکل ما تجوز لی روایته وصحت لی درایته من العلوم لاسیما بالحدیث والتفسیر والفقه والاصول وغیر ذلك اجازة عامة تامة شاملة بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسب ما اجازنی جمع من مشائخی منهم والدی السید حسن البیطار الدمشقی الشافعی عن شیخه الشیخ عبد الرحمٰن الکزبری المحدث وعن شیخه الشیخ حسن العطار الازهری المصری عن العلامة الامیر الکبیر ومن مشائخی الشیخ ابراهیم السقا شیخ الازهر والسید عبد القادر المجاهد الشریف الحسنی واوصیه بالتقوی فی السر والنجوی وان لاینسانی من صالح دعائه فی خلواته وجلواته لاسیما عند حسن الختام والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه اجمعین والحمد لله رب العلمین وحرر فی ۲۳ ذی الحجة الحرام ۱۳۲۵ھ امر برقمه العبد الراجی من ربه لطفه الخفی

عبد الرزاق البيطار (ختم: عبد الرزاق ١٣١٦)

(٣٢) ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا الشيخ القاضي السيد رحمة الله بن القاضي السيد احمد الله الحنفي القادري الرانديري[1] نور الله ضريحه و ادام فيوضاته وهو يروي عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح الظلام وستأتي اسماءهم مع اسانيدهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي اجاز العلماء العاملين على العمل الصحيح اجازه و وعد بوجادة ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث المسجل بين الورى في القديم والحديث صلى الله عليه وسلم وزاده

(في الهامش: الشيخ القاضي رحمة الله)

---

[1] الرانديرِ قصبة معمورة في الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعي الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابي من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابو سعيد محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبته رانديرالعالم الاعز المحترم المولوی الحاج عبدالهادی المدراسی الحیدرابادی ان اجیزله بمر ویاتی فی الحدیث والتفسیر والفقه ومایتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان یروی عنی وان کنت لست اهلا لذلك ولا ممن یخوض فی تلك المسالك ولکن تشبها بالائمة الاعلام السابقین الکرام له شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننی	ارجوا التشبه بالذین اجازوا
السالکین الی الحقیقة منهجا	سبقوا الی غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوی الحاج عبدالهادی المدراسی الحیدرابادی بجمیع مرویاتی ومسموعاتی وبکل ماتجوز لی روایته ولتصح لی درایته من علم التفسیر والحدیث واصوله کما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا علی مشائخی الاجلاء الاعلام والسادة الکرام فاروی الامهات الست وغیرها من کتب التفسیر والحدیث عن شیخنا العلامة الشیخ حسین بن محسن الانصاری وهو عن شیخه العلامة ذی المنهج الاعدل السید حسن

ابن عبد الباری الاہدل والشریف الہمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامۃ الحجۃ احمد بن الامام الحافظ الربانی محمد بن علی الشوکانی کلہم عن السید العلامۃ وجیہ الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الاہدل الزبیدی الیمنی عن والدہ العلامۃ نفیس الدین سلیمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الاہدل عن العلامۃ احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد اللہ البصری الی آخر سندہما ح وبروایۃ السید العلامۃ احمد ابن محمد شریف الاہدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد اللہ بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخہما العلامۃ الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی وأروی عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامۃ احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاہما عن والد الثانی وہو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخہ العلامۃ السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامۃ الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامۃ سالم بن عبد اللہ البصری عن والدہ عبد اللہ بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

الی اخر سندہ - واما صحیح البخاری فاروبہ بالاسانید المذکورۃ الی الحافظ ابن حجر عن شیخہ زین الحفاظ ابی الفضل عبد الرحیم العراقی عن الامام الحجۃ احمد بن ابی طالب الحجار عن الامام ابی عبد اللہ الحسین بن المبارک الزبیدی عن الحافظ عبد الاول بن عیسی السجزی الہروی

صحیح البخاری

واما صحیح الامام مسلم فاروبہ بالاسانید السابقۃ الی ابن حجر العسقلانی عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسی عن ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن المؤید بن محمد الطوسی عن فقیہ الحرم ابی عبد اللہ محمد بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی بضم الجیم بلا خلاف نسبۃ لسکۃ الجلود بین نیسابور الدراسۃ عن ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان عن مؤلفہ الا ثلاثۃ فوائت فی ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراہیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ وقد غفل اکثر الرواۃ عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازتہم وفہارسہم بل یقولون فی جمیع الکتاب اخبرنا ابراہیم بن محمد بن سفیان قال اخبرنا

صحیح مسلم

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالى وقد نبّه و
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیهما ط **واما** سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانید السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الی
ابن حجر الخ **واما** سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه
وبسنده الی المؤلف **واما** سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة
القزوینی فبالاسانید السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
واما موطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف **واما** مسند الامام الدارمی رحمه الله
فبالاسانید السابقة الی ابن حجر الی اخر السند **واما** النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقی الاحکام لابن تیمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر
الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

سنن ابی داؤد
جامع الترمذی
سنن النسائی
سنن ابن ماجه
موطاء
مسند دارمی
النخبہ
المنتقی

ابن احمد الكوكباني عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلي المكي بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابي القاسم بن محمد الحراني المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزي فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردي المدني بسنده المار الى مؤلفها واما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمي والسيد حسن بن عبد الباري الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
واما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزري فبالسند
السابق في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابي العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبي عن الحافظ محمد الجزري
مؤلفها واما شفاء القاضي عياض فبالسند السابق ايضا في تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبي عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوي

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير
فاول ذلك تفسير الجلالين فاروى ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين على الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور على القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القران ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين
البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

تفسير الجلالين

تفسير البيضاوي

الخطیب کمال الدین ابی عمران موسیٰ بن محمد الضجاعی عن شیخ الاسلام
القاضی ابی الطاہر مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزابادی
عن الاستاذ عبد اللہ بن محمود الاصفہانی ثم الشیرازی عن مؤلفہ
القاضی البیضاوی واما تفسیر الامام الحافظ محی السنۃ البغوی
قال شیخی فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر قراءۃ لاولہ واجازۃ
لباقیہ عن شیخہ العلامۃ عبد الرحمن ابن سلیمان مقبول الاہدل
عن والدہ العلامۃ سلیمان بن یحییٰ مقبول الاہدل عن العلامۃ
احمد بن محمد شریف الاہدل عن العلامۃ احمد بن محمد النخلی المکی
عن العلامۃ الشمس محمد البابلی عن العلامۃ ابراہیم الحلبی عن
العلامۃ محمد بن احمد الرملی المصری عن القاضی زکریا عن
العلامۃ عبد الرحیم ابن الفرات عن العلامۃ ابی حفص عمر بن
الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن مؤلفہ واما الترغیب
والترہیب للحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری فبالاسناد
السابق فی ابی داؤد الی الحافظ ابن حجر عن ابی علی المطرزی
عن یوسف بن علی الحنفی عن مؤلفہا وأروی جمیع ما ذکر ایضا

تفسیر البغوی

الترغیب والترہیب

عن شیخی وسندی العلامۃ الشیخ حسن بن محسن الانصاری فھو عن
شیخہ الشریف محمد بن ناصر الحازمی عن العلامۃ محمد عابد ولہ ثبت
کبیر جامع للکثیر من کتب التفسیر والحدیث وغیر ذلک اسمہ حصر
الشارد وکذلک اتحاف الاکابر فی اسناد الدفاتر للعلامۃ الشوکانی
فان الثبتین المذکورین قد جمعا کثیرا من اسانید کتب الحدیث
وغیرہ وانی ارویھما عن شیخی العلامۃ حسین بن محسن الانصاری
وھو عن شیخہ الشریف محمد بن ناصر عن کل واحد من المؤلفین
المذکورین فقد اجزت للعلامۃ المولوی الحاج محمد عبد الھادی
المدراسی بکل ما تجوز لی روایتہ وتصح عنی درایتہ من علم
الحدیث وغیرہ اجازۃ شاملۃ عامۃ ـ واوصیہ بمراجعۃ الکتب
المؤلفۃ فی اسماء الرجال والکتب المصنفۃ فی ضبط الالفاظ المشکلۃ
فی متون الاحادیث وایضاح معانیھا وشرح الامھات الست
لاسیما فتح الباری وتامل معانی الاحادیث والتعبیر عن کل لفظ بمدلولہ
العربی واوصیہ بتقوی اللہ فی السر والعلن والمواقبۃ للہ فیما ظھر
وبطن ـ ومتابعۃ السنن والحیاء من اللہ وحسن الظن باللہ و

بعباد الله - وان لا یغفل عن ذکر الله المطلق وتلاوة کتابه وتدبر
معانیه والمجاهدة بحسب الوسع فیما یقربه الی الله عز وجل وان
لا ینسانی ووالدی واولادی ومشائخی وجمیع المسلمین من دعائه
فی حیاتی وبعد موتی ووفقنا الله وایاه لما یرضاه وسلک بنا وبه
طریق النجاة اللهم اجعلنا وایاه من العلماء العاملین والفقهاء
المحققین وارزقنا وایاه خیر الدنیا والاخرة یا ارحم الراحمین
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه وسلم مؤرخة یوم
الاثنین ۱۶ شهر ذی القعدة ۱۳۳۱ من الهجرة النبویة علی صاحبها
افضل الصلوة وازکی التسلیم والتحیة حرره ببنانه وقاله
بلسانه المجیز الفقیر الحقیر عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضی
رحمة الله ابن القاضی السید احمد الله القادری نسبا
والحنفی مذهبا والراندیری متوطنا عفی عنه وعن والدیه وعن
مشائخه وعن جمیع المسلمین والمسلمات آمین یا رب العلمین

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم

عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد على مرتضى

الرفاعى السيوطى المصرى الكانجرودى المالكى المعمر

خمس وتسعين سنہ ۹۵ نفعنا الله بعلومه وبركاته -

ولد بسيوط سنہ ۱۲۳۳ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ

فى شهر محرم يوم الخميس (۱۱) ساعة من النهار ۱۲

الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكرى وعن العلامة الشيخ

ابراهيم الباجورى وهو عن الشيخ محمد الفضالى عن الشيخ عبد الله

الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير -

فاجازنى بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لى الاجازة

بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده

والصلوة والسلام على من لا نبى بعده - ولما سألنى اخى وعزيزى

وقرة عينى الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل

محمد عبد الهادى فى اجازة فانى اجبته واجزت له بما اجازنى

مشائخى فى الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجورى رحمة الله عليه

ونفعنى بعلومه والشيخ مصطفى البكرى شيخ الاسلام بالجامع الازهر

ع الكانجرودى بليدة متصل المنفلوط من مضافات كوشتين الثالثة والاية مليبار من مالك مدراس ۱۲ محمد عبد الهادى عفى الله له

وغیرهما۔ السید علی مرتضی فی التاریخ الرابع من شهر ربیع الاول ۱۳۰۵ھ

ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم

والفنون المحدث المفسر مولانا وشیخنا ابو محمد عبد الحق[1]

ابن محمد امیر الحقانی الحنفی الدهلوی دامت برکاته

وفیوضاته وهو یروی عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة

الفهامة مولانا السید عالم علی المراد آبادی وهو من اجل تلامیذ

العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوی وهو یروی عن مولانا

عبد العزیز المحدث الدهلوی وهو عن ابیه وسنده مشهور فاجاز نی

بمرویاته فی الحدیث والتفسیر والفقه وما یتعلق بالعلوم الدینیة

والحقائق الیقینیة وکتب لی الاجازة بخطه الشریف وزینها

بختمه المنیف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم ط

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین

ف: توفی ۱۳۳۶ھ وعمره ... (illegible marginal note)

اخذ عنه مولانا السید حسن شاه المحدث الرامفوری وغیره ۱۲ عبد الهادی

[1] له صاحب التصانیف الکثیرة والتآلیف المفیدة الشهیرة منها کتاب عقائد الاسلام المقبول بین الاعلام ومنها تفسیر القرآن المسمی بفتح المنان فی تسع مجلدات کبار المعروف بتفسیر الحقانی المتداول بین الخاص والعام سلک فیه مسالک التحقیق والدرایة باسلوب لطیف وافاد افادة تامة واتی باحسن ما امکن له جزاه الله تعالی عنا ونفع به المسلمین وکان رحمه الله تعالی مناظرا شهیرا وذا خلق حسن۔ قد حضرت عنده فی بیته بالدهلی ۱۳۲۵ھ ۱۲
عبد الهادی غفر له

كله وكفى بالله شهيدا - محمد رسول الله والذين معه اشداء على
الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا
اللهم صل وسلم عليه وآله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا
اما بعد فقد سألني الاخ في الله الاعز المحترم المولوي
الحاج عبد الهادي الهندي المدراسي ان اجيز له بروايتي
في الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق
اليقينية مما استفدت من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت
له ان يروي عني فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصا
ما الهمني ربي في تفسيراتي فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات
والترهات في الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح
بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة في
سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه - ونوق الروايات
مخطومة بين يديه - واجزت له ما افادني شيوخي من الاعمال
المفيدة - وشيوخي كثيرة - منهم العالم الفاضل الكامل السيد
السند السيد عالم على المرادابادي وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة۔ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ۔ ۱۸ جمادی الاولی
سنه ۱۳۲۸

(۳۵) ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر وفرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلاته المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنه ۱۳۴۲ ببلدة حیدرآباد

الدکن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو یروی عن العلماء
الاعلام منهم شیخنا وشیخه الشیخ السید محمد امین رضوان
والشیخ السید علی ظاهر الوتری المدنیان وقد مر ذکرهما سابقا

شیخ السادس والثلثون

۳۶ ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطیر
والفهامة السفسیر مولانا المحدث الشیخ عبد المؤمن
ابن المنشی فهیم الدین المیرٹهی عمت البلاد فیوضاته
قد حدثنی بالحدیث المسلسل بالاولیة ببلدة میرٹهه ۲ جماد الاولی
شنه ۱۳۲۸ - وهو یروی عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادی
وکذلك اجازنی بجمیع مرویاته من کتب الصحاح وغیرها من
کتب الحدیث ومن کتب الاوراد کدلائل الخیرات وحزب البحر
عن مولانا المراد آبادی المذکور وهو عن عبد العزیز المحدث
الدهلوی لسنده المشهور - واجازنی بحدیث الجن وهو
من قتل فی غیر زیه فدمه هدر ولهذا الحدیث
قصة مشهورة وعلی السنة اهل العلم مذکورة من قتل الشاه
اهل الله حیة کان جنیا واحضار الجن ایاه بین قاضیهم وحکم

القاضی الجنی الصحابی المعمر رضی اللہ تعالی عنہ بہذا الحدیث

یرویہ شیخنا عن مولانا السید احمد الدہلوی عن خالہ السید محبوب علی

الدہلوی عن مولانا عبد العزیز الدہلوی عن مولانا ولی اللہ الدہلوی

عن الشاہ اہل اللہ الدہلوی عن شمہورش القاضی الجنی رضی اللہ تعالی عنہ

ومنہم العلامۃ القدوۃ الفہامۃ حاوی الفواضل

الشیخ الواصل مولانا وشیخنا السید محمد گل بن السید جان

الکابلی المرادابادی المدرس بالمدرسۃ الامدادیہ

بمراد آباد۔ لقیتہ بہا فی شہور ۱۳۲۸ ثمانی وعشرین وثلثمائۃ

والف واخذت عنہ الاجازۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ

وغیرہا من العلوم الدینیۃ۔ وقد ناولنی ثبتہ المفید المسمی

باصح الاسانید واجازنی بجمیع ما فیہ من مرویاتہ وہو اخذ

عن عمدۃ الزمان مولانا المحدث السید محمد المکی الکتبی الخطیب

والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السید محمد الکتبی

ابن مفتی البلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن شیخہ ووالدہ

السید محمد الکتبی الخطیب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والدہ مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخہ السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخہ منهم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخہ علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریۃ السید علی الشهیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاهین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاهما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وهما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شهاب الدین احمد بن یونس
الشهیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنہ عن
المحقق الکمال بن الهمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الهدایہ
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الهدایہ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامۃ الکردری
عن برهان الدین صاحب الهدایہ عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسی عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله السبذمونی[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالے عنہ

٣٨ ومنهم الشیخ الاجل المحدث الاکمل الخبیر الشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم وعمت افاضاتهم اعطانی ثبتہ المسمی بالدر الفرید فی معرفة الاسانید واجازنی بما فیہ من مروياته عن مشائخه الاعلام قال فی ثبتہ واما انا فقرأت الکتب الدرسیة وغیرها علی عدة شیوخ فمنهم الفاضل النحریر الحبر السفسیہسی المحدث المشهور فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهیر الجامع

---

[1] السبذمونی نسبة الی سبذمون قریة من قری بخاری ١٢ اصح الاسانید [2] جنجوه معرب گنگوه بلیدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل الفضل والکمال من اجل ولد ما ئها وکملائها الشیخ الاجل العارف الربانی والقطب الصمدانی الشیخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتیة القدوسیة الصابریة ومن اشهر ولادة المتاخرین شیخنا الشیخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بین الشریعة والطریقة مولانا رشید احمد المتوفی سنة ١٣٢٣هـ ١٢ الدر الفرید۔

لاصناف العلوم مولانا محمد یعقوب الدیوبندی صدر المدرسین
فی المدرسة الدیوبندیة ومنهم العالم الربانی الفاضل الصمدانی العارف
بالله الاحد مولانا الرشید احمد الجنجوهی وقد حصلت لنا الاجازة
والقراءة والسماعة عنه لامهات الکتب الست والمؤطاء للامام
مالک رضی الله عنه واجازنا لجمیع مروياته وتالیفاته ومسموعاته
عدة شیوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
الخزرجی الیمانی نزیل بوفال ومنهم المحدث الاکمل صاحب التالیفات
المدیدة الشیخ ابوعطاء حسن الزمان محمد الترکمانی الدکنی ومنهم
عمدة المشائخ والعلماء الشیخ علیم الدین ابن الشیخ رفیع الدین الدکنی انتهی۔
فاما الشیخ حسین بن محسن الانصاری فیروی عن العلامة المسند
السید الشریف محمد بن ناصر الحسنی والقاضی الهمام صفی الاسلام
احمد بن محمد الشوکانی والسید العلامة حسن بن عبد الباری
الاهدل المراوعی[1] ولنفیس الاسلام مفتی زبید وابن مفتیها

---

[1] المراوعی نسبة الی مراوعة قریة خارج الحدیدة بالیمن ۔ بینهما وبین الحدیدة مسافة ثلاث ساعات کذا سمعت من الشیخ احمد باری بن محمد عبدة بن احمد بن عبد الباری الاهدل من افاضل سکان القریة المذکورة ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل
الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان
الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی
عن ابی العنایة قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین
عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور
واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده
المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

الشیخ انوار اللہ حیدر آبادی

۳۹ ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم ابو القاسم
نور محمد الفتحپوری مولداً الحیدرآبادی موطناً الحنفی مذهباً
الجشتی النقشبندی طریقةً دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان
وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الجنجوهی
المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مراراً
واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا
محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضاً عن

العالم الفاضل ابى الخيرات السيد احمد الدهلوى عن خاله السيد محبوب على الدهلوى عن مولانا عبد العزيز الدهلوى وسنده مشهور واخذ ايضا عن العلامة القارى الحافظ عبد الرحمن الفانى فتى عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشيخ عبد العزيز المذكور وصورة اجازته - بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العلى على الآلاء والصلوٰة والسلام على سيدنا ومولانا المصطفى - وعلى اله واصحابه الذين اصطفى - اما بعد فان اخى فى الله البارى مولانا المولوى الحافظ الحاج محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرابادى قد طلب منى مع كونه صاحب العلم والحلم والاسانيد والمسانيد ان اجيزه بمرویاتى فى الحديث من كتب الصحاح والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ العظام و العلماء الاعلام واساتذتى الكرام منهم جامع الشريعة والطريقة رأس المحدثين والمفسرين سيدى ومولاى فى الدنيا والدين الحافظ الحاج مولانا رشيد احمد الجنجوهى قدس سره وافاض علينا بركاته وبره - وجامع الكمالات العقلية والنقلية صاحب

القوة القدسیه مولانا المولوی الحاج شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی۔ والعالم
الفاضل الاکمل مولانا المولوی الحاج ابو البرکات السید احمد الدهلوی۔ والعالم الافخم الافضل
القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی رحمة الله علیهم۔ فانا اجزته کما اجازنی هؤلاء
الجهابذة الاکابر۔ وسندهم معروف عند جماهیر الفضلاء المفاخر۔ واوصیه
کما اوصی نفسی باجتناب الهوی۔ وملازمة التقوی۔ فی السر والنجوی۔ وان یشتغل
بهذا العلم الشریف ویلقیه علی الطلبة وان لا ینسانی ومشائخی الکرام
من صالح دعواته۔ والله ولی التوفیق۔ واخر دعوانا ان الحمد لله
رب العلمین فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد
الفتحپوری مولدًا الحیدرآبادی موطنًا الحنفی مذهبًا
الجشتی النقشبندی طریقةً۔

الشیخ المعمر الرابع

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الکامل مولانا التقی الشیخ
عبد الله المعروف بفضل محمد الکابلی اللمقانی السفید کوهی
البهاری عم فیضه۔ سمعت منه انا وولدی عبد المجیب الحدیث
المسلسل بالاولیة بالحرم المکی وقد اجازنا بجمیع ما تجوز له روایته
وهو اخذ عن شیخه الشیخ السید الشاه ابی الحسین احمد النوری المارهروی المتوفی

يوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ١٣٢٤ الرابع وعشرون وثلثمائة والف[٥] - وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوی عن الشیخ الشاه ولی الله واخذ شیخنا ایضا عن الشیخ احمد علی المحدث السهارنفوری عن العلامة المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذکور سابقا - وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما والاه - والصلوة والسلام على مصطفاه - اما بعد فقد التمس منی الاخ الصادق والمحب الواثق الشيخ محمد عبد الهادی المدراسی الحيدرابادی ان اجيز له بالاحاديث المروية لی عن اساتذتی الاعلام فلما رأيته واوثقت عليه العهد على الامانة والديانة اجزته منها الكتب الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد والجهد فی تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل بما حاصلها مطابقا لمذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث من ظواهرها الى العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

---

[٥] ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ١٣٢٤ ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له -

اجزت بها اخی هذا وابنه محمدا عبد المجیب بشرط الاهلیة لتلک
الدرجة العلیة لکن بحسب ما ذکر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالهیة وقد زدت فی حقهما اجازة الحدیث
المسلسل بالاولیة وقد سمعاه منی اولا۔ وقد اجازنی بتلک الکتب
وذلک الحدیث شیخی ومولائی وسندی السید الشاه ابو الحسین
المارهروی رحمة الله تعالیٰ علیه من طریق جده السید الشاه
آل رسول رحمة الله تعالیٰ علیه وهو من طریق الشاه عبد العزیز
قدس سره العزیز الی آخر السلسلة وقد اجازنی ایضا بالکتب الستة
شیخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طریق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله علیه وارجو منهما ان
یذکرانی واشیاخی فی دعائهما الخیر فی الاوقات المقبولة المرضیة
وبرز منی ذلک وانا بمکة المعظمة زادها الله تبارک وتعالیٰ شرفا
وتعظیما ومهابة فی الیوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرین وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف الف صلوٰة وتحیة اللهم صل علی محمد طب القلوب ودوائها

وراحة الابدان وشفائها ونور الابصار وضيائها برحمتك يا ارحم الراحمين - الراقم بخطه الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد الكابلي اللمقاني السفيدكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
بر ہمہ عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي الحافظ الحاج الشيخ علي ابن سلطان بن رحمة الشناصي اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ۱۲۷۸ ثمان وسبعون ومائتان والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وتوفاه الله تعالى عن الحدثان لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدارس حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ۱۳۲۸ و۲۹ و۳۰ و۳۱ و۳۲ هـ عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

ذكر الشيخ الحاج علي الاربعون

ے الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها شناو من مضافات فارو بلد ۱۲ عبد الهادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا في العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا في الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه ويجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدرآباد واقام عندي مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفي سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى ورضي به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوي وهو يروي عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجي وهو عن الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ عبد القيوم الاسكندري المكي رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازني بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لي الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک۔ واسکنها الاملاک۔ وزینها للناظرین بالکواکب وللمعتبرین بالنجوم الثواقب۔ وخلق الارض مهبطاً لانوارہ۔ ومحطاً لآثار اسرارہ۔ والصلوٰة والسلام علی من زیّن الله به الوجود غیباً و شهادہ۔ وجعله الوسیلة العظمی للفوز بالسعادہ۔ وعلی آله وصحبه الابرار والمقتفین علی آثارهم فی الانوار الذین احیوا آثارهم ورفعوا منارهم اقتداءً بهم وتمسکاً بحبهم فهم بما قاموا به قائمون۔ وفی المجاهدة دائمون۔ لا تلهیهم تجارة ولا بیع۔ ولا غرض ولا ریع عن احیاء الملة الحنیفة۔ امدهم الله بالرغبة والخیفة۔ واسعدنا بحبهم وسلک بنا ما سلک بهم۔ ولما بزغ بدر السعادہ۔ فی سماء المعالی مؤذناً بالزیادہ۔ لینور عالم الشهادہ بتجلّی للعالمین ینادی۔ فوق طور قلب سیدنا اللوذعی الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی۔ المدراسی الحیدرابادی اذ جعله الله هادیاً وداعیاً الی الله بامرہ وبالمسلمین حفیاً۔ طلب جنابه الاکرم منی الاجازة فی التدریس۔ لیهدی الناس الی طریق الحق وینقذهم مما یدلسه جنود ابلیس۔ من الاعتقادات الزائغة

اللتی عن سبیل الهدی زائغه - فحمدت حسن نیته - واعتقدت نزاهة
طویته - عن امال الاغراض النفسانیه - من ریاء وصیت وسمعه
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشکرت سعیه لهذا الانشاء
ثبتنا الله وایاه علی سواء السبیل - واجارنا وایاه والمسلمین
اجمعین من العذاب الوبیل - وحیث لم یسعنی الحال الا الاجابة
والانعام باجازته - فاجزته واذنته فی ذالک - والله یوفقه
لخیر المسالک - وذالک بعد ان تحققت فیه الاهلیة واللیاقة -
لما حوی من فنون العلم ومکارم الاخلاق ما شدّ ازره ولطافه
فالحمد لله الذی کساه حلة العلم الاسنی - وزینه بالاخلاق
الکریمة الحسنی - وخلع علیه خلعة التدریس - وجعله اهلاً لهذا
المقام النفیس - لانه اهل وکفوٌ لهذا المقام لما برع فی العلوم
وکرع من کؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وکفی
بحسن سیره واخلاقه - شاهدةً علی استحقاقه - فهو ذو الهمة
الباسقة - والعزیمة الصادقة - لا تاخذه فی الله لومة لائم
عن اذاعة الحق القاصم - نور الله به وبامثاله الزمان - وجعله

من اهل العرف والعرفان - وبارک فی ذریته - وسلک بهم فی
طریقته - اجازة مأذونا فیها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والکمال منهم الشیخ محمد بن الشیخ زکریا بن الشیخ یحیی بن محمد کمالی
صاحب المدرسة المشهورة بجزیرة القسم فی الخلیج الفارسی
القائمة ترفع منار العلم منذ ار بعمائة سنة ومن سیدی سندی
الساقی لی کأس الحیاة الروحانیة الشیخ محمد بن حسین اللنجاری
ومن شیخی وعمدتی الشیخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهیر
باللنجاوی وهو من الشیخ الکبیر احمد بن عبد الله الکوهجی بلد
بفارس قریبة من اصطخر وهو من الشیخین الجلیلین سیدی
الشیخ ابراهیم الباجوری بمصر وسیدی الشیخ صاحب القدم و
الکرامات الظاهرة عبد القیوم الاسکندری المکی ومن غیرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذکرهم استغناء ببرکتهم وبرهم رحمهم الله
تعالیٰ ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم آمین - اثبته بقلم یده الفانیة
العبد الفقیر الی الله الحنان المنان بکل نعمة علی بن سلطان
ابن رحمة القاسمی نسبا والشافعی مذهبا والفارسی

موطنا متوسلا و متوصلا بذالک الی محبۃ الاخوان لمعارفہم فی کل اٰن و زمان و احبی بہم سنۃ سید ولد عدنان صلی اللہ وسلم علیہ و علی اٰلہ و صحبہ الکرام

ومنہم مولانا العلامۃ الحبر الفہامۃ ملحق الاصاغر بالاکابر الحاج الحکیم المعمر الشیخ محمد یعقوب علی ابن الشیخ حیدر علی الدہلوی المدنی دامت فیوضانہ۔ لقیتہ بمحروسۃ حیدر آباد الدکن. و اجازنی بسائر مرویاتہ من الحدیث وغیرہ من العلوم الدینیۃ وھو یروی عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدہلوی عن مولانا المحدث عبد العزیز الدہلوی بسندہ المشہور فبینی وبین الشاہ ولی اللہ المحدث فی ھذا الطریق ثلثۃ وسائط وھذا عال جدا ویروی شیخی ایضا عن الشیخ المعمر ستمائۃ سنۃ مولانا المحدث عبد اللہ الشجری النجدی الیمنی من اولاد مولانا الشیخ شریف الشجری معاصر العلامۃ الزمخشری صاحب التفسیر المشہور۔ اخبرنی شیخی محمد یعقوب علی المسطور انہ لقیت الشیخ المعمر المذکور فی زمن الشیخ جمل اللیل المکی بمکۃ المکرمۃ سنۃ ١٢٧٠

الشیخ المعمر الشیخ محمد یعقوب علی الدہلوی المدنی

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندي
في حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه في السنة
الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجري يمدح الشيخ مولانا
معصوم المجددي وللشجري شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ... ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

۴٣

الشيخ الثالث والاربعون

ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محي الدين حسين الشافعي شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله

فيوضاته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه
كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العليگڑهي
مفتي العدالت العالية بحيدرآباد الدكن عن مولانا القاري عبد الرحمن
الفاني فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوي عن مولانا
عبد العزيز الدهلوي بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت
منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة بروايته شهور بن الجني

الصحابی رضی اللہ تعالی عنہ فی سابع ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ
وقد صافحنی فی مکان مولانا الحاج الحافظ السید عبد اللطیف القادری
الحسنی الحسینی المعروف بقطب ویلور وهو صافح مولانا المفتی
المذکور عن الشیخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المکی ثم المدنی
حین نزولهما ببلدۃ بنارس (۷ شعبان سنہ ۱۲۵۰ھ) عن مولانا السید صالح
البخاری بسندہ المعروف بین العلماء ویروی شیخنا ایضا کتب
الحدیث وغیرها من الکتب الدینیۃ من اشیاخ الحرمین الذین
اخذت عنهم وقد سبق ذکرهم فی هذا الکتاب وصورۃ اجازتہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی خاتم النبیین سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ الهادین المهدیین
اما بعد فیقول عبدہ المسکین الجانی محمد محی الدین حسین
المدراسی الویلوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ بلطفہ الخفی
والجلی ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضی والعمل
السنی المولوی الحاج عبد الهادی سلمہ اللہ الباری
مع کونہ حائز الکمال فی الاسناد وصاحب الرشاد فی مناهج السداد

طلب مني بعض الاجازات تيمنا و تبركا وسمع حديث المصافحة برواية شمهورش الصحابي الجني رضي الله تعالى عنه والحديث المسلسل بالاولية مشافهة مني في سابع ذيقعدة سنة ١٣٢٥هـ في مكان قطب ويلور قدس سره العزيز فاجزت هذا الشيخ العالم الصالح اجازة صادقة وردا ودعوة وادعوا الله عز وجل ان يزده علما نافعا وفهما سليما وطبعا مستقيما كما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بالعبد خيرا يفقهه في الدين امين - انا العبد المسكين ـــــ ؎

ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الكامل الشيخ محمد خورشيد الله المدراسي الحنفي صدر المدرسين بالمدرسة الخير الجاري الواقعة بميل وشارم دام فيضه - اجازني برواياته في بعض كتب الحديث والاوراد كالحصن الحصين وحزب البحر وغيرهما وهو يرويها عن شيخه الشاه محمد كيسو دراز القادري عن مولانا محمد شهاب الدين عن مولانا ملك العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابي محمد عبد العلي بحر العلوم اللكنوي بسنده المشهور ويروي ايضا

؎ قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالك الهند ١٢ عبد الهادي كان الله ذي الاياديٰ

الصحاح الست عن شیخه مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السهروردی الآتی ذکره۔ وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله خاتم النبیین ورحمة للعلمین وعلی آله واصحابه المیامین امابعد فیقول المفتقر الی الله محمد زین خوش شاه المدراسی عفی عنه وعن اسلافه بلطفه ولطفیل حبیبه صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم محمد عبد الهادی ابن الحاج محمد عبد الکریم وهو موصوف بالاوصاف الحمیدة والاخلاق الکریمة سلمه الله تعالی وافاض فیوض نفسه مع کونه صاحب الاسناد وسالک مسالک السداد فاجزت له بعض مرویاتی عن شیخی شاه محمد گیسو دراز القادری بسنده وأوصیه وایای اولا بتقوی الله واسأل الله ان یوفقه ویوفقنی وسائر المسلمین بما یرضاه ویجنبنا ویجنبه مما لا یرضاه وارجو ان لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاته وایضا اعطیته اجازة الصحاح الستة کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لا زالت شموس افضاله الى يوم التناد۔ كتبه فى يوم الاثنين خامس صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية صلى الله عليه وعلى آله وسلم۔ الفقير الى الله محمد خورشيد الله عفى عنه وعن اسلافه۔

الشيخ الخامس والاربعون

وَمنهم[٤٥] مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر[له] الصديقى البصير الخراسانى ادام الله افاداته۔ قد سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود عابد شاه عن مولانا اسحاق الدهلوى (بسنده) واجازنى بمروياته عن اشياخه الاعلام (كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب۔

[له] (كان يحفظ ١٠١٥١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها

م محمد عبد الهادى غفر له

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس
العلماء الفحول الشيخ المفتي غلام رسول المدراسي الچشتي
القادري النقشبندي السهروردي خليفة قطب
الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله
المهاجر المكي قدس سره الملكي - اجازني بالقول الجميل و
بدلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له في
سنة ١٣١٦ﻫ اما القول الجميل فيروي شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن
المدراسي قدس سره عن الشاه السيد محي الدين القطب الويلوري
عن مولانا يعقوب المهاجر المكي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن
مؤلفه ح ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور آنفا
عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل
الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخي وشيخه مولانا
عبد الحق النقشبندي المهاجر المكي المذكور بسنده المشهور الآتي ذكره

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل
الشيخ علي بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

المتوفى السادس عشر من المحرم

المتوفى السابع ١٣٢٠ من المحرم

الحضرمی دامت معالیہ۔ اجازنی بکل مرویاتہ وھو یروی عن قطب الواصلین وامام العارفین الحبیب عیدروس بن عمر الحبشی صاحب عقد الیواقیت الجوھریۃ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ۔ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا رسول اللہ۔ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ۔ وبعد فقد طلب منا الاجازۃ الشیخ الفاضل محمد عبد الھادی ابن الشیخ محمد عبد الکریم الھندی بما تصح لنا روایتہ لا سیما ما اشتمل علیہ مسند سیدنا الحبیب القطب الجامع عیدروس بن عمر الحبشی ولسنا اھلا لما ھنالک۔ ولا من سالکی ھذہ المسالک۔ وانما عاملناہ بمقتضاء حسن ظنہ فنقول اجزنا الشیخ المذکور بما صحت لنا الاجازۃ فیہ خصوصا وعموما۔ واوصیہ بتقوی اللہ وان لا ینسانا من صالح دعائہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ املأ ذلک الفقیر الی کرم اللہ علی بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوی الحسینی

ومنھم العلامۃ الجلیل والفاضل النبیل الجامع بین شرفی العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السید محمد رکن الدین القادری الویلوری المتوفی ۱۳۲۵ھ ابن

الشیخ الثانی من الاربعین

مولانا المسند الشریف۔ ذی القدر المنیف۔ البارع
الفاضل۔ الجہبذ الکامل۔ جامع العلوم والفنون
واقف السر المکنون۔ قطب الاوتاد العالم الربانی
الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف
بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری

المتوفی بالمدینۃ المنورۃ سنۃ ۱۲۸۹ھ۔ اجاز نی بسائر مرویاتہ ویرویہ عن
والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ میگوید
فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ۔ واحسن الیہما
والیہ۔ چوں صالح متقی متوجہ بسوئے خدائے کریم۔ سالک سبیل ہادی رحیم۔
حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت
ادعیۂ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف
ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود۔ لہذا اجازت دلائل الخیرات
وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونودونہ
نام باریتعالی وادعیۂ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام وردّ اودعوۃ چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی ماجی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ وبرکاتہ رسیدہ استدام۔ والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق ویحفظہ عما لا ینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ ہجری ھ

سید محمد قادری ۱۲۹۴ رکن الدین

رکن الدین سید محمد قادر عفا اللہ عنہ

۴۹ ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث الجلیل حافظ الحدیث والقرآن الشیخ محمد عثمان[1] المدراسی ادام اللہ افاداتہم۔ اخذ العلوم عن اشیاخ اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ الکتوی ومنہم مولانا الشیخ

التاسع والاربعون

[1] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لا نظیر لہ فی وقتہ وکان حسین الصوت جدا فی قراءۃ القرآن کان یبکی الحین قراءتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہرہ ہذا الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لا تتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا ہذا فزوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فورہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ تسمی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الان لیست بمحفوظۃ الا اثنا عشر الف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمه الله تعالیٰ بسائر مرویاته عن هؤلاء الاعلام -
وصورة اجازته بالهندیه - بسم الله الرحمٰن الرحیم ط
الحمد لله رب العلمین - والصلوة والسلام علیٰ اشرف المرسلین - وعلیٰ آله اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبد الهادی واعظ کے تفویض کرچکا ہوں - اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں - مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی - مولوی محمد صالح پنجابی - مولوی
محمد حسن رامپوری - مولانا خان عالم خان مدراسی محدث - فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة اقرانه ورئیس
زمانه المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبد الله
الدهلوی اسحاق فننی رحمه الله الغنی لمعمر خمس
وثمانین ۸۵ سنه - تقیة سنه ۱۳۲۳ھ بشولافور ولد رحمه الله تعالیٰ
بعد ما مضت سبعة عشر سنة من وفات مولانا شاه عبد العزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنہ ۱۳۲۳ھ ومولانا السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنہ ۱۲۸۹ھ ومولانا الفقیہ الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشہید ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنہ ۱۲۹۷ھ ومولانا محمد یعقوب الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ ومولانا الشیخ محمد حسن الکتلی ومولانا عبد الرب الواعظ الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء والفضلاء ـ وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین آمین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم واخذت منهم الاجازة بالمشافهة ـ واما الذین اروی عنهم بالاجازة العامة فسأذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة

العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[1] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

[1] ومن مصنفاته سعادة الدارين فى الصلوٰة على سيد الكونين - وافضل الصلوٰة على سيد السادات - وجامع الصلوات والانوار المحمدية من المواهب اللدنيه - و حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ووسائل الوصول الى شمائل الرسول ومنها الفضائل المحمديه - وصلوات الثناء على سيد الانبياء وغير ذالك -

قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لال محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدر لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ۹۶ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته لقصيدة فاجازنى انتهى مختصراً ۱۲ عبد الهادى غفر الله له

العلامة الشيخ ابراهیم السقا[3] والشیخ محمد الدمنهوری[2] والشیخ احمد الاجهوری[4] والشیخ عبد الرحمن الشربینی[5] والشیخ حسن العدوی المصری المتوفی سنہ ۱۳۰۳ھ ومنهم الشیخ ابراهیم الزرو[6] والشیخ الخلیلی والشیخ عبد الهادی الابیاری[10] والشیخ احمد اضی الشرقاوی[9] والشیخ مصطفی الاشراقی[11] والشیخ عبد اللطیف الخلیلی والشیخ صالح الجیاوی[12] والشیخ محمد العشماوی[13] والشیخ شمس الدین محمد الانبابی[14] شیخ الجامع الازهر سابقا والشیخ احمد البابی الحلبی[15] والشیخ الشریف الحلبی[16] والشیخ فخر الدین الیانیه وی[17] والشیخ عبد القادر الرافعی[18] شیخ رواق الشوام وشقیقه الشیخ عمر مفتی الطنطا[19] سابقا والشیخ مسعود النابلسی[20] والشیخ الحامدی[21] والامام الفقیه المحدث السید افندی الحمزاوی مفتی الشام وغیرهم مشائخ الکرام ائمة الهدی[1] ومصابیح الظلام۔

الثانی مولانا العلامة المحدث الفقیه الشیخ فالح بن محمد[2] الظاهری الحجازی المدنی رحمه الله تعالی ونفعنا به۔

الشیخ فالح الظاهری

وهو یروی عن العلامة المحدث ابی عبد الله محمد بن علی ابن السنوسی

الشریف الخطابی الحسنی الشلفی وعن العلامۃ المسن البرکۃ السید ابی موسیٰ عمران الیاصلی وعن العلامۃ محمد لطاهر الغالی وعن العلامۃ عبد اللہ سراج والشیخ عبد الغنی المجددی وقد سبق ذکرہم وکما ہو مصرح فی ثبتہ حسن الوفاء۔

الشیخ الثالث

الثالث مولانا العلامۃ الفہامۃ جامع العلوم والفنون الشیخ الجلیل المحدث النبیل السید محمد علی بن طاہر الوتری الحنفی المدنی المتوفی سنۃ ۱۳۲۲ شیخ شیخ صالح کمال الحنفی المکی وهو اخذ عن مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی وعن العلامۃ الشیخ احمد منۃ اللہ وقد مر ذکرہما مرارًا۔

الشیخ الرابع

الرابع العلامۃ الفہامۃ برکۃ الخاصۃ والعامۃ المحدث الشیخ محمد عثمان ابن عبد السلام الداغستانی المدنی رحمہ اللہ تعالیٰ وهو یروی عن مولانا عبد الغنی المدنی وغیرہ من المشائخ الکرام

الشیخ الخامس

الخامس العلامۃ الجلیل الفہامۃ النبیل مولانا السید عبد الحی ابن الشیخ الشہیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی المغربی المالکی ادام اللہ فیوضاتہ۔ یروی عن السید

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن[2] والدہ عن[3] الشیخ صالح الفلانی ویروی عن ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والدہ السید عبد الکبیر المذکور وقد سبق ذکرهم ۔

وبقی من المشائخ من قرأت علیهم وانتفعت بهم لکن لم تتفق لی اجازة منهم فمنهم[1] والدی رحمہ اللہ تعالی تلقیت منہ القرآن الکریم وقرأت علیہ بعض الکتب الدرسیۃ فی الهندیۃ والفارسیۃ ومنهم[2] مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالی قرأت علیہ بعض الکتب الدرسیۃ الفارسیۃ ومنهم[3] العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید السبحان ابن العلامۃ الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسۃ مفید العام ۔ قرأت علیہ بعض کتب الصرف والنحو ومنهم[4] العلامۃ الفقیہ النبیہ مولانا الابرار الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ[5] المدراسی الفنکنوری صدر المدرسین بمدرسۃ مفید العام تقصبۃ وانمباری من مضافات مدراس ۔ وهو من العلماء العاملین ولہ تالیفات کثیرة فی فنون مختلفۃ قرأت علیہ وسمعت بقرأة الغیر علیہ من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[5] الآمر بالمعروف والناهی عن المنکر ۔ لہ فی الوعظ ید طولی وکان یلحقہ الوجد حال الوعظ ویکثر البکاء ۱۲ عبد الهادی غفر لہ

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقي الزاهد
العابد الحاج محمد عبدالله الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمباري وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذي في مائة درس وواحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخاري وسنن ابن ماجة - ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوي للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاوري المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب المهارة
الكاملة في جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية في الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين - المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى في الصرف والنحو خاصة وله تصانيف في النحو وغير ذلك
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعاني والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه من الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
والقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وتحصلت
منه فوائد لا تحصى - لا سيما في علم التجويد والتعبير - وما وجد له
فيهما نظير - ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى - قرأت
عليه بعض كتب القواعد والطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فذلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنا خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يارب العالمين

الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب في ذكر
اسانيد الكتب المشهورة متصلة من هذا الفقير الى
مصنفيها مع تراجمهم بالاختصار والايماء الى ما يحصل
به الاستبصار ونقدم سند كتاب الله المجيد الذى
لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من
حكيم حميد تيمنا وتبركا به فنقول - اما القرآن الكريم
فارويه عن شيخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الى بلد الله
الشيخ محمد عبد الحق النقشبندى عن شيخه العلامة الشيخ قطب الدين
الدهلوى المكى عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفريد دهره مولانا الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار قال اخذت
القرآن العظيم عن جماعة وكذا الحديث الشريف فاروى القرآن
العظيم قراءة واجازة وسماعا عن ائمة منهم شيخنا وقدوتنا وسيدنا
العلامة الفقيه المحدث القارى المتقن سيدى ابو الحسن على
ابن عبد البر الونائى الحسنى وهو اخذه عن السيد محمد مرتضى
ابى الفيض البلگرامى الحسينى الزبيدى ثم المصرى وعن شيخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رُوینا عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریه
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خاله سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیره عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی بن السکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامة عن
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمة بن

سلیمان عن[۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن[۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن[۳۱]
مجاهد عن[۳۲] عبد اللہ بن عباس عن[۳۳] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحی قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ ح ویروی مولانا[۳] اسحق الضیاء عن[۴]
العلامۃ عبد العزیز الدهلوی عن[۵] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی[۶] الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی سنۃ ۱۱۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی اٰخرہ بروایۃ حفص علی الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بمحروسۃ دلی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی الشیخ
البقری والبقری تلا بہا علی شیخ القراء زمانہ الشیخ عبد الرحمن[۵]
الیمنی وقرأ الیمنی بہا علی والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی[۱۰]
الشہاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ الشیخ شحاذۃ کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی[۱۱]
وقرأ الطبلاوی کذلک علی شیخ الاسلام زکریا[۱۲] بتلاوتہ علی البرهان[۱۳]
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منهما علی امام القراء[۱۴]

المقری

۵ المتوفی ۱۵ شوال سنہ ۱۲۰۵ھ

القلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن على بن يوسف
الجزرى صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزرى
قرأت التيسير للدانى وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على شيخى الامام الصالح العالم قاضى المسلمين ابى العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابى عبد الله الحسين بن سليمان بن فزارة الحنفى
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لى قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على والدى واخبرنى انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على الشيخ
الامام ابى محمد القاسم بن احمد بن الموفق الاورقى قال قرأته و
قرأت به على المشائخ الائمة المقرئيين ابى العباس احمد بن على بن يحيى بن
عون الله الحصار وابى عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادى و
ابى عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقى الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على الشيخ الامام ابى الحسن على بن محمد بن
هذيل البلنسى قال قرأته وتلوت به على ابى داؤد سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام ابى عمرو الدانى قال الجزرى
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا متصلاً واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقرأة والسماع ومنی الی المؤلف کلہم علماء ائمۃ ضابطون قال الدانی فی کتاب التیسیر قرأت القرآن کلہ بروایۃ حفص علی[22] ابی الحسن طاہر بن غلبون المقری قال قرأت بہا علی[23] ابی الحسن علی ابن محمد بن صالح الہاشمی الضریر المقری بالبصرۃ قال قرأت بہا علی[24] ابی العباس احمد بن سہل الاشنانی قال قرأت بہا علی[25] ابی محمد عبید ابن الصباح قال قرأت علی[26] حفص قال قرأت علی[27] عاصم قال الدانی واخذ عاصم القرآن عن[28] ابی عبد الرحمن عبید بن حبیب السلمی وعن[28] زر بن حبیش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان وعلی[29] بن ابی طالب و[29] ابی ابن کعب و زید[29] بن ثابت و عبد[29] اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین) عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واخذ زر عن[29] عثمان بن عفان وابن[29] مسعود (رضی اللہ تعالٰی عنہم) عن[30] النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن[31] جبرئیل علیہ السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن رب العلمین

صاحب الروایۃ ۱۲ عبید

الاسدی ۱۲ عبید

تفسیر[2] الامام الکبیر والعلامۃ الشہیر من اطبقت الامۃ علی تقدمہ فی التفسیر الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي رب يسر - قرئ على ابي جعفر
محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة قال الحمد لله الذي
حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -
ارويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن
نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي
من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن
محمد بن ابي زيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني
عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن
طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا
علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام
المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرايني
لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن
خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

ترجمة الطبري

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا فى ثبت الامير الكبير و ذكر الجلال السيوطى رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبرى حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا فى الميزان للامام الشعرانى و ذكر الامير
فى ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره فى ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير - و الطبرى منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهى مدينة الاردن وهى فى اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفى مدينة طبرية مياه
حارة تفور فى الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الى
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضى ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به القاضى كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد

الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين

ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة احدى

منسوب الى البيضاء قرية من أعمال شيراز ١٢

وتسعين وستمائة [١] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن

عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي

كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضاء بشيراز

فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره

الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من

معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لاسيما

ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة

ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف

فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح

لاسيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في اخر سورة التكوير

---

[١] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكى حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بنسبة له ففعل ذلك فوقع للبيضاوى سهوا وغيره موافقته فى كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ فى ردها عليه لما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا فى التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقينى فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق فى تسفيهه
وتخسيره وتجهيله فى الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوى ايضا ما اكثره فى تفسيره
من علوم الحكمة الواجب جذ فهامن مثله لا سيما والبيضاوى فى كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه فى الفقه فى اربع مجلدات وله فى
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما فى الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدى انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفس وانما الذى يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
فى مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

۲۳

تفسير الامام فخر الدين محمد الرازى المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذى وفقنا لاداء افضل
الطاعات - ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغنى الدمياطى عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
على بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصرى عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلى عن الشهاب احمد السنهورى
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكى عن شيخ الاسلام زكريا
الانصارى ح ويروى البابلى عن الشيخ محمد حجازى الواعظ

عـه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور فى المتن ۱۲ عبد الحى غفرله

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فهد عن العلامة مجد الدین اللغوی الفیروزابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الله
القفانی عن شرف الدین ابی بکر محمد الهروی عن مؤلفه الامام القطب
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامة المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخه ما نصه - الامام الرازی المذکور هو ابو عبد الله
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذهب صنف التصانیف المفیدة
فی فنون عدیدة منها تفسیر القرآن جمع فیه الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب هو کبیر جدا لکنه لم یکمله وشرح سورة الفاتحة
فی مجلد ومنها فی علم الکلام المطالب العالیة - ونهایة العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرهان فی الرد علی اهل
الزیغ والطغیان - والمباحث المشرقیه - والمباحث العمادیه -
وتهذیب الدلائل - وارشاد النظار الی لطائف الاسرار - واجوبة
المسائل - وتحصیل الحق والمعالم وغیرها وفی اصول الفقه

المحصول وفي الحكمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عيون الحكمة
وغير ذالك وفي الطلسمات السر المكتوم وله شرح اسماء الله الحسنى
وشرح الوجيز في الفقه وشرح سقط الزند للمعري وشرح كليات
القانون في الطب وغير ذالك وكل كتبه مفيدة وانتشرت تصانيفه
في البلاد ورزق فيها سعادة عظيمة وله في الوعظ يد طولى وبعظ
بالسانين العربي والعجمي وكان يلحقه الوجد حال الوعظ ويكثر البكاء انتهى مختصرا
وقال العلامة ابن حجر في مسانيده ان الامام الرازي كان المشهور
بالتحتاني لقب به لانه لما كان عمر بالمدرسة الظاهرية سكن
بخلوة فوق خلوته شخص اخر يقال له القطب ايضا فميز وابينهما
بالتحتاني والفوقاني وكان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغيره شرح الحاوي الصغير في مذهب الشافعي وشرح المطالع والاشارات
وحشى على الكشاف انتهى ووجه تصنيف تفسيره كما في الكشف انه
قال رحمه الله تعالى اعلم انه مر على لساني في بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة يمكن ان يستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت في تصنيف

هذا الكتاب وقدمت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين احمد بن محمد القمولي تكملة له وتوفى سنة ۷۲۷ وقاضي القضاة شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقي كمل ما نقص منه ايضا وتوفى سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان الدين محمد بن محمد النسفي المتوفى سنة ٦٨٧ وسماه الواضح ولخصه ايضا محمد بن القاضي اياثلوغ والحق به بعضا من الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفى الرازي سنة ٦٠٦ ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته في رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

ابن الفقهاء

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشري

سنة ٥٣٨

عـ ولذا سائر تصانيفه اروى بالسند المذكور في المتن ۱۲ عبد الهادي غفر له

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ ارویه بالسند المذکور الی الشیخ
البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن
محمد الانصاری ح وارویه عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن المتوفی سنة ۱۳۳۲
والده محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح
الفلانی ح وارویه عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن
الشیخ عبد السلام الشهیر برادة المدنی عن المعمر مفتی المدینة
المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن
محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم
الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم
ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب
بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشری تنبیه الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینھما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیہا مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفہ الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواھد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب تنظر فی علوم البلاغۃ التی بھا یدرک وجہ الاعجاز وصاحب الکشاف ھو سلطان ھذہ الطریقۃ فلذا طار کتابہ (وذکرہ) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بھذا الوصف قد تحلی قال تحدثا بنعمۃ ربہ وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیھا لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الھدی فالزم قراءتہ	فالجھل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقولہ الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل لہ فی ذلک انہ ان ابقیت التفسیر علی ھذہ الفاتحۃ فجعلہ الناس

مهجوراً فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضاً من لفظة خلق - وجعل عند المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ۴۶۷ سبع وستين واربع مائة ومات سنة ۵۳۸ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب بجار الله وفخر خوارزم ايضاً وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد رجليه كانت ساقطة انتهى مختصراً وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي[۵] - اوله الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - ارويه

عن [۱] العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشي عن [۲] والده وعن [۲] شيخه الشريف محمد بن ناصر عن [۳] العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن [۴] الشيخ امر الله ابن عبد الخالق المزجاجي عن [۵] محمد بن احمد عقيلة عن [۶] الشيخ ابراهيم ابن حسن الكردي عن [۷] الشيخ احمد القشاشي عن [۸] محمد بن احمد الرملي عن [۹] القاضي زكريا عن [۱۰] الحافظ ابن حجر عن [۱۱] الصلاح بن ابي عمر عن [۱۲] الفخر ابن البخاري عن [۱۳] فضل الله بن ابي سعد النوقاني[عـه] عن مؤلفه

ع ۵ وكذا سائر تصانيفه اروِيها بهذا السند ۱۲

عـه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ۱۲ حسن الوفا لاخوان الصفا للشيخ فالح المدني رحمه الله تعالى :· بلدا بطوس ۱۲

محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی۔ تنبیہ البغوی قال ابن حجر فی کتاب مسانیدہ[۱۳۳] ھو ابو محمد رکن الدین الحسین ابن مسعود الشافعی الفراء البغوی[۱] نسبۃ الی بغ من بلاد خراسان بین مرو وھراۃ وقیل اسمہا بغشور ففی النسبۃ الیہا تغیر خارج عن القیاس تفقہ رحمہ اللہ تعالی علی استاذہ امام اصحابنا الخراسانیین القاضی الحسین المروزی فقیہ خراسان۔ قال الرافعی وکان یقال لہ حبر الامۃ ثم حکی عنہ ان رجلا جاءہ فقال لہ حلفت بالطلاق انہ لیس احد فی الفقہ والعلم مثلک ایحنث فاطرق ساعۃ وبکی ثم قال ھکذا یفعل موت الرجال لا یقع الطلاق۔ توفی رحمہ اللہ تعالی بمرو الروذ سنۃ ۵۱۶ھ ست عشرۃ وخمس مائۃ قال بعضہم وقد اشرف علی التسعین ظنا ودفن عند شیخہ القاضی الحسین المذکور وھو من اکابر اصحاب الوجوہ فی مذھبنا (ای مذھب الشافعی ۱۲) وما اکرمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال لہ احیاک اللہ کما احییت سنتی انتہی وتفسیرہ متوسط نقل فیہ عن مفسری الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم واورد فیہ

(حاشیہ: الفراء نسبۃ الی عمل الفراء وبیعھا ۱۲ ابن خلکان)

---

[۱] البغوی بفتح الباء وفتح الغین المعجمۃ ۱۲ کمال۔ منسوب الی البغشور قریۃ بین ھراۃ ومرو والاغلب فی النسبۃ الی المرکب الامتزاجی النسبۃ الی الجزء الثانی وقد ینسب الی الجزء الاول ایضا نحو معدی فی معدیکرب وبعلی فی بعلبک والبغوی من ھذا القبیل۔ قد یقال لتلک القریۃ بغ ایضا

ھذا الاصاحبۃ الی الاعتذار ۱۲ عبد الھادی غفرلہ

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ٨٧٥ھ ومن تصانيفه مصابيح السنة وسيأتى

تفسير لباب التاويل فى معانى التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحى السنة علاء الدين على بن محمد بن ابراهيم البغدادى المعروف بالخازن

اوله الحمد لله الذى خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ ارويه عن العلامة الحبيب الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المكرمة عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى قال اخبرنى به النور على بن محمد الاجهورى عن الشيخ عمر بن الجائى عن الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابى بكر السيوطى عن مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبى اجازة عن محمد بن على الحراوى عن الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطى عن مؤلفه الامام علاء الدين على بن محمد الخازن۔ تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

سه وبها ثر تصانيفه ايضا ١٢ عبد

[illegible]

الدين محی سنة سيد المرسلين علاؤ الدين علی بن محمد بن ابراهيم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی۔ وتفسيره قد بلغ مدی صيته جميع الاماکن کثير التداول قريب التناول لاحکام مبانيه وسرعة ادراک معانيه مع کونه محلی بالاحاديث النبويه مطرزا بالاحکام الشرعيه۔ انتخبه من تفسير البغوی الشهير وزاد فوائد لخصها من کتب التفاسير فصار تفسيره انفيسا کثير الفوائد جميل العوائد جديرا بان تشد اليه الرحال ويتسابق فی تحصيله جلة الرجال۔ قال فی کشف الظنون فرغ من تاليفه يوم الاربعاء العاشر من رمضان سنة ۷۲۵ خمس وعشرين وسبعمائة۔

تفسير مدارک التنزيل وحقائق التاويل للعلامة ابی البرکات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی

اوله الحمد لله المنزه بذاته عن اشارة الاوهام الخ اروية عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله کلاهما عن الشيخ عبد الغنی الدهلوی المدنی عن الشيخ عابد السندی ح واروية عن العلامة الشيخ

ـه وسائر تصانيفه ايضا ارويها بالسند الآتی ۱۲ عبد

عبدالجلیل برادہ عن عابد السندی بالاجازۃ العامۃ عن الشیخ محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحیی ابن مکرم الطبری عن الحافظ عزالدین بن فہد عن والدہ نجم الدین عمر بن فہد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ ناعن قوام الدین مسعود ابن برہان الدین ابراہیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفہ العلامۃ النسفی تنبیہ فی الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبدالحی اللکنوی النسفی نسبۃ الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النہر وقیل بکسر السین وفی النسبۃ تفتح انتہی وقال العلامۃ البدیری فی ثبتہ ہو الامام حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدۃ فی الفقہ والاصول لہ الملتقی فی شرح المنظومۃ ولہ شرح النافع سماہ بالمنافع ولہ الوافی وشرحہ الکافی ومختصر کنز الدقائق ولہ المنار فی اصول الفقہ ولہ المنار ایضا فی اصول الدین ولہ العمدۃ فی الاعتقاد و

شرحها الاعتماد و قال صاحب الكشف في بيان تفسيره وهو كتاب وسيط في التأويلات جامع لوجوه الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البديع والاشارات موشح باقاويل اهل السنة والجماعة خال عن اباطيل اهل البدع والضلالة ليس بطويل ممل ولا قصير مخل بل لطيف العبارة ـ وبليغ المحاورة يرد فيه على اهل الاعتزال ـ باقصر عبارة ومثال ـ توفي رحمه الله تعالى سنة احدى وسبعمائة وقيل عشرة وسبعمائة والله تعالى اعلم انتهى بتغيير يسير اقول ولشيخنا المحقق عبد الحق النقشبندي حاشية على المدارك في اربع مجلدات سماها الاكليل على مدارك التنزيل ـ

تفسير الجلالين للامام جلال الدين المحلي والامام جلال الدين السيوطي ـ والدر المنثور والاتقان في علوم القرآن للحافظ السيوطي رحمهما الله تعالى ـ

وبالسند الى الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي سماعا بقراءة شيخه ابي مهدي عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري المغربي من اول سورة البقرة الى المفلحون من تفسير الجلال السيوطي وتفسير الفاتحة من تفسير الجلال المحلي و

ـــه وكذا سائر تصانيفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن الحافظ السیوطی عن شیخه الجلال ابی عبد الله محمد بن احمد المحلی فی تفسیره وعن الحافظ السیوطی فی تکملته وفی الدر المنثور وفی الاتقان۔ تنبیہ الجلالین من اول سورة الکهف الی اٰخر القراٰن مع سورة الفاتحة تالیف الامام جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی المتوفی سنہ ٨٦٤ھ اربع وستین وثمانمائة وقد شرع فی تکملته الامام جلال الدین عبد الرحمن بن بکر السیوطی المتوفی سنہ ٩١١ھ بعد وفات الامام المحلی بست سنة فی یوم الاربعاء مستهل رمضان من سنة سبعین وثمانمائة وفرغ من تالیفه یوم الاحد عاشر شوال من السنة المذکورة فی مدة قدر میعاد الکلیم علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام وفرغ من تبییضه یوم الاربعاء سادس صفر سنة احدی وسبعین وثمانمائة وهذا التفسیر کثیر المعنی ولب لباب التفاسیر مع صغر حجمه غایة اختصاره وشهرة هذا التفسیر المبارک وقبوله عند عامة المسلمین مستغن عن بیان فضائله وشرح فواضله ولا یخفی ان هذین الشیخین لم یتکلما علی التسمیة وتکلم علیهما بکلام

قال بعض علماء زبيد[1] فائدة المحلي نسبته الى محلة كبيرة التي تكون من بلاد
مصرية والسيوط بضم السين واسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
في القاموس **فائدة اخرى** وعلى هذا التفسير حواشي كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمي المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها في الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين علي بن سلطان محمد القاري نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة عشر والف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذي الجلال والجمال والكمال فرغ منها في اواخر ذي الحجة سنة و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية في اربع مجلدات فرغ من كتابتها في المجلد
الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشي
الجلالين وغير ذلك والله اعلم **فائدة اخرى** الدر المنثور في التفسير
بالماثور في ثماني مجلدات للامام السيوطي اوله الحمد لله الذي احيا
بمن شاء ماثر الاثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له لسهول

[1] قال بعض علماء اليمن عددت حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ١٢ كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح۔

فائدة اخرى الاتقان مجلد وله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ

وهو اشبه اثاره وافيدها۔ **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة

خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى

الشافعى المتوفى سنہ ٩١١ احدى عشرة وتسعمائة۔ صاحب التصانيف

التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على

خمس مائة انتهى كذا فى التعليقات السنية۔ وفى النافع الكبير ولد

السيوطى سنہ ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اهـ

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود[1] المسمى بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم على مذهب النعمان

۔اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى

ودين الحق الخ اروية بالاجازة العامة عن العلامة الشيخ يوسف

ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن[2]

[1] كذا اسائر تصانيفه ١٢ عبد

السید محمد ابی الخیر عابدین عن ۳ ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین ح وارویه ایضا عن ۱ العلامة اسعد بن احمد الدهان عن ۲ العلامة حسین الجسر الطرابلسی عن ۳ العلامة السید محمد علاء الدین عن ۴ والده السید محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن ۱ العلامة عبد الستار الصدیقی عن ۲ الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ۱۳۰ عن ۳ العلامة ابن عابدین عن ۴ السید محمد شاکر عن ۵ الامام المحقق علی افندی الداغستانی عن ۶ الشیخ محمود الانطاکی عن ۷ الشیخ محمد الکاملی عن ۸ الشیخ عبد القادر الصفوری القرضی عن ۹ القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق ابی السعود الرومی تنبیہ ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی الانام ابو السعود بن محمد العمادی۔ قد اشتهر مدی صیت تفسیره فی الآفاق وانتشر نسخه فی الاقطار۔ ولما ارسله مع ابنه الی السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثاله فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ۹۸۲ اثنتین و ثمانین وتسع مائة۔

تفسیر العلامة الشمس محمد الخطیب الشربینی المسمیٰ بالسراج المنیر فی الاعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر — اوله الحمد لله الملک السلام المهیمن العلام الخ

ارویه بالسند الذی مر فی تفسیر البغوی الی الصفی القشاشی عن ابی المواهب احمد بن زین الدین الخطیب عن مؤلفه العلامة الشیخ شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی تنبیه الشربینی هو الامام الخطیب محمد الشربینی الشافعی اخذ فی تفسیره عن الرازی وابن عادل وغیرهما ذکر فیه انه قال لی شخص من اصحابی رأیت فی منامی اما النبی صلی الله علیه وسلم او الشافعی یقول لی قل لفلان یعمل تفسیرا علی القرآن ثم سألنی بعد ذلک جماعة من اصحابی المخلصین ان اجعل لهم تفسیرا وسطا بین الطویل الممل والقصیر المخل فاجبتهم الی ذلک انتهی ملخصاً توفی سنه ۹ رحمه الله تعالی فرغ من تالیفه کما ذکر فی تفسیره یوم الاثنین المبارک ثالث عشر صفر الخیر من شهور سنه ۹۶۸ ثمان وستین وتسعمائة

ـه وغیر ذلک من تصانیفه اروی بالسند المذکور فی المتن ۱۲ عبد

١٣

تفسیر ابن عطیۃ المسمی بمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز

ارویہ عن الشیخ حسب اللہ عن عبد الغنی الدمیاطی عن العلامۃ الامیر الکبیر من طریق ابن ابی الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابی حکم عن مؤلفہ القاضی ابی محمد عبد اللہ بن عبد الحق بن ابی بکر بن غالب ابن عطیۃ الغرناطی المتوفی سنہ ٥٤٢ھ **تنبیہ** قال صاحب الکشف قد اثنی علیہ ابو حیان وقال ہو اجل ما صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض للتنقیح والتحریر وقیل کتاب ابن عطیۃ اقل واجمع واخلص وکتاب الزمخشری الخص واغوص انتہی

١٤

تفسیر الثعلبی المسمی بالکشف والبیان فی تفسیر القرآن

احمد

للامام ابی اسحاق محمد النیسابوری الثعلبی ویقال الثعالبی وہو لقب ولیس بنسب۔ اولہ بحمد اللہ یفتتح الکلام وبتوفیقہ یستنجح المطلب والمرام الخ ارویہ وسائر مولفاتہ بالسند المذکور آنفا الی الامیر الکبیر من طریق ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم وعبد اللہ بن عمر الصفار والمؤید بن محمد الطوسی کلہم عن ابی محمد العباس ابن محمد بن ابی منصور الطوسی عن ابی سعید محمد بن سعید

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ہو ابو اسحاق

احمد بن ابراہیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ہذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی۔

ارویہا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبداللہ ابن عمر الصفار عن عبداللہ بن الحواری عن مؤلفہا ابی الحسن الواحدی تنبیہ الواحدی ہو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنہر والساقیۃ

وسائر مصنفاتہ بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین ابن ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ہو الشیخ اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین وسبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین وسماہ النہر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن عبدالقادر بن مکتوم المتوفی فی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما و
وضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله
الحمد لله الذي انزل القران وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير
من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن
ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنه ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم
الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي
عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنه ٣٣٠ المتوفى سنه ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التاويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح
ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح
الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن
المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحٰق ابراھیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزة عن عمر بن مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیہ ھو ابو حامد محمد بن محمد الامام حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وھذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی رحمہ اللہ تعالی سنہ ۵۰۵ خمس و خمسمائة

۲۲ تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه عن مولانا الحبیب المذکور انفا عن والده عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن الملا ابراھیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشھاب احمد بن محمد الھیتمی المعروف بابن حجر انا عالیا محمد ابن مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر انا ابو روح عبد العزیز بن محمد الھروی انا تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا ابو الحسن محمد بن احمد بن ھارون الرودنی انا حاتم بن حبان بہ وبتصانیفه تنبیہ ابن حبان ھو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی الشافعی المعروف بابی الشیخ الحافظ الفقیہ الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

ـــــ
۵ بست بلد من بلاد سیستان ۱۲ بستان المحدثین

فی الفقه واللغة والحدیث والوعظ المتوفی سنہ ۳۵۴ھ اربع وخمسین وثلثمائة
تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفه بالسند المتقدم الی العطار عن
محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی
عن صفی الدین احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن والده
علی الشناوی عن عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن
ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسماعیل بن ابراهیم الجبرتی عن المعمر
ابی الحسن علی الوانی اجازة عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی
قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد الله
الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنہ ۶۳۸ھ وقیل سنہ ۶۲۸ھ من ولد عبد الله
ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابا بکر ویلقب محی الدین ویعرف بالحاتمی
وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیه اهل المشرق فرقا بینه
وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف
واللام۔ صنف تفسیرا کبیرا علی طریقة اهل التصوف فی
مجلدات قیل انه فی ستین سفرا وهو الی سورة
الکهف وله تفسیر صغیر فی ثمانیة اسفار علی طریقة المفسرین۔

تفسیر الغزی ارویہ اجازۃ عن السید محمد علی بن طاہر الوتری و
مشایخہ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن الشیخ عبد الجلیل
المدنی کلہم عن احمد منۃ اللہ عن احمد بن عبید العطار عن محدث
الشام اسماعیل العجلونی عن محمد نجم الدین عن محمد بدر الدین
ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنۃ ۹۶۰ھ
ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وھو تفسیر منظوم۔ وانکر
کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یودی الی اخراج القرآن العظیم من
نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف
ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجلبی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور
والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتھی
بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری۔ ارویہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی
عن الملا السویدی عن السید مرتضی الزبیدی عن المسند
محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ محمد حسین

الخانی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبدالحق الدهلوی

عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکة

المکرمة المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصره

الباهر السمت فی التحقیق ولد بهراة ورحل الی مکة واخذ عن

ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبدالله السندی

وقطب الدین المکی واشتهر ذکره وطار صیته والف التالیف

المفیدة وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکة فی شوال سنة ١٠١٤

اربع عشرة والف ام کذا فی التعلیقات السنیة صفا قلت وقد

زرت قبره الشریف فی المعلی بمکة المکرمة۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر

وبقیت منها کثیرة لا تعد ولا تحصی کما قال العلامة

الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک

فی زمنه فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی

الکتب المشهورة منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها في تاليفي المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع في ذكر سندنا في بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بشرفه المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمعيل - ارويه عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشي عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابي زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عم مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن عم السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوي عن الحافظ ابي الفضل احمد ابن حجر العسقلاني ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن الحافظ شمس الدین البابلی عن
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الھروی عن الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر الداؤدی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلی من ھذا

المنظفری

لہ بَرْدِزْبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مہملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ
مفتوحۃ فہاء تانیث علی ماھو المشہور فی ضبطہ وھی لفظۃ بخاریۃ معناھا الزراع
کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین و مسانید ابن حجر الھیتمی ۱۲ عبد الھادی غفرلہ
(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفرلہ)

عن[1] العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن[1] العلامة النبيل
الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن[2] الشيخ احمد منة الله والشيخ
عبد الغنی الدمیاطی وهما عن[3] العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد الهادی
الامیر الكبیر عن[4] ابی الحسن علی بن محمد السقاط عن[5] الشیخ عبد الله بن
سالم البصری عن[6] الشیخ محمد بن سلیمان المغربی عن السراج عمر الاُجالی
عن زكریا الانصاری عن[9] الحافظ ابن حجر عن[10] البرهان الشامی عن[11]
احمد بن ابی طالب الحجار الی آخر السند المتقدم واعلی اسانیدی
فی صحیح البخاری ما ارویه من طریق الخُتّلانی[1] وهو اعلی سند یوجد
فی الدنیا كما قاله الاشیاخ ح فارویه عن[1] العلامة الفقیه شیخ الخطباء
بالمسجد الحرام ابی الخیر احمد بن عبد الله میرداد وعن[1] العلامة الجلیل محمد
سعید بن عبد الله الادیب القعقاعی كلاهما عن[2] القدوة مولانا السید
عبد الله بن محمد كوجك المكی عن[3] الامام ذی المعارف والاسرار
عمر بن عبد الكریم العطار وهو یرویه عن[4] الشیخ صالح الفُلّانی وهو عن[5]

---

[1] الختلانی نسبة الی الختل بضم الخاء المعجمة ـ وتشدید الفوقیة المفتوحة بعدها لام شعب من الترك ـ كذا ضبطه ابن خلدون ۱۲ احسن الوفا لشیخنا العلامة الشیخ فالح المدنی
عبد الهادی غفر له

الشیخ محمد بن سِنّہ باجازتہ من المعمر الشیخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن القطب الشیخ محمد النهروالی[۱] عن والدہ احمد النهروالی الخ واروبیہ بسندا علی من ہذا بدرجۃ عن مولانا الشیخ عبد الجلیل برّادہ المدنی المذکور وھو یرویہ عن المعمر مفتی المدینۃ المنورۃ السید اسمعیل البرزنجی الشافعی عن الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سِنّہ الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامۃ القطب النهروالی عن والدہ عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح احمد بن عبد اللہ ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف[۲] الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفارسی الفرغانی بسماعہ لجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختلانی المعمر مائۃ و ثلاثا واربعین سنۃ وقد سمعہ جمیعہ عن محمد بن یوسف الفربری بسماعہ عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری رضی اللہ عنہ وعنهم اجمعین۔ قال الشیخ صالح الفلّانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اهل الفهارس هو الشیخ عبد الخالق

[۱] النهروالی نسبۃ الی نهروالہ بلدۃ من توابع گجرات الهند کذا فی حاشیۃ ثبت العلامۃ ابن عابدین الشامی ۱۲ عبد الهادی غفرلہ۔

[۲] بابا یوسف المشهور بسہ صد سالہ وهو فارسی ومضی المعمر ثلثمائۃ سنۃ ۱۲ ابو عبد اللہ غفر

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہروالی روی صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ والدہ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم واذا ثبت ھذا فیعلوا سنادی بدرجۃ فبینی وبین البخاری احد عشر۔ واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات ثلثۃ واطولہا تسعۃ۔ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الثلاثیات[١] خمسۃ عشر۔ وھذا عال جداً۔ واعلی اسانید الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ١٢٢٢ اثنتین وعشرین ومائتین والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ۔ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ رب العلمین علی ھذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

---

[١] وھی اثنان وعشرون حدیثا ١٢

الذي هو شيخ شيخنا السقاط نقلا عن جده ابي البركات ان رواية ابن سعادة
افضل من الروايات التي عند ابن حجر ان ابن حجر لم يعثر عليها وهي
المعتمدة عندنا بالمغرب وهي مسلسلة بالمالكية انتهى

طريق ابن سعادة في رواية البخاري

فاقول ارويه من طريق ابن سعادة عن[1] شيخنا عبد الجليل برادة المدني
عن[2] منة الله الازهري المالكي عن[3] الامير الكبير عن[4] نور الدين ابي الحسن علي
ابن محمد العربي السقاط المالكي عن[5] احمد بن الحاج عن[6] ابي البركات عبد القادر
الفاسي عن[7] والده علي عن[8] والده الامام يوسف بن محمد الفاسي وعن
شيخ الجماعة احمد بن علي المنجور وعن الامام محمد بن قاسم الغرناطي الشهير
بالقصار كلهم عن[9] ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن اليستيتني عن[10] سيدي
زروق وعن ابن غازي وهما عن[11] عبد الله القوري عن[12] ابي عبد الله
محمد القساني المكناسي عن[13] القاضي احمد بن محمد بن الغماز الخزرجي
عن[14] الرضي الطبري عن[15] ابن خيرة عن[16] عبد العزيز ابن سعادة عن[17]
ابي عبد الله بن سعادة عن[18] ابي علي الصدفي عن[19] الامام الباجي عن[20]
ابي ذر الهروي عن شيوخه الثلاثة ابي محمد[21] عبد الله بن حمويه
الحموي السرخسي وابي اسحق ابراهيم بن احمد بن ابراهيم

ابن داؤد البلخی المستملی وابی الهیثم محمد بن المکی بن زراع کغراب المروزی الکشمیهنی واخذ الثلاثة عن الامام ابی عبد الله محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن جامعه وعدد احادیثه سبعة الاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحادیث المکررة وقیل انها باسقاط المکررة اربعة الاف حدیث تنبیه قال ابن حجر فی مسانیده البخاری هو ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن المغیرة بضم فکسر ابن بَرْدِزبه بموحدة مفتوحة فراء ساکنة فمهملة مکسورة فزای ساکنة فموحدة مفتوحة علی المشهور وهو بالفارسیة الزراع الجعفی مولاهم البخاری مولی اسلام علی مذهب من یری ان من اسلم علی ید شخص کان ولاؤه له وذلک لان جده المغیرة کان مجوسیا ثم اسلم علی ید الیمان الجعفی والی بخاری نسبته الجعفی ابن سعد العشیرة الی قبیلة من الیمن من مذحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهیم قال الحافظ ابن حجر لم اقف علی شیئ من اخباره وابوه اسمعیل کان من العلماء العاملین وروی عن حماد بن زید ومالک وصحب ابن المبارک

ذکر اسم البخاری

وروی عنه العراقیون قال لا اعلم فی جمیع مالی درهما من شبهة
توفی ابو البخاری صغیرا فنشأ فی حجر والدته ثم عمی فرأت ابراهیم الخلیل
علی نبینا وعلیه افضل السلام والمرسلین اجمعین قائلا لها قد رد الله
علی ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله علیه بصره وكانت
نشأته وتربیته فی حجر العلم مرتضعا ثدی الفضل ثم الهم طلب
الحدیث وله نحو عشر سنین لعله فخرج من المكتب ولما بلغ
احدی عشر سنة رد علی بعض مشائخه غلطا وقع له فی سنده
حتی اصلح كتابه من حفظ البخاری ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثیرا من كتب الحدیث وفی ثمانی عشرة صنف التاریخ
الكبیر وغیره عند قبر النبی صلی الله علیه وسلم فی اللیالی المقمرة
وكتبوا عنه الحدیث ثم رحل واتسع فی الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحدیث لعله ان سمع الكثیر ببلده بخاری اعظم مدن
ماوراء النهر قال النووی والتاج السبكی وغیرهما ذكره ابو عاصم
العبادی فی طبقات اصحابنا الشافعیین انتهی وسأله اهل بلخ
فی الاملاء علیهم فاملاء علیهم الف حدیث عن الف شیخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعنى اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين وسيد المحدثين وكان يسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها فى بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا مع ذلك ان يغلطوه فى لفظة لا فى اسناد ولا فى متن ولما قدم بغداد فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه فى مجلسه الخاص بالناس امتحانا فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام آخر فسأله عن الثانى فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذالك الى ان فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو كذا وكذا والى الثانى وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناد يعلمهم بقدومه فاحدقوا به وسألوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى المنادى يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين والفقهاء فاول ما جلس قال يا اهل البصرة انا شاب وقد سألتمونى ان احدثكم وسأحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفیدو منها یعنی لیست عندکم واملی علیهم من احادیث اهل
بلدهم ما لیس عندهم حتی بهرهم - وروواعنہ الصحیح تسعون
الف رجل وکان ورده ختمۃ کل یوم وثلثہا سحر کل لیلۃ
وصحیحہ اصح الکتب بعد القرآن وقال اخرجتہ من زہاء ستمائۃ
الف حدیث والفتہ بمکۃ فی ست عشرۃ سنۃ وللائمۃ علیہ من الثناء
ما یضیق عنہ ہذا المحل ومنہ ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثلہ وقال غیر واحد ہو فقیہ ہذہ الامۃ وجمع رضی اللہ
عنہ من الحیاء والسخاء لاسیما للطلبۃ والشجاعۃ والورع
والزہد ما لم یجمعہ غیرہ وورث من ابیہ مالا کثیرا فتصدق
بہ لافراطہ فی الکرم واعطی فی بضاعۃ خمسۃ آلاف درہم فاخر
فاعطی عشرۃ آلاف ثم باعہا للاول وقال کنت ملت الی بیعہ
فلم اغیر نیتی وامتحن رحمہ اللہ تعالی بمحن کثیرۃ حسدا جماعۃ
من اہل عصرہ لہ ومن جملتہا الواقعۃ المشہورۃ لمحمد بن عیسی
الذہلی معہ وحاصلہا ان اہل بخاری سمعوا بمقدمہ الیہم من
نیسابور فقال لہم رئیسہم علما وغیرہ محمد المذکور انی مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلى لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالف فيه فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن باسرع من ان سئل عن اللفظ بالقرآن امخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا من افعالنا **والعجب** ان جواب البخارى هذا مع كونه فى غاية الصحة والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل غيروا فى وجه الحسن واوافيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلى و سئل البخارى عن ذلك فى حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا مرة فى كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظى بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى الذهلى جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخارى وان الذهلى انما هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن ثم اتبع حسده فقال لا يساكننى محمد بن اسمعيل فى البلد فخرج البخارى

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية رفعة البخاري وامتلأ اقطار الارض بذكره واجلاله وتعظيمه البالغ لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه وانطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له الا افراد من ائمة الحديث فتامل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله واعراضك عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار العلم وتتابع الناس في الثناء على اهل المرتبة الاولى ومن اضداد ذلك على اهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم نظائر لهذه القصة فاياك اياك ان تنزل عن الطريقة المثلى وان تضل عما اوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي لا يزال صاحبها يترقى الى ان يكون وارث الخلافة العظمى وفوض امورك كلها الى الله سبحانه وتعالى فانك ان صدقت في ذلك زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والائمة العارفين والخلفاء الوارثين وتامل ما صح به الحديث القدسي - من آذى لي وليا فقد[۱] حاربته

۱؎ اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالی لا یفلح ابدا۔ وجرت له رحمه الله تعالی محنة اخری وهی انه لما رجع الی بخاری زادت شهرته وتعظیم الناس له اکثر مما کان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب علی فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر علیه الدراهم والدنانیر فبقی مدة بجدهم ثم تحرك له امیر البلد خالد بن احمد بن محمد الذهلی نائب الخلافة العباسیه فارسل الیه من یسأله ویتلطف به ان یأتیهم بالصحیح ویحدثهم به فی قصره فقال لرسوله قل له انی لا اذل ولا احمل الی ابواب السلاطین فان احتاج لشیئ منه فلیحضر فی مسجدی او داری فان لم یعجبك هذا فانت سلطان فامنعنی من الجلوس علی الناس لیکون ذلك لی عذرا یوم القیمة عند الله تعالی ان لا اکتم العلم فراسله ان یعقد مجلسا لاولاده ولا یحضر غیرهم فابی عن ذلك ایضا وقال لا یسعنی ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاشتد غیظه فاستعان الامیر علیه ببعض حسدته من علماء بخاری ثم امره بالخروج من بلده فدعا علیه وکان مجاب الدعوة فلم یأت شهر حتی ورد من الخلافة بان ینادی علی الامیر فارکب حمارا ونودی علیه فی البلد ثم حبس الی ان مات

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و

لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم

فلما كان بخرتنگ[1] بمعجمة مفتوحة فى الاسم او مكسورة فراء ساكنة

ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم

بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب

الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت

لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك

لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك - بلغه انه وقع بينهم اى اهل

سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها

حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون

خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين

خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلوني قد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

---

[1] وسمعت من بعض شيخى (وهو الشيخ على بن سلطان اللبخاوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اھ والله اعلم بالصواب ١٢ - محمد عبد الهادى كان له الله ذو الايادى

بدعوات ثم اضطجع فقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق

حتى ادرج فى اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم

قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضنى اليك فمات فى ذلك الشهر

وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومائتين

عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما لانه ولد يوم الجمعة بعد

الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين و مائة

انتهى مختصرا - مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته - نور ٢٥٦ -

واما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيرى

رحمه الله تعالى فاروية عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة

صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومى

كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن

الكزبرى عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم

محمد الغزى عن والده البدر محمد الغزى عن البرهان ابى شريف

عن البدر القبابى عن ابن الخباز عن الامام النووى عن ابى اسحق

ابراهيم ابن ابى حفص عمر بن خضر الواسطى قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[۱۳] اخبرنا الامام فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد
ابن الفضل الفراوی انا[۱۴] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[۱۵]
ابو احمد محمد بن عیسیٰ بن عمرویہ الجلودی[۱] عن[۱۶] ابی اسحٰق ابراھیم بن محمد بن سفیان
(النیسابوری ۱۲ مسانید ابن حجر) (النیسابوری ۱۲ مسانید)
عن مؤلفہ الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ان للثلاثۃ فوائت فی
ثلاثۃ مواضع لم یسمعہا ابراھیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم
فروایتہ لہا عن الامام مسلم بالاجازۃ او بالوجادۃ[۲] وقد غفل اکثر الرواۃ
عن تبیین ذلک وتحقیقہ فی اجازاتہم بل یقولون فی جمیع الکتاب
اخبرنا ابراھیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و
ھو خطاء ح وارویہ عالیا منہ عن[۱] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین
ابن محمد الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] العلامۃ ابی حفص عمر بن عبد الکریم
العطار عن[۴] محدث دار الھجرۃ الشیخ صالح الفلانی ح وارویہ عالیا
منہ عن[۱] العلامۃ النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[۲] السید اسمٰعیل

---

[۱] بضم الجیم بلا اختلاف نسبۃ لسکۃ الجلود ببین نیسابور اندراسہ ۱۲ محمد عبد الھادی غفرلہ
[۲] الوجادۃ۔ فرعوا قولہم وجادۃ فیما اخذ من العلم من صحیفۃ من غیر سماع ولا اجازۃ
ولا مناولۃ من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمیز بین المعانی المختلفۃ انتہی مختصرا
وتمامہ فی مقدمۃ ابن الصلاح ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

البرزنجی مفتی المدینة عن[8] الشیخ صالح الفلانی عن[7] الشریف مولای سلیمان

الدرعی عن[6] الشیخ حسن العجیمی عن[6] الشیخ احمد العجل الیمنی عن[8] الامام یحیی

ابن مکرم الطبری عن[8] جده الامام محب الدین محمد بن محمد الطبری عن[9]

زین الدین ابی بکر بن الحسین المراغی عن[10] ابی العباس احمد بن ابی طالب

الحجار عن[11] الانجب ابن ابی السعادات الحمامی عن[12] ابی الفرج مسعود بن

الحسن الثقفی عن[13] الحافظ ابی القاسم عبد الرحمن بن منده عن[14] الحافظ

ابی بکر محمد بن عبد الله الجوزقی عن[15] ابی الحسین مکی بن عبدان

عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالی **تنبیہ** الامام مسلم ابن الحجاج النیسابوری[12 ابن حجر] هو

القشیری من بنی قشیر قبیلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام

هذا الشان وکبار المبرزین فیه والرحالین فی طلبه الی ائمة الاقطار

والمجمع علی تقدمه فیه علی اهل عصره کما شهد له بذلک اماما وقتهما

حفظا وحدیثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شیخه البخاری

وغیرهم کاحمد وروی عنه جماعات من کبار ائمة عصره وحفاظه و

منهم مساویه درجة کابی حاتم الرازی والترمذی وامام الائمة

خزیمة وله المؤلفات الکثیرة الجلیلة کالمسند الکبیر والجامع الکبیر

وكتاب الملل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في المخضرمين وكتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولاسيما صحيحه[1] الذي
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق **قال** صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولاجاء **ولد** سنة اربع ومائتين **وتوفي** رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنه ۲۶۱ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلي النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب مسلم في علم الحديث ۱۲ اكمال في اسماء الرجال

[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ۱۲ اكمال -

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به۔

قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه

فانصرف الى منزله فقدمت سلة[1] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة

فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته

ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من

غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[3] الامام[2] ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا الدينه واكرمنا بسنة نبيه۔ ارويها

عن[1] العلامة الحبيب المذكور عن[2] والده عن[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم

العطار عن[4] الشيخ صالح الفلانى ح واروىها عاليا عن[1] شيخى الشيخ

عبد الجليل عن[2] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[3] العلامة الفلانى

عن[4] الشيخ محمد ابن سنة عن[5] مولاى الشريف محمد بن عبد الله

عن[6] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[7] الشيخ يس المحلى والبابلى

الكرخى[5] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[8] الجلال السيوطى عن[9] ابى بكر

[1] سلة بالفتح وتشديد لام ظرفى لطعام وجامه ومیوه در روے نہند ۱۲ منتخب [2] عدد احادیثه (۴۰۰۸) کشف الظنون صفحه ۳۲/۲ ۱۲ [3] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المنادی عن [۱۰] محمد بن المطهر عن [۱۱] ابی النون یونس بن ابراهیم
الدبوسی عن [۱۲] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن [۱۳] الفضل بن سهل الاسفرائنی
عن [۱۴] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن [۹] محمد
ابن مقبل عن [۱۰] الحراوی عن [۱۱] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف
بابن البخاری عن [۱۲] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا به [۱۳] الشیخان
ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن
محمد الدومی [۱] سماعا علیهما ملفقا [۲] قالا اخبرنا به [۱۴] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد
ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن [۱۵] ابی عمر القاسم بن جعفر بن
عبد الواحد الهاشمی عن [۱۶] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها
الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث (ابن عمرو ۱۲) السجستانی رحمه الله تعالے
تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد
ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[۱] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[۲] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد۔
محمد عبد الهادی غفرله

السين الثانية معرب سيستان من نواحي هراة من بلاد خراسان
الازدي صاحب السنن ولد سنة ثنتين ومائتين وهو احد ائمة
المسلمين والحفاظ والجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم ويرجع اليهم
قال بعضهم وهو ثالث الشيخين في علمهما وفضلهما سكن البصرة
وروى سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه وعرضه على احمد بن حنبل
فاستجاده واستحسنه وقال الجلال لم يسبقه احد في زمنه
الى معرفته بتخريج العلوم وقال غيره هو احد حفاظ الحديث سندا
وعلما وعللا ومتنا ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود
على نبينا وعلى سائر الانبياء والمرسلين افضل الصلوة والسلام
سمع خلائق كاحمد والقعنبي وسليمان بن حرب وقتيبة وروى عنه
خلائق كالترمذي والنسائي قال كتبت عن النبي صلى الله عليه وسلم
خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن واحاديثه
اربعة الاف وثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس على تركه قال
ابن الاعرابي من عنده كتاب الله وسنن ابي داؤد لم يحتج معهما
الى شيئ من العلم وكان لابي داؤد كم واسع وكم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفى سنة خمس و
سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية فى كتبهم انه شافعى و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعى وفيه نظر ظاهر ا
لظاهر انه حنبلى انتهى ما فى المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعنى سنن الحافظ ابى عيسى الترمذى

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الا[مير]
الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى
العدوى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن بن
على العجيمى المكى عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغى عن اح[مد]
ابن ابى طالب الحجار عن ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن
ابى الوقت عبد الاول بن عيسى السجزى انا القاضى ابو عامر محمو[د]
ابن القاسم الازدى عن عبد الجبار بن محمد الجراحى عن محمد المحبو[بى]

ــــه وله ثلث وسبعون سنة ۱۲ بستان المحدثين

المروزي عن الحافظ الحجة ابي عيسى محمد بن عيسى الترمذي رحمه الله تعالى

تنبيه الترمذي هو ابو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك السلمي والترمذي بتثليث الفوقية وكسر الميم او ضمها كلها مع اعجام الذال نسبة لمدينة قديمة على طرف جيحون نهر بلخ وهو الامام الحجة الاوحد الثقة الحافظ المتقن اخذ عن البخاري وغيره قال رضي الله تعالى عنه عرضت كتابي اي كتاب[51] السنن المسمى بالجامع على علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا به وقالوا من كان في بيته فكانما في بيته نبي يتكلم - مات[52] الترمذي بترمذ اواخر رجب سنة تسع وسبعين ومائتين كذا قاله جمع مؤرخون انتهى ما في مسانيد ابن حجر مختصراً ملخصاً

٥

سنن النسائي الصغرى المسماة بالمجتبى او المجتنى للامام النسائي رضي الله تعالى عنه - ارويها عن شيخنا الحبيب حسين

---

[51] وله تصانيف كثيرة في علم الحديث - وهذا كتابه الصحيح احسن الكتب واحسنها ترتيباً واكثرها فائدة واقلها تكراراً وفيه ما ليس في غيره من ذكر المذاهب وغيرها من الفوائد ١٢ اكمال

[52] وفي الاكمال ليلة الاثنين لثالث عشرة من رجب سنة ٢٧٩ انتهى والله تعالى اعلم

(كاتب محمد ضياء خان غفر الله له)

عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر العطار ح وارويها عن[١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابی الخیر شیخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشیخ
محمد سعید القعقاعی کلاهما عن[٢] السید عبد الله کوجک عن[٣] الشیخ
عمر العطار عن[٤] الشیخ ابی النور علی بن عبد البر الونائی عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجیرمی عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعی الازهری
عن الشمس البابلی ح ویرویها الشیخ عمر[٣] عن[٤] الشیخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشیخ
محمد عارف عن[٦] محدث وقته الشیخ حسن العجیمی عن[٧] البابلی عن[٨] الشهاب
احمد بن خلیل السبکی وابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن[٩]
الغیطی عن[١٠] زکریا عن[١١] الزین رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهیم
ابن احمد التنوخی عن[١٣] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[١٤] ابی طالب
عبد اللطیف بن محمد بن علی القبیطی عن[١٥] ابی زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسی عن[١٦] ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی[١]
عن[١٧] احمد بن حسین الکسار عن[١٨] ابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی

---

[١] الدون قریة بدینور ۱۲ ثبت ابن عابدین - عبد الهادی غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی ھو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عزبن

دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا

فی الحدیث والمشھور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واخرین ببلاد کثیرۃ و

اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ **ولد** رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان

سنہ ۲۱۵ھ وکان شافعیا مذھبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال

الدار قطنی ھو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ ففضل

علیا علیہ رضی اللہ عنہما ولما ذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین

بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لھم منکرا علیھم الا

یرضی معاویۃ ان یکون راسا براس حتی یفضل **و قولہ** راسا براس

انما ھو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اھل السنۃ علی ان علیا

رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ود اسوہ بالارجل حتی

اشرف علی الموت **فتوفی** رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن
بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين
الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره
وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه يشبه ان يكون مولدى سنة
خمس عشرة ومائتين **ونسا** بفتح النون والسين المهملة من كور
نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائي بهمزة الالف
وقد يقال النسوى قيل وهو القياس وما اشتهر الآن من حذف الالف
بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابى عبد الله ابن ماجه القزوينى رحمه الله تعالى

ارويها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغنى
الدهلوى المدنى عن العلامة محمد عابد السندى عن الشيخ يوسف
المزجاجى عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ عبد الله
ابن سالم البصرى عن الشيخ علاء الدين البابلى عن خاله سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم الغيطى عن زكريا الانصارى عن ابن حجر

ے عدد احادیثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارویہا عالیا بالسند المذکور فی سنن النسائی الشیخ عمر[۳] العطار عن[۴] العلامۃ محمد[۵] الکزبری والشیخ مصطفی الرحمتی کلاھما عن[۶] الشیخ عبد الغنی النابلسی عن[۷] نجم الدین محمد الغزی عن والدہ[۸] البدر عن الحافظ السیوطی وشیخ الاسلام زکریا[۹] عن ابن حجر العسقلانی عن[۱۰] الشیخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن[۱۱] الشیخ ابی العباس الحجار عن[۱۲] الانجب بن ابی السعادات[۱۳] عن الحافظ ابی زرعۃ عن[۱۴] الفقیہ ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوینی عن[۱۵] ابی طلحۃ القاسم بن ابی المنذر الخطیب عن[۱۶] ابی الحسن علی ابن ابراھیم ابن سلمۃ بن بحر القطان عن ابی عبد اللہ محمد بن یزید المعروف بابن ماجہ القزوینی رضی اللہ عنہ تنبیہ ابن ماجہ ھو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ بن ماجہ القزوینی مولی ربیعۃ بن عبد اللہ الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن التی یکفیہا شرفا انہا جعلت من الکتب الستۃ والسنن الاربعۃ بعد الصحیحین بعد ان کان المکمل لذلک ھو موطا الامام مالک مع کونہا شارکتہ عما احرض علیہا اصحاب الکتب الخمسۃ من المقاصد

التی یبذبرها المحدث ومع کثرة احادیثها الضعیفة بل فیها احادیث منکرة بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فیما انفرد به الضعف ولذا اجری کثیرا من القدماء علی اضافة المؤطاء وغیره الی الخمسة وطاف (ای ابن ماجه) البلاد حتی سمع اصحاب مالک واللیث وروی عنه خلق کثیر ومن منهم ابو الحسن القطان توفی لثمان بقین من رمضان سنة ثلاث او خمس وسبعین ومائتین ومولده سنة تسع ومائتین

المؤطا لامام دار الهجرة ابی عبد الله مالک بن انس

رضی الله عنه - اخبرنی به العلامة الشیخ عبد الحق عن العلامة الشیخ عبد الغنی المحدث المدنی عن العلامة الشیخ اسحاق المحدث الدهلوی ح وارویه عالیا بدرجة عن الشیخ محمد یعقوب علی الدهلوی عن الشیخ اسحاق المذکور وایضا ارویه مساویا له عن الشیخ احمد جمال المکی عن مولانا فضل الرحمن المرادابادی کلاهما عن مولانا عبد العزیز الدهلوی عن والده قال اخبرنا بجمیع ما فی المؤطا روایة یحیی بن یحیی المصمودی الاندلسی رحمه الله تعالی الشیخ محمد وفد الله المالکی قراءة منی علیه من اوله الی اخره بحق سماعه لجمیعه علی شیخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی[8] الشیخ عبداللہ بن سالم البصری المکی قال اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی[9] الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی[10] النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی[11] الشرف عبدالحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی[12] البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی[13] ابی عبداللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن[14] ابی
محمد عبداللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن[15] القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن[16] محمد بن عبدالرحمن
ابن عبدالحق الخزرجی القرطبی سماعا عن[17] ابی عبداللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن[18] ابی الولید یونس بن عبداللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن[19] ابی عیسی یحیی بن عبداللہ سماعا قال اخبرنا عم والدی
عبیداللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبدالرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح واروبہ عن[1] العلامۃ الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[٢] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[٣] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[٤] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر ح وارویہ عالیا عن[١] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[١] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[٢] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[٣] الشیخ الامیر الکبیر عن[٤] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[٥] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[٦] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[٧] الشیخ علی الاجھوری عن[٨] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[٩] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[١١] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[١٢] محمد بن علی المکفی عن[١٣] محمد بن محمد الدلاصی
عن[١٤] عبد العزیز بن عبد الوھاب بن اسماعیل عن[١٥] جدہ اسمعیل بن
الطاھر عن[١٦] محمد بن الولید الطرطوسی عن[١٧] سلیمان بن خلف الباجی
عن[١٨] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[١٩] ابی عیسٰی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[٢٠] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[٢١] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن[٢٢] الامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبدالله القدومي والشيخ صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبتنا قلا من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب اقرب الى القران من كتاب مالك بن انس وانما سمي كتابه المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه ايضا ويحيى الاندلسي هذا لا رواية له في شيئ من الكتب الستة وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة له يلتبس عليه هذا بذاك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابی عامر بن عمرو الاصبحی ابو عبدالله المدنی الفقیه
امام دار الهجرة راس المتقنین حتی قال البخاری اصح الاسانید
کلها مالک عن نافع عن ابن عمر من السابقة - **وفی کتاب الانساب**
لابن عبدالبران الامام مالک رحمه الله تعالی سمی عالم المدینة
وانتشر علمه فی الامصار واشتهر فی سائر الاقطار وضربت له اکباد
الابل وارتحل الناس الیه من کل فج عمیق وانتصب للتدریس و
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قریبا من تسعین ومکث یفتی الناس
ویعلم الناس نحوا من سبعین سنة وشهدله التابعون بالفقه والحدیث اھ
وفی الروض الفائق انه العالم الذی یشیر به النبی صلی الله علیه
وسلم فی الحدیث الذی رواه الترمذی وغیره وهو قوله صلی الله علیه
وسلم ینقطع العلم فلا یبقی عالم اعلم من عالم المدینة **وفی حدیث**
اخر عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یوشک الناس ان یضربوا
اکباد الابل فلا یجدون عالما اعلم من عالم المدینة **قال** سفیان بن
عیینة کانوا یرونه مالکا وقال عبدالرزاق کنا نری انه مالک

فلا یعرف هذا الاسم لغیره ولا ضربت اکباد الابل الی احد مثل ما ضربت الیه وقال ابن مصعب سمعت مالکا یقول ما افتیت حتی شهد لی سبعون شیخا انی اهل لذلک وقال الشافعی لولا مالک وسفیان لذهب علم الحجاز اھ مات مالک رحمہ اللہ سنۃ تسع وسبعین ومائۃ وکان مولدہ سنۃ ثلث وتسعین[1] وقال الواقدی بلغ تسعین سنۃ اھ تقریب التھذیب۔

مسند الامام الھمام ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جمع الحافظ ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی۔ ارویہ عن الشیخ صالح کمال عن والدہ العلامۃ صدیق کمال عن الشیخ عبد الرحمن ابن الشیخ محمد الکزبری عن والدہ عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن النجم محمد الغزی عن والدہ البدر عن زکریا الانصاری عن عبد السلام بن احمد البغدادی عن الشرف ابی طاہر بن الکویک عن ام عبد اللہ زینب بنت الکمال

---

[1] او خمس وتسعین ۱۲ کمال

المقدسية عن عجيبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن ابی الخیر محمد
ابن احمد الباغبانی عن ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله محمد بن
یحیی بن منده عن ابیه عن مخرجه ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب
الحارثی عن ابی الفضل جعفر بن محمد بن احمد ابن الولید عن محمد بن یحیی الازدی
عن الهیاج ابن بسطام عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه عن
حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع الله العلماء یوم القیمة
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم خیرا اذهبوا الی الجنة
فقد غفرت لکم ما کان منکم وبالسند الی ابی حنیفة رضی الله
تعالی عنه عن انس رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول طلب العلم فریضة علی کل مسلم وارویه عن الشیخ
محمد حسب الله عن الشیخ ابراهیم السقا عن العلامة ثعیلب عن
الشهاب احمد الجوهری عن الشیخ عبد الله البصری عن الشیخ محمد بن سلیمان
المغربی عن السراج عمر الحانی عن الزین زکریا عن ابن الفرات
عن عمر بن الحسن عن ابن البخاری عن ابی الفرج عبد الرحمن بن علی

حدیث العلماء فی المعجم الصغیر ۱۲

ابن الجوزی عن[13] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[14] ابی عمرو عبد الوهاب
ابن ابی عبد الله محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن منده الی آخر
السند المتقدم

مسند[9] ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه جمع الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو رحمه الله تعالی

ارویه بالاسناد الی زکریا
الانصاری عن[9] ابن حجر العسقلانی عن[10] الصلاح ابن ابی عمر عن[11] الفخر
ابن البخاری عن[12] ابی طاهر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[13]
جامعه ابی[1] عبد الله الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی اخبرنا[14]
ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[15] القاضی ابی سعد
عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[16] ابیه محمد بن عبد الله بن
بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[17] الحسن بن علی الاسواری
عن[18] جعفر بن محمد عن[19] یونس بن حبیب عن[20] ابی داؤد الطیالسی
عن الامام المسند الهمام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه **تنبیه**

[1] وفاته سنة ست وسبعين وخمسمائة كذا في مدارج الاسناد ۱۲ محمد عبد الغنی غفر الله له

ابو حنیفۃ[1] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنۃ ثمانین وذهب ثابت ابوه الی علی کرم الله وجهه وهو صغیر فدعا له بالبرکۃ فیه وفی ذریته فکان هذا الامام من آثار تلک الدعوۃ وناهیک بذالک شرفا له رضی الله تعالی عنه ومن ثم قدمه الله علی ائمۃ عصره الذی هو عصر التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرۃ والتقدم ما اظهر له وکان رضی الله تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت علیه الدنیا بحذافیرها وولایۃ بیت المال والقضا قالوا له المرۃ بعد المرۃ اما ان تقبل واما ان نضربک مائۃ سوط فاختار عذابهم علی عذاب الله تعالی وسخطهم علی سخط الله تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب لیقبل وهو لا یزید الا اعراضا ونغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفۃ المنصور وقد قال له اقبل منی ولایۃ القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفۃ کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا الکذاب وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[1] من مسانید ابن حجر ملتقطا صفحہ (۷۶) ۱۲

لانہ رمی عندہ بانہ افتی العلویین بجواز الخروج علیہ لظلمہ فتعلل بما ذکر ثم حبسہ وامر بان یکرر علیہ الضرب الی ان مات شہیدا فی الحبس ببغداد سنہ ۱۵۰ خمسین ومائۃ علی المشہور وھی سنۃ مولد الشافعی رضی اللہ تعالی عنھما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیہ اخر** اختلف العلماء فی روایۃ الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم **والصحیح** انہ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی کما اثبت ذلک جماعۃ من المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الھمم** للعلامۃ ابراھیم الکورانی عن ابی حنیفۃ الامام قال ولدت سنۃ ثمانین وحججت مع ابی سنۃ ست وتسعین وانا ابن ست عشرۃ سنۃ فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقۃ عظیمۃ فقلت لابی حلقۃ من ھذہ قال حلقۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتقدمت فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ ھمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب **قال الحافظ ابن حجر** فی الاصابۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی ھو عبد اللہ ابن الحرث بن جزء نسب الی جدہ انتھی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالکی فی الاستیعاب ۔ عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر عمرا طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصرا اقول وبہذا نعلم ان اباحنیفۃ تابعی خلافا لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی فی ثبتہ ان اباحنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فقال ؎

ابوحنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی وواثلۃ[۱]	وبنت عجرد علم الطیبین قس

[۱] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالی عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ اہ الاستیعاب ج ۲ صفحہ ۷۶۳ ۔
محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الابادی

انتهى وقال العلامة ابن حجر فى مسانيده لا فى مناقبه رضى الله تعالى عنه اخذ الفقه عن حماد بن سليمان وادرك اربعة من الصحابة بل ثمانية منهم انس[۱] وعبد الله ابن اوفى[۲] وسهل بن سعد وابو الطفيل لكن قيل ادركهم ولم يلق احدا منهم وقد حررت ذلك فى تاليفى المستقل فى مناقبه انتهى **قلت** ذكر العلامة المذكور مناقبه وغيرها من كراماته فى الرسالة المستقلة سماها الخيرات الحسان فى مناقب النعمان ومن اراد الاطلاع عليها فليراجعها۔ **وقال فى الدر المختار** (ج۱ صفحہ ۹) وصح ان اباحنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط فى اواخر منية المفتى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط فى

اى وجدا فى زمنهم وان لم يرهم كلهم ۱۲ رد المحتار

اوائل الضياء انتهى وقال العلامة ابن عابدين فى رد المحتار ما نصه وعلى كل فهو من التابعين وممن جزم بذلك الحافظ الذهبى والحافظ العسقلانى وغيرهما **قال العسقلانى** انه ادرك جماعة من الصحابة

---

[۱] مات انس بن مالك رضى الله تعالى عنه فى قصره بالطف على فرسخين من البصرة سنة ۹۱ احدى وتسعين ودفن هناك ۱۲ استيعاب صفحہ ۳۴ ج ۱

[۲] شهد الحديبية وخيبر وما بعد ذلك من المشاهد ولم يزل بالمدينة حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول الى الكوفة وهو آخر من بقى بالكوفة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مات سنة سبع وثمانين بالكوفة وكان اتبنى بها دارا فى اسلم وكان قد كف بصره (انتهى استيعاب ج ۱ صفحہ ۳۲۹) ۱۲ عبد الهادى

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من
ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري
بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا
وقال جماعة انه لقي منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه علي القاري في
سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم
فالحاصل انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه
قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا
نفيسة وزبرا شريفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه
عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمي** مناقب النعمان
ومحي الدين عبد القادر القريشي سماه البستان **وجار الله**
الزمخشري المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله**
الحارثي الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغيناني
الف مناقب النعمان **والمؤرخ** يوسف سبط ابن الجوزي صنف
الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمري
الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحماني **ومحمد بن محمد**

الکردری وابو القاسم عبد الله السعدی المعروف بابن ابی العوام والامام الجلال السیوطی الف کتابا سماہ تبییض الصحیفہ و ابن کاس الف تحفۃ السلطان وابو عبد اللہ محمد الدمشقی الصالحی الف عقود الجمان وابو یحیی زکریا النیسابوری وابو احمد محمد الشعیبی وشمس الدین احمد السیواسی والقاضی ابو جعفر احمد البلخی الف مختصرا سماہ الابانۃ والقاضی ابن عبد البر المالکی صاحب الاستیعاب الف کتابا فی مناقب ابی حنیفۃ والشافعی ومالک رحمہم اللہ تعالی سماہ کتاب الانتہاء والامام الذہبی الف رسالۃ سماہا مناقب ابی حنیفۃ والعلامۃ ابن حجر المکی الف کتابا سماہ الخیرات الحسان وصارم الدین ابراہیم بن محمد الف کتابا فی ثلث مجلدات فی فضلہ وفضل صاحبیہ سماہ نظم الجمان وغیرہم واما الذین ذکروا مناقبہ فی کتبہم فجمع عظیم من اصحاب المذاہب المختلفۃ وارباب المشارب المتفرقۃ لا یمکن عدہم کما لا یخفی علی من یطالع کتب التاریخ واسماء الرجال وغیرہا من کتب الطبقات

ف مسند الامام المجتہد محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ

اروِیہ بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمرو عن فخر الدین ابن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان ابی جعفر محمد ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ولی فیہ طرق اخری** ولکن لما کان التطویل موجبا للملال - فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف لنیل الآمال - **تنبیہ** قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ - الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب - بن عبید بن عبد یزید بن ھاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتالیف فزادت المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئ کثیر من الموضوع

المفترى لاسيما تاليف الفخر الرازى بل فى تاليف البيهقى مع جلالته فى
فن علم الحديث وتوابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلك وحاصل ما ضمته شيئى من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشى مطلبى اجماعا وامه ازدية وقد صح فى فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة وورد فى حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متماسكة فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقى والنووى
وغيرهم وممن حمله على الشافعى احمد تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشى من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فى اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصاحف
المتحدث بها فى مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما ظهر له
من ذلك ولد بغزة فى سنة خمسين سنة وفاة ابى حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما فى حجر امه فى ضيق عيش بحيث كانت تتركه
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فی نحو العظم لعجزه عن الورق۔ ولما مضی
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ المؤطاء رحل الی مالک بالمدینة
فلازمه فبالغ فی اکرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه
من الفهم والعلم والادب والعقل۔ وأجازه شیخه مسلم الزنجی بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة۔ واستمر عند مالک الی ان توفی فرحل
من المدینة وسنّه نحو تسع وعشرین سنة الی الیمن وتولی القضاء
بها ثم رحل الی العراق فناظر محمد بن الحسن وغیره ونشر علم الحدیث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحدیث وشاع فضله
الی ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم یسبقه
احد الی ذلک فصنف فیه الرسالة فاجمع اهل عصره علی انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنی قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فیه فائدة جدیدة وانا انظر فیه خمسین سنة وما اعلم انی نظرت فیه
مرة الا واستفدت منه شیئا لم اکن عرفته۔ ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر وسار ذکر مؤلفاته الجدیدة فی شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا بعده راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا
فايقظهم وقال احمد ما مس احد محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن ختنه
لا مر لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مر انه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها ورائى النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم قبل حلمه فقال يا غلام قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن منى فدنى منه ففتح فمه وامر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض بارك الله فيك فما لحن بعد فى حديث ولا شعر وما مر على شيئى الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة فى زمن الصبا فى الزمن رجلا ذا هيئة يؤم الناس فى المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطانى اياه وقال هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما فى العلم وتكون على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما الميزان فانك تعلم حقيقة الشيئى على ماهو عليه قال الربيع ورأيت انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون ان يخرجوا بجنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما كان يسيرا حتى مات الشافعى رضى الله تعالى عنه اخرجب

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا مثلها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامانته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر انتهى ملتقطا

مسند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح وارويه ايضا عن صالح كمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الکزبری ح وادویہ عالیا عن[1] عبداللہ القدومی النابلسی عن[2] عبدالرحمن
الکزبری عن[3] احمد بن عبید العطار عن[4] اسمعیل العجلونی عن[5]
عبدالغنی النابلسی عن[6] النجم محمد الغزی عن[7] والدہ البدر محمد الغزی
عن[8] زکریا الانصاری عن[9] العز عبدالرحیم عن[10] ابی العباس احمد الجوخی
عن[11] ام محمد زینب بنت مکی الحرانیۃ عن[12] ابی علی حنبل الرصافی
عن[13] ابی القاسم ھبۃ اللہ الشیبانی عن[14] ابی الحسین التمیمی عن[15]
ابی بکر احمد القطیعی عن[16] عبداللہ بن الامام احمد بن حنبل عن
ابیہ الامام احمد الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **تنبیہ**
ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال الشیبانی
المروزی ثم البغدادی قال العلامۃ ابن حجر فی کتاب مسانیدہ [صفحہ ۹۱]
ھو الامام البارع المجمع علی امامتہ وجلالتہ وورعہ وزھادتہ
ووفور علمہ وسیادتہ رحل الی الحجاز والشام والیمن وغیرھا
سمع من سفیان بن عیینۃ واقرانہ وروی عنہ جماعۃ من
شیوخہ وخلائق اخرون لا یحصون منھم البخاری ومسلم وکثر ثناء
الائمۃ علیہ حتی قال بعضھم رأیت ثلثۃ لم یر مثلھم ابدا وذکر منھم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثنى عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي وما لي
حلال فابى ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطا وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما يزيد عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده وقال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله اه

فائدة في ثبت الامير ان سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه **قال العلامة** ابن حجر في مسانيده **فائدة مهمة** يتعين حفظها لعظيم جدواها وغزرة ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ ففضل كتب السنن على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم فاطلق الصحة على كل ما فيه **والحق** ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها شيخ الاسلام والحفاظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التى لم يلتزم مصنفوها الصحة فى جمعها انتهى مختصراً وقال ايضاً فى مسانيده وامتحن رضى الله عنه المحنة المشهورة التى كانت سبباً لمزيد رفعته فى الدنيا والاخرة ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفاً من التطويل وفيه ايضاً ان رمى لبعض ضاربيه بالبرص الشديد حجلا وذكر هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع ان الشافعى رضى الله تعالىٰ عنه دفع اليه كتاباً وهو بمصر وامره ان يذهب به الى احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم فى النوم فقال له اكتب الى ابى عبد الله فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعى الى خلق القران فلا تجبهم فيرفع الله لك علماً الى يوم القيمة قال الربيع فقلت له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذى على جلده فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الى مصر وسلمته الى الشافعى

رضی اللہ عنہما فقال ما الذی اعطاك قلت قمیصہ قال لا ینفعك
فیہ ولكن بلہ وادفع الی الماء لا تبرك بہ **ولد** رضی اللہ عنہ فی
شهر ربیع الاول سنة اربع وستین ومائة **وتوفی** سنة ۲۴۱
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشهور وكان قبرہ ظاهرا
ببغداد یتبرك بہ فطمستہ الروافض لما استولوا علیها قریب زماننا
ثم اعادہ سلطاننا خلیفة الخلفاء الراشدین عز نصرہ وكبت
اعدائہ بهیئة ظاهرة وابهة وافرة فهو بها الآن یزار و
یتبرك بہ وكشف لامر فروی حتی كفنہ لم یتغیر فیہ شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیہ ومن جملة ذلك ما قیل ان الارض
المبسوطة التی وقف الناس للصلوة علیها مسحت فوسعت
بقدر ستمائة الف واكثر سوی ما كان فی الاطراف والسفن وقیل
كانوا الف الف وثلثمائة الف **قال** ابو زرعة بلغنی ان المتوكل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیہ الناس للصلوة علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائة الف **وعن** بعض جیران احمد انہ اسلم
یوم موتہ من الیهود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتهی واللہ

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ اَرْوِیہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ والامام محمد بن سھل مولی الدویلہ ثلاثتھم عن العلامۃ الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا الانصاری ح واَرْوِیہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح واَرْوِیہ عالیا عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامي عن شهاب الدين احمد الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن ابي الوقت عبد الاول ابن عيسى السجزي عن الداؤدي عن عبد الله ابن احمد السرخسي قال اخبرنا ابو عمران عيسى بن عمر السمرقندي عن مؤلفه الحافظ ابي عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمي رحمه الله تعالى

تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميري في مقدمة هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التي سارت بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التي اعترفت بها السيادة عجما وعربا الحافظ الذي لا تعزب عن علمه شاردة - والضابط الذي استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق ومخالف - واقر ببراعتها المعادي والمؤالف - ابو محمد عبد الله ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمي السمرقندي الدارمي[ع] صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

ع قال الذهبي قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمي فقال عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ١٢ تذكرة الحفاظ -

نسبتہ الی دارم ابن مالک بطن کبیر من تمیم۔ ولد سنۃ احدی و
ثمانین ومائۃ وتوفی یوم الجمعۃ من ایام عرفۃ سنۃ خمس وخمسین و
مائتین ولہ من العمر اربع وسبعون سنۃ ودفن یوم النحر ببلدۃ
مرو قدس اللہ تعالی روحہ۔ وجعل فی جنات الفردوس غبوقہ
وصبوحہ۔ وکان رحمہ اللہ تعالی اماما جلیلا حافظا للحدیث
والقرآن۔ ملازما لعبادۃ اللہ سبحانہ وتعالی فی کل وقت وان
ذا رحلۃ عظیمۃ۔ واسفار کثیرۃ۔ رحل الی بلدان الاسلام ومدن
الایمان۔ وجمع علم الحدیث من عصابۃ ھذا الشان۔ وفرسان
ذاک المیدان حتی برع وفاق الاماثل والاقران۔ فعنت لہ وجوہ
الاکابر والاعیان۔ واستفاد منہ جماء الغفیری الکائنۃ فی ذلک الزمان
الی ان روی عنہ مسلم بن الحجاج القشیری صاحب الصحیح وابوداؤد
والترمذی من اصحاب السنن وعبداللہ بن الامام احمد ومحمد بن یحیی
الذہلی رحمہم اللہ تعالی واقروا لہ بکمال الفضل وتمام الاحسان۔ و
اثنوا علیہ بلسان الجنان والبیان۔ ولما نعی رحمہ اللہ تعالی الی حضرۃ
البخاری رحمہ اللہ تعالی استرجع وبکی۔ واطرق وابکی۔ وانشد ھذا

الشعر ولم یکن ینشد شعرا قط الا ما ورد فی الاحادیث ضرورة للروایة وابلاغا للدرایة۔ ؎

ان عشت تفجع بالاحبة کلهم   وفناء نفسک لا ابا لک افجع

ولا ریب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخاری علی صلاح الدارمی وفلاحه انتهی وقال ایضا فی مرتبة مسنده الشریف هو کتاب قدیم مبارک فیه وعلیه۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیه۔ اصل فی بابه۔ وفرد فی نصابه۔ فالقاری له لا یزال فی ریاض ورلقیه۔ وعلوم متفقة رشیقة۔ وفیه حلاوة مقطع۔ ولطافة مترع۔ وعذوبة مشرع۔ وهو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویة وآثار الاصحاب۔ وحقه ان یسمی بالسنن دون المسند وهو الاقرب الی الصواب۔ لکن اشتهر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین حتی عده ابن الصلاح۔ من المسانید علی وجه الیقین۔ وهذا وهم من ابن الصلاح۔ کما صرح به شارح الالفیة الفارق بین السنن والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی بشرح تقریب النواوی۔ قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل هو مرتب علی الابواب۔ وقد سماه

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیته
الدارمی صحیحا الا قوله انه رائی بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبة بل لو ضمّ الی الخمسة لکان اولی من ابن ماجة
فانه امثل منه بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتهر تسمیته بالمسند
کما سمی البخاری کتابه بالمسند لکون احادیثه مسندةً قال الا ان
فیه المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیرا علی انهم ذکروا فی ترجمة
الدارمی ان له الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن هو الجامع والمسند فقط انتهی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمه الله
تعالی واول من اضاف ابن ماجة الی الخمسة الفضلُ بن طاهر فتابعه
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتهی ثم قال العلامة المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبته[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انه قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجة فکان سادساً لکان اولی انتهی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ١٢ عبد الهادی غفر له۔

قلت وقد عده[1] الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طیب الله ثراه فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحدیث - المحتجة بها فی القدیم والحدیث والیه نحا والده الشیخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته - وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحادیث المنکرة والشاذة نادر فیه وله اسانید عالیة وثلاثیاته اکثر من ثلاثیات البخاری کذا فی مقدمة المشکوٰة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحیحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلك فی کلام احد ممن یعتمد علیه کیف ولو اطلق ذلك من یعتد به لکان الواقع بخلافه ومع ذلك فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنیف البخاری الجامع لتعاصرهما ومن ادعی ذلك فعلیه البیان وتعقبه السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی شرحه توضیح الافکار علی تنقیح الانظار

[1] ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاری علی تصنیف الدارمی فطلیه البیان
ایضًا وذکر المغلطائی انه ینبغی ان یجعل مسند الدارمی سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قلیل الرجال الضعفاء فلیس فیه الاحادیث
المنکرة والشاذة وان کان فیه احادیث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولی من سنن ابن ماجه الی اخر کلامه۔ قلت ویحتمل
انه اراد تفضیله علی ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اکثر والاحادیث الشاذة والمنکرة غیر نادرة فیه کما
صرح به السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی الشرح المذکور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله تعالی

بالسند الی العجیمی عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی ویحیی
الطبری عن السیوطی ح وارویها عن محمد حسب الله عن مصطفی
المبلط عن محمد الشنوانی عن السید مرتضی الزبیدی عن عمر بن
احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی عن الشیخ عبد الله البصری
عن علی بن عبد القادر الطبری عن عبد الواحد بن ابراهیم الحصاری
عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن السیوطی ح وبرویها الحصاری

ایضا اجازۃ عن[9] السیوطی عن[10] محمد بن مقبل عن[11] الحراوی عن[12] عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن[13] ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن[14] ابی الکرم المبارک بن الحسن الشہرزوری عن[15] ابی الحسین محمد بن علی المہتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی **تنبیہ** قال الامام الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ (صہ۱۹۹ ج۳) الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مہدی البغدادی الحافظ الشہیر صاحب السنن **مولدہ** ۳۰۶ سنۃ ست وثلثمائۃ سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبد اللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البہلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الہیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی واباطالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ والکوفۃ وواسط **وارتحل** فی کہولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابو بکر البرقانی وابوذر
الهروی وابونعیم الاصبهانی وابومحمد الخلال وابو القسم بن
المحسن وابو طاهر بن عبد الرحیم والقاضی ابو الطیب الطبری
وابو بکر بن بشران وابو القسم حمزة السهمی وابو محمد الجوهری
وابو الحسن بن الابنوسی وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسین
ابن المهتدی بالله وامم سواهم قال الحاکم صار الدارقطنی واحد
عصره فی الحفظ والفهم والورع واماما فی القراء والنحویین و اقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشهر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسألته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرها فاشهد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله۔ وقال
الخطیب کان فرید عصره وامام وقته وانتهی الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقراآت فان له فیها مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب بل فرس وقال وحدثنی الازهری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ والصفار يملی فقال رجل لا یصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمی للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادری قال املاء ثمانیة عشر حدیثا الحدیث الاول عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا والثانی عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا ومر فی ذلك حتى اتى على الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأیت مثل الدارقطنی فقال هو لم یر مثل نفسه فكیف انا رواها الخطیب فی تاریخه قلت هنا یخضع للدارقطنی ولسعة حفظه الجامع لقوة الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفی فی ثامن ذی القعدة سنة خمس وثمانین وثلثمائة رحمه الله تعالى انتهى ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخی رح اهـ مسانيد ابن حجر فائدة الدارقطنی بفتح الراء ويسكن وبضم القاف وسكون الطاء نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد انتهى كذا فی المرقات۔

١٤ ١٥ ١٦

المعاجم الثلاثة الكبير والاوسط والصغير للحافظ ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ عبدالله البصری عن الشيخ ابراهيم الكردی عن الشيخ احمد القشاشی عن الشيخ الرملی عن زكريا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر المقدسی عن الفخر بن البخاری عن ابی جعفر الصيدلانی عن فاطمة بنت عبدالله الجوزدانيه عن ابی بكر محمد بن عبدالله ابن زيد[٥] الاصفهانی عن الحافظ ابی القاسم سليمان بن احمد الطبرانی تنبيه قال فی كشف الظنون صفحه ۴۶۵ ج ۲ رتب فی الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب فی الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاؤ الدين على ابن بلبان الفارسی ترتيبا حسنا وتوفی سنه ۷۳۱ احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفی ثبت الامير

---

[٥] ابن زيد كذا فی مدارج الاسناد وفی الارشاد ابن زيدة وفی ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة اثنا عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اه قال الامام الذهبي في طبقاته الطبراني الحافظ الامام العلامة الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامي اللخمي الطبراني مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع في سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين وهلم جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند سوى مسند ابي هريرة فكانه افرده في مصنف والمعجم الاوسط في ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتي فيه كل شيخ بما له من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطني بين فيه فضيلة وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحي فانه تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير وهو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي
تواليفه في طبقاته واطال الكلام فيه- توفى الطبراني لليلتين
بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ستين وثلثمائة-

سنن ١٧، ١٨، ١٩
السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات

سن ٢٠ ٢١
ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر
احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه ارويها
عن العلامة الشيخ عبد الحق وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف
بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح
وارويها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل
البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ
محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ
عبد الله ابن سالم البصري ح وارويها مساويا له بطريق اخر عن

ــه بالاجازة العامة ١٢ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشی عن والدہ عن عمر العطار عن محمد طاہر سنبل عن الشہاب الجوہری المصری عن عبداللہ البصری ح واروہا عالیا منہ بدرجۃ عن العلامۃ احمد جمال المکی عن العلامۃ علیم الدین عن ابیہ العلامۃ رفیع الدین القندہاری عن الشیخ محمد بن عبداللہ المغربی وعن الشریف الادریسی کلاہما عن الشیخ عبداللہ البصری عن الشیخ علی بن عبدالقادر الطبری عن عبدالواحد الحصاری عن الشمس محمد بن ابراہیم الغمری عن ابن حجر ح ویروی الشیخ الفلانی عالیا عن الشیخ محمد بن سنہ عن الشریف ابی عبداللہ الوولاتی عن ابن ارکماش عن ابن حجر عن الحافظ العراقی عن ابی الفضل محمد ابن اسمعیل الحموی عن الفخر ابن البخاری عن منصور بن عبدالمنعم الفراوی عن محمد بن اسمعیل الفارسی عن ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

تنبیہ قال الذہبی فی الطبقات۔ البیہقی ہو الامام الحافظ العلامۃ شیخ خراسان ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسروجردی البیہقی صاحب التصانیف ولد ۳۸۴ھ اربع وثمانین

وثلثمائة فی شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسین العلوی وابا عبدالله الحاکم وابا طاہر بن محمش وابا بکر ابن فورک وابا علی الروذباری وعبدالله بن یوسف بن نامویہ وابا عبدالرحمن السلمی وخلقا بخراسان وھلال بن محمد الحفار وابا الحسین بن بشران وابن یعقوب الایادی وعدۃ ببغداد والحسن بن احمد بن فراس وطائفۃ وجناح بن تدیر وجماعۃ بالکوفۃ ولم یکن عندہ سنن النسائی ولا جامع الترمذی ولا سنن ابن ماجۃ بلی کان عندہ الحاکم ثم عنہ وعندہ عوال ولو بورک لہ فی عمرہ لحسن مقصدہ وقوۃ فہمہ وحفظہ وعمل کتابا لم یسبق الی تحریرہا انتہی مختصراً **قلت** ثم ذکر الذہبی تصنیفاتہ ثم ذکر عن امام الحرمین ابی المعالی انہ قال ما من شافعی الا وللشافعی علیہ منۃ الا ابا بکر البیہقی فان لہ المنۃ علی الشافعی لتصانیفہ فی نصرۃ مذہبہ ثم قال وتوالیفہ تقارب الف جزء مالم یسبقہ الیہ احد حضر فی اخر عمرہ من بیہق[1] الی نیسابور وحدث بکتبہ ثم حضرہ الاجل

[1] بیہق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صہ ۲۳ عبدالعاشق غفرلہ

في عاشر جمادى الاولى سنة ٤٥٨ ثمان وخمسين واربعمائة فنقل في تابوت الى قريته وهي ناحية من اعمال نيسابور على يومين منها خسروجرد هي ام تلك الناحية انتهى ملتقطاً وله من العمر اربع وسبعون سنة قيل مولده سنة ٣٨٤ اربع وثمانين وثلثمائة كذا في المرقات

٢٢ شرح معاني الآثار للامام ابي جعفر احمد بن محمد الطحاوي رحمه الله تعالى

وبالسند الى ابن حجر عن الشرف ابي الطاهر ابن الكويك عن زينب بنت الكمال المقدسية عن محمد بن الهادي عن الحافظ ابي موسى محمد بن ابي بكر المديني عن ابي الفتح اسماعيل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابي الفتح منصور بن حسين التالي[1] عن الحافظ ابي بكر محمد بن ابراهيم المقري المتوفى سنة ٣١١ عن مؤلفه ابي جعفر الطحاوي ح وارويه عن العلامة ابي الخير ميرداد الحنفي عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد ح وارويه عاليا عن[1] الشيخ عبد الجليل عن[2] الشيخ عابد عن[3] الشيخ

---

[1] التالي بالمثناة كذا في كفاية المتطلع ١٢ عبد

محمد طاہر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ
العجیمی وار ویہ عن الشیخ عبداللہ القلعی عن الشیخ عبدالرحمن
الکزبری عن الشیخ حسین المغربی عن الشیخ محمد بن الطیب
المغربی عن الشیخ العجیمی عن الشیخ احمد العجل عن الامام یحیی
الطبری عن زکریا الانصاری عن ابن حجر الی آخر السند
المتقدم **تنبیہ** الطحاوی ہو الامام العلامۃ الحافظ صاحب
التصانیف البدیعۃ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ
الازدی الحجری المصری الطحاوی الحنفی (وطحا) من قری مصر
سمع ہرون بن سعید الایلی وعبد الغنی بن رفاعۃ ویونس
ابن عبدالاعلی وعیسی بن مثرود ومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکم
وبحر بن نصر وطبقتہم۔ روی عنہ احمد بن القسم الخشاب و
ابوالحسن محمد بن احمد الاخمیمی ویوسف المیانجی وابوبکر بن المقرئ
والطبرانی واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزیز بن محمد الجوہری
قاضی الصعید ومحمد بن بکر بن مطروح وآخرون خرج الی الشام
سنۃ ثمان وستین ومائتین فتفقہ بالقاضی ابی حازم وبغیرہ

قال ابن یوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة ۳۲۱ھ احدى وعشرين وثلثمائة عن نضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح صفحه ۲۹ ج ۳ وكان (الطحاوي) يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر له تصانيف جليلة معتبرة فمنها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح
الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط
والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی
حنیفة وتاریخ کبیر والنوادر الفقهیة والرد علی ابی عبید
فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح
الطاء والحاء المهملتین نسبة الی طحیة قریة بصعید مصر وقد
ذکره السیوطی فی حسن المحاضرة فی اخبار مصر والقاهرة فی حفاظ
الحدیث وقال کان ثقة ثبتا فقیها لم یخلف بعده مثله انتهت
الیه ریاسة الحنفیة بمصر اه وفی انساب السمعانی الطحاوی
نسبة الی طحا بفتح الطاء المهملة والحاء المهملة قریة باسفل ارض
مصر وقیل غیر ذلک انتهی ملخصا من الفوائد البهیة۔ ص ۳۰

۲۳ **مشکوٰة المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد**
ابن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ تعالےٰ

ارویها عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاهما
عن السید عیدروس بن عمر عن عمه السید محمد بن عیدروس

عن السید زین العابدین ابن علوی جمل اللیل عن محمد بن سلیمان
الکردی المدنی عن ابی الطاہر الکورانی ح وارویہا عن عبد الحق
عن قطب الدین عن محمد اسحاق عن عبد العزیز ح وارویہا
عالیا عن احمد بن عثمان المکی عن فضل الرحمن العمری عن عبد العزیز
عن والدہ عن ابی الطاہر الکورانی عن والدہ عن احمد القشاشی
عن احمد بن علی الشناوی عن السید غضنفر النہروالی عن
شیخ الحرم المکی محمد سعید الشہیر بمیر کلان عن نسیم الدین
میرک شاہ عن والدہ المحدث جمال الدین عطاء اللہ بن
غیاث الدین عن عمہ اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن
عن شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرہی نسبۃ الی
الجرہ قریۃ من قری شیراز عن علی بن مبارک شاہ عن مؤلفہا
رحمہ اللہ تعالی ح ولنا طریق اٰخر کما نرویہا عن المفسر الشیخ
محمد حسب اللہ وعن الشیخ عبد الجلیل کلاہما عن احمد منۃ
اللہ عن الامیر الکبیر عن السید نور الدین ابی الحسن علی
ابن احمد الصعیدی العدوی عن محمد عقیلۃ المکی عن حسن

العجیمی عن احمد العجل عن الامام یحیی عن الحافظ عبد العزیز بن فهد والقاضی زکریا الانصاری قالا اخبرنا الشیخان العلامۃ الرحلۃ تقی الدین ابو الفضل محمد بن محمد بن فہد والامام العارف باللہ تعالی شرف الدین ابو الفتح محمد بن ابی بکر الحسین المراغی قالا انبانا العلامۃ الرحلۃ الزین ابو بکر بن الحسین المراغی زاد الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدین عبد الرحیم بن عبد الکریم الجرهی قالا اخبرنا العلامۃ امام الدین علی بن مبارک شاہ الصدیقی الساوجی زاد الثانی فقال اخبرنا الامام حسام الدین الحسن بن علی الابیوردی سماعا علیہ لشیئ من اولہا واجازۃ لسائرہا قال اخبرنا بہا الامام صدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ القزوینی قال هو والصدیقی اخبرنا بہا مؤلفہا تنبیہ قال فی کشف الظنون صفحہ ۴۲۳ ج ۲ بعد ذکر کتاب مصابیح السنۃ وشروحہ ثم ان الشیخ ولی الدین ابا عبد اللہ الخطیب کمل المصابیح وذیل ابوابہ فذکر الصحابی الذی روی الحدیث عنہ وذکر الکتاب الذی اخرجہ منہ وزاد علی کل باب من صحاحہ وحسانہ الا نادرا فصلا ثالثا وسماہ مشکوۃ المصابیح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ٧٣٧ه سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ٧٤٣ه ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصرا۔

٢٤ ـ ٢٥

الشفا في تعريف حقوق المصطفى۔ والمشارق[٥] كلاهما للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض
المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ٥٤٤ه اربع واربعين وخمسمائة **قال العلامة ابن عابدين** العلامة الامير الكبير في ثبتيه **اروبهما** عن العلامة الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الفلاني ح **وارويهما عاليا** عن العلامة عبد الجليل

٥ـ مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ـ ومن تصانيفه الماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ١٢ عبد الهادي غفرله

برادہ عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی عن[۳] صالح الفلانی عن[۴] الشیخ
محمد بن سنہ عن[۵] مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن[۶] الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین[۷] الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب[۸] احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس[۸] محمد بن احمد الرملی عن[۸] زکریا الانصاری
عن[۹] محمد بن مقبل الحلبی قال[۱۰] اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا[۱۱] ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا[۱۲] ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا[۱] وہو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقابلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وہی

[۱] ودر بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ بالجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ این باب است مفیلے
مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا وله الحمد لله مظهر دينه
على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا ۔ والقاضي عياض هو ابو الفضل
ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ست
وسبعين واربعمائة ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اه كذا في
مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك
لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه
حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان
على صحة جزم الاذان وغير ذلك اه كذا في بستان المحدثين معربا

شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه

رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب
الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي
المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ
الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام وارتحل مع والده الى الحرمين

ودر بستان المحدثين نوشته - وآن كتابيست كه در حق او گفته اند كه اگر آب زر نويسند وبجواهر وزن كنند حق او ادا نشود
عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنيه وهى اذذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشى البيضاوى وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبى بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا فى التعليقات صفحہ ٣١٦ ـ توفى سنه ١٠٦٩ تسع وستين والف و

هذا الشرح شرح كبير فى غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اھ كذا فى كشف الظنون صفحہ ٤٢ ج ٢ قلت ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضى عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة ـ الكوثر الراوى ـ الشيخ الهمام حسن العدوى الحمزاوى ـ فرغ من تاليفه سنه ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف ـ

الجامع الكبير ٢٧ والصغير ٢٨ للامام جلال الدين السيوطى

٢٧ ـ ٢٨

رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اَرويها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القرنى المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجى عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ عبد الخالق المزجاجى عن والده على المزجاجى عن حسن بن على العجيمى ح واَرويها عن الحبيب الحبشى عن الشيخ السيد محمد نور الادريسى المغربى

المدنی عن[3] ابی عبد اللہ محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویہا
عالیا بالاجازۃ العامۃ عن[1] الشیخ فالح المدنی عن[2] الشیخ ابی عبد اللہ
محمد بن علی السنوسی عن[3] ابی العباس العرائشی عن[4] عبد الوہاب
التازی الحسنی عن[5] الشیخ حسن بن علی العجیمی عن[6] الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیہ
الجامع الکبیر و یسمی جمع الجوامع قال فی الکشف صفہ ۳۹۸ ج ۲ وہو کبیر اولہ
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیہ انہ قصد
استیعاب الاحادیث النبویۃ وقسمہ قسمین الاول ساق
فیہ لفظ الحدیث بنصہ یذکر من خرجہ ومن رواہ من واحد الی
عشرۃ او اکثر یعرف منہ حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغۃ علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیۃ المحضۃ او المشتملۃ علی قول و
فعل او سبب او مراجعۃ ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابۃ
قدم العشرۃ ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبہمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجلہ کتبا کثیرۃ قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویۃ

یاسرها قال شارحہ المناوی هذا بحسب ما اطلع علیہ المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطۃ بها علی ما جمعہ الجامع المذکور
لو تم وقد اخترمتہ المنیۃ قبل اتمامہ وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائۃ الف وکثیر وقال ابو زرعۃ کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائۃ الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائۃ الف حدیث الی غیر ذلک انتہی اقول هذه الاعداد
المذکورۃ لیست علی الحقیقۃ وانما المراد منها معنی الکثرۃ فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطۃ والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامۃ
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[١] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیہ انہ وقف علی کثیر مما دونہ
الائمۃ من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منہ حیث جمع فیہ بین
اصول السنۃ واجاد مع کثرۃ الجدوی وحسن الافادۃ وجعلہ

[١] المتوفی سنۃ سبع وسبعین وتسعمائۃ کذا فی کشف الظنون ج ١٢

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
قسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اھ **واما الجامع الصغير له**
قال اليماني في الكشف (صہ ۲۷۶ ج ۱) وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف ذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع اوكذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنه سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ملتقطا۔

الترغيب والترهيب[5] للامام زكي الدين ابي محمد عبد العظيم المنذري رحمه الله تعالى

ارويه عن الشيخ حسب الله عن الشيخ عبد الغني المدني عن الشيخ اسمعيل ابن ادريس الرومي عن الشيخ صالح الفلاني ح وارويه عاليا عن العلامة عبد الجليل المدني عن السيد اسماعيل البرزنجي عن الشيخ الفلاني قال قرأته من اوله الى آخره على الشيخ احمد بن محمد سعيد سفر عن والده محمد سعيد وقد اجازنيه[5٢] والده محمد سعيد عن الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن عبد الله البصري عن الشيخ عيسى الجعفري عن الشيخ علي الاجهوري عن البرهان العلقمي عن عبد الحق السنباطي عن ابن حجر ح ويرويه الفلاني عاليا عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف عن محمد ابن اركماش الحنفي اجازة عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارك الشهير بابن الشحنة عن علي بن اسماعيل بن قريش

---

[5] وسائر مؤلفاته كالاربعين حديثا في قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له

[5٢] اخذ الفلاني بالاجازة عن محمد سعيد بلا واسطة الشيخ احمد ۱۲

عن مؤلفه تنبیه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد اللہ بن سلامۃ بن سعد بن المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی سنۃ ست وخمسین وستمائۃ کما فی کشف الظنون وکتابہ الترغیب والترھیب کتاب کبیر فی مجلدین اولہ الحمد للہ المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبّان التمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

اروبہ عن الحبیب حسین الحبشی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن الملا ابراھیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشہاب احمد بن حجر الھیتمی قال اخبرنی بہ ابو الفضل بن حصین انا ابو اسحق التنوخی عن ابی عبد اللہ محمد بن احمد ابی الھیجا ابن الرداد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویہ العلامۃ ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

ح[5] حِبّان بکسر المھملۃ وبالموحدۃ ۱۲ عبد الھادی غفر اللہ لہ

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروی انا تميم بن ابی سعيد الجرجانی

انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الرو دنی انا ابو حاتم بن حبان

تنبيه ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ

ابن معبد بن شهيد التميمی البستی الدارمی الشافعی الثقة الثبت

الفقيه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعية العلم فی

الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة وابی

عبد الرحمن النسائی وعمران بن موسی بن مجاشع والحسن بن

سفيان وابی يعلی الموصلی وغيرهم کتب عن اکثر من الفی شيخ روی

عنه الحاکم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولی قضاسمرقند

وکان من فقهاء الدين وحفاظ الانام عالما بالنجوم والطب

وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء واما من ينسبه

الی التساهل لانه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن

کثير ان ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من

المستدرک توفی ابن حبان سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلاث مائة

انتهی ما فی تذکرة الحفاظ للذهبی وثبت الامير ومسانيد ابن

حجر رحمہم اللہ تعالی۔

٣١ المستدرک ویقال لہ المستدرک للامام الحاکم ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ النیسابوری رحمہ اللہ تعالی ویقال لہ ابن البیّع بفتح الموحدۃ وکسر المثناۃ التحتیۃ وتشدیدھا بعدھا عین مھملۃ اُرْوِیہ عن الشیخ عبد الجلیل وعن الشیخ صالح کمال وعن الشیخ محمد حسب اللہ ثلاثتہم عن الشیخ منۃ اللہ عن الامیر الکبیر قال اُرویہ بالسند الی ابن المقیر عن ابی الفضل احمد بن طاھر المیھنی عن ابی بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی عن الحاکم اجازۃ۔ تنبیہ قال ابن حجر فی مسانید الحاکم ھذا ھو ابو عبد اللہ الضبی النیسابوری الحافظ الثقۃ لکنہ معروف عند اھل العلم بالتساھل فی الصحیح انتھی مختصرا ولد سنۃ ۳۲۱ احدی وعشرین وثلاثمائۃ وتوفی سنۃ ۴۰۵ خمس واربعمائۃ سمع بنیسابور وحدھا نحوا من الفی شیخ وبغیرھا نحو الفی شیخ ایضا ولہ خمسمائۃ تالیف وکان فیہ تشیع وکان عالما صالحا فاضلا وغلط فی احادیث ضعیفۃ او موضوعۃ قال ابو حاتم وغیرہ قام الاجماع علی انہ ثقۃ وقال السبکی اتفق العلماء انہ من اعظم الائمۃ الحفاظ الذین

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابى هريرة وغيره روى عنه الائمة الدارقطني و
القفال والبيهقي وغيرهم وابو القاسم القشيرى
ورحل الناس اليه - وكتاب المستدرك على الصحيحين
قصد به ضبط الزوائد عليهما مما هو على شرطهما او شرط احدهما او هو
صحيح ففى الفية العراقى وكالمستدرك على تساهل وقال ما انفرد
به فذاك حسن ما لم يرد قال السخاوى اى على تساهل منه فيه
بادخاله فيه عدة موضوعات حمله على تصحيحها اما التعصب لما رمى من
التشييع واما غيره فضلا عن الضعيف وغيره بل يقال ان السبب فى
ذلك انه صنفه فى آخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغير قاله فى المنح البادية
انتهى كذا فى ثبت الامير الكبير -

۳۲ عمل اليوم والليلة لابن السنى رحمه الله تعالى ارويه عاليا
اجازة عن السيد محمد على بن طاهر الوترى المدنى ومشافهة عن
محمد بن سليمان حسب الله المكى وعن عبد الجليل براده المدنى ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبيد العطار عن العلامة اسمعيل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فہد المکی عن الجمال محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہا ابن السنی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ ابن السنی ہو الحافظ الامام الثقۃ ابو بکر احمد ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی جعفر بن ابی طالب الہاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ومحمد ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسد آبادی واحمد بن الحسین الکسار وآخرون۔ قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث

فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ و رفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات

رحمہ اللہ تعالیٰ و ذلک فی آخر سنۃ ۳۶۴ اربع وستین وثلثمائۃ

(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن

وسماہ المجتبی عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ

الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ وقال صاحب کشف الظنون عن الامام

المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ

ومن احسنہا للامام ابی عبدالرحمٰن النسائی المتوفی سنۃ ۳۰۳ ثلاث وثلثمائۃ واحسن

منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الدینوری

المتوفی سنۃ ۳۶۴ وھو اجمع الکتب فی ھذا الفن انتہی۔

۳۳-۳۴-۳۵

الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحٰق بن موسیٰ الاصبہانی

۔ اَرویہا بالسند الی الفخر

ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی

حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابو نعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثين وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنيا سنة نيف وارلعين
وثلثمائة وله ست سنين فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نيسابور شيخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شيخها خيثمة بن سليمان الاطرابلسی ومن بغداد جعفر الخلدی
وابو سهل بن زياد وطائفة تفرد فی الدنيا باجازتهم كما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الى بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فی اربع واربعين وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابی
محمد ابن فارس - وسمع من ابی احمد الغسال وابی علی بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاكثر وتهيأ له من لقی الكبار ما لم يقع لحافظ
روی عنه كوشيار بن ليالير وزا لجيلی وابو بكر بن ابی علی الذكوانی
وغيرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردويه كان
ابو نعيم فی وقته مرحولا اليه لم يكن فی افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه كان حافظ الدنيا قد اجتمعوا عنده وكل يوم

نوبته واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما
كان يقرأ عليه في الطريق جزء ولم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف
وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون
لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه
باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة
وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة
وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصراً
كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي ج٣ صـ٢٩١ ج١ صـ٢٥٢ وقال صاحب الكشف في ذكر
كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن
معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة
الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم
توفي رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اهـ مختصراً۔

٢٦ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي

رحمه الله تعالى۔ ارويه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام
ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تنبيه

القضاعی هو الامام شهاب الدین ابو عبد الله محمد بن جعفر بن سلامۃ القضاعی قاضی مصر المتوفی بہا سنۃ ۴۵۴ھ اربع وخمسین واربعمائۃ۔

۳۷ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند الی الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقۃ حافظ غلط فی احادیث من التاسعۃ مات سنۃ ۲۰۴ھ انتہی تقریب التہذیب۔

۳۸ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب الصحیح رحمہ اللہ تعالیٰ وہو کتاب ضخم نحو عشرۃ اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشهیر بابن جماعة
بسماعه علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن
علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی
اخبرنا القاضی ابو العلا محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد
ابن محمد بن الحسن بن النیا زکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی
حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے ۔

السیرۃ لابی اسحٰق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ [۳۹]

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی والشیخ صالح کمال المکی والشیخ محمد بن
سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر
الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی
عن الشیخ محمد حجازی الواعظ وسالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد
الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن
ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحٰق
الابرقوہی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی
عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمٰن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکره وکان الشافعی یعظم ابن اسحق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمه الله تعالی

عن[1] الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن[2] احمد منة الله عن[3] الامیر عن[4] شیخه الحفنی عن[5] البدیری عن[6] الملا ابراهیم عن[7] القشاشی عن[8] الشمس الرملی عن[9] زکریا عن[10] محمد بن مقبل الحلبی عن[11] جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا[12] ابو الحسن الکردی انا[13] ابو المنجا انا[14] ابو الوقت انا[15] الداودی انا[16] السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیه قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

ــــــــــــــــ

[1] الکشی بالفتح قریة بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

[2] الکس بالکسر والفتح بلد قریب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحافظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدی وعلی بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم۔ وعلق له البخاری فی دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ٢٤٩ تسع واربعين ومائتين انتهى

٢١ مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

٢١

ارويه بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاری عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروی حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجانی حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجروذی حدثنا محمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبی ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى بن يحيي بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحمانی واُمما سواهم۔ وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوری وحمزة بن محمد الكنانی
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدی كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته من الخلق امر عظيم ـ ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة سبع وثلثمائة اهـ تذكرة الحفاظ ص ۲۷۴ ج ۲

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك ۲۷

رحمه الله تعالى ـ وجميع تاليفه ارويها بالسند الى الصفي القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور محمود بن اسمعيل بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم ـ تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی اصبہان توفی سنہ ۲۸۷ سبع وثمانین ومائتین۔ کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شہردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی

تنبیہ قال فی بستان المحدثین ما معربہ۔ الدیلمی ہو الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن ہمدان ومن تصانیفہ تاریخ ہمدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوہاب بن مندہ واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البری وسواہم عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفہان وبغداد وقزوین وغیرہا من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب فطین حسین الخلق متصلب فی مذہب السنۃ معتزل عن الاعتزال قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفۃ والعلم

لا يميز في الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب مندرجة كثيرة من الموضوعات في هذا المسند توفي رحمه الله تعالى تاسع رجب سنة ۵۰۰ تسع وخمسمائة اھ مختصرا

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابي بكر عبد الله بن ابي الدنيا رحمه الله تعالى

ارويه بالاسناد الى الفخر بن البخاري عن ابي قدامة عن ابي الفتح بن البطي عن شهدة الكاتبة عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العكبري عن ابي الحسن علي بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى

صفحہ ۴۳ ج ۲

تنبيه قال الذهبي ابن ابي الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان ابن ابي الدنيا القرشي الاموي مولاهم البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة ثمان ومائتين[ه] وسمع سعيد بن سليمان وعلي بن الجعد وسعيد بن محمد الجرمي وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله بن خيران صاحب المسعودي وابا نصر التمار وعبد الله العبسي و

ه كما في ثبت الامير ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابوبکر النجاد واحمد بن خزیمة
وابوبکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی آن واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ۲۸۱ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

۳۵ کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود
النیسابوری رحمه الله تعالی ارویه من طریق ابی علی النسائی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علی بن الجارود النیسابوری المجاور بمکة سمع ابا سعید بن الاشج ومحمد بن آدم وعلی بن خشرم ثم خلقا۔ حدث عنه ابو حامد ابن الشرقی ومحمد بن نافع المکی ویحیی ابن منصور وآخرون وکان من العلماء المتقنین المجودین توفی سنة ۳۰۷ سبع وثلثمائة[1] اھ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابی شیبة رحمه الله تعالی۔ من طریق ابن الفرات عن تاج الدین السبکی المتوفی سنة ۷۷۱ عن الحافظ شمس الدین ابی عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذهبی المتولد سنة ۶۷۳ والمتوفی سنة ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابی عبد القادر عن سعید بن احمد عن ابی بکر عبد الله بن محمد بن ابی شیبة العبسی مولاهم الکوفی الحافظ الثبت العدیم النظیر صاحب المسند والاحکام والتفسیر وغیرها روی عن شریک وابن المبارک وابن عیینة وغیرهم وعنه البخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجه وابو زرعة

---

[1] وفی ثبت الامیر ست وثلثمائة والله تعالی اعلم ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

وابوحاتم وابویعلی وغیرہم توفی سنہ ۳۵ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ **مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالی** من طریق السلفی عن ابی الوفا (ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲) احمد بن عبید اللہ بن عدنان النہشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانۃ **تنبیہ** قال الذہبی ابوعوانۃ ہو الحافظ الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحق بن ابراہیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ طوف الدنیا وعنی بہذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن الازہر والزعفرانی وغیرہم۔ حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی وابوعلی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد مبنی باسفرائین یزار وہو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل کتب الشافعی ومذہبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی وہو ثقۃ جلیل انتہی۔

۴۸ **سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالی** من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد مرزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن
محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن
عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ
محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ
تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان
المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و
فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر
وابا عوانۃ وطبقتہم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و
بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال
سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن
الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحواً من عشرۃ
آلاف حدیث من حفظہ ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷
سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی رح ۔

۴۹ صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی الفخر بن البخاری
عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبداللہ البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ **تنبیہ ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابوبکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنہ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
و محمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ولنقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان و عتبۃ بن عبداللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما۔ **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابن عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور بابن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حدیثہ کما یحفظ القاری السورة **قال** الحاکم فی کتاب علوم الحدیث فضائل ابن خزیمة مجموعة عندی فی اوراق کثیرة ومصنفاته تزید علی مائة واربعین کتابا سوی المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء **وکانت** وفاته فی ثانی ذی القعدة سنہ ۳۱۱ احدی عشرة وثلثمائة انتهی مختصراً ما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ **مسند حارث بن ابی اسامه رحمه الله تعالی**[۵۰] ارویه بالسند الی ابی نعیم[۱] الاصبهانی عن ابی بکر احمد بن یوسف بن خلاد عن مؤلفه وارویه ایضا من طریق الفخر ابن البخاری عن محمد الصیدلانی الی المؤلف **تنبیه** ابن ابی اسامه هو الحارث ابن ابی اسامة محمد التمیمی المتوفی سنہ ۲۸۲ اثنتین وثمانین ومائتین کذا فی کشف الظنون صفحہ ۲۳۰ ج ۲ وقال فی ثبت الامیر انه بغدادی ولد فی سنہ ۱۸۶ وتوفی یوم عرفة سنہ ۲۸۲ انتهی۔

۵۱ **صحیح الاسماعیلی**[۵۱] ۔ بالسند الی ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

[۱] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسی بن مهران الاصبهانی صاحب حلیة الاولیاء ۱۲
عبد الهادی غفر الله له

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ہو الحافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل امام اہل جرجان ولد سنہ ۲۲ وتوفی سنہ ۳۷ لہ تصانیف کثیرۃ منہا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد قال الشیرازی تصنیفہ ہذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اہ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ

سنہ ۵۲

بالسند الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ریذۃ الاصبہانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی عن اسحاق بن ابراہیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ عبد الرزاق ہو الامام ابو بکر عبد الرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی سنہ ۲۱ احدی عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وہو اصغر من مصنف ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب اہ الفقہ کشف الظنون صفحہ ۴۵ ۔ قلت وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدہ الثانی بمکۃ

المکرمۃ عند اخی فی اللہ الشیخ الحافظ نظر احمد الھندی المہاجر الی بلد اللہ الامین۔

۵۳

مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر

البزار رحمہ اللہ تعالیٰ اروبہ بالسند الی الحافظ ابن حجر عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن علی عن محمد بن عبدالرحمن الحضرمی عن عبدالرحمن بن عتاب عن القاضی سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ البزار ھو الحافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففۃ البصری المتوفی سنہ ۲۹۲ اثنین وتسعین ومائتین بالرملۃ قال ابن ابی خیثمۃ ھو رکن من ارکان الاسلام وکان یشبہ بابن حنبل فی زھدہ وورعہ لہ المسند الکبیر رحل فی اخر عمرہ الی الشام واصبھان فنشر علمہ ومات بالرملۃ من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرۃ الحفاظ

۵۴

مشکوۃ الانوار فیما روی عن اللہ تعالیٰ من الاخبار

للشیخ الاکبر قدس سرہ الانور بالسند الی الحجار عن الحافظ محب الدین بن البخاری عن الشیخ محی الدین ابن عربی الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** ابن عربی ہو الشیخ محی الدین محمد بن علی المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنۃ ۶۳۸ ثمان و ثلاثین وستمائۃ اولہ الحمد للہ رب العلمین الخ **قال** جمعت ہذہ الاربعین بمکۃ المکرمہ فی شہور سنۃ ۵۹۹ تسع وتسعین وخمسمائۃ وشرطت فیہا ان تکون من الاحادیث المسندۃ الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ خاصۃ وربما اتبعتہا باحادیث عن اللہ تعالیٰ مرفوعۃ الیہ غیر مسندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما رویتہا وقیدتہا ثم اردفتہا باحدی وعشرین حدیثا فجعلت واحدا و مائۃ حدیث الٰہیۃ وشرحہ الامام محی الدین یحیی بن شرف النووی صفحہ ۴۴ اھ کشف الظنون

۵۵

۵۵ السنن لابی مسلم الکشی بفتح الکاف وتشدید الشین المعجمۃ نسبۃ الی قریۃ من اعمال جرجان۔ ارویہا بالسند الی ابن طبرزد عن ابی بکر محمد ابن عبد الباقی عن

ابی اسحٰق ابراهیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبد اللہ بن ابراهیم
ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفها۔ تنبیہ الکشی
وهو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن
الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان
سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و
طبقتهم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء
محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازهری وعبد العزیز الازجی
جاور بمکۃ الی ان توفی بها فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ اھ
صـ ۲۰۵ ج ۳
طبقات الذهبی رح

الجندی

۵۶ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند

الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی
تنبیہ ابن عساکر هو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن هبۃ
اللہ بن عبد اللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع
وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سلہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہ ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ من النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اه كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومرويا تهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن
هذا الرجل الاعزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاري
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراعن ابي الفتح اسمعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ تنبيه ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيّان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ ولد سنة ۲۹۴ اربع وتسعين ومائتين وتوفي سنة ۳۶۹

٥٧

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابى يعلى الموصلى وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا فى ثبت الامير۔

۵۸

۵۸ تاريخ ابن معين فى احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابى اسحق التنوخى عن يحيى بن يوسف المصرى عن ابى الحسن على بن هبة الله بن الجميزى عن ابى طاهر السلفى عن محمد بن احمد الرازى عن على بن محمد الفارسى عن ابى احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابى بكر احمد بن على المروزى عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المرى مولاهم البغدادى **مولده** سنه ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب نخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك واسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخارى ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المدينى لانعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدورى سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ما عرفناه وعن يحيى بن معين قال كتبت بيدی
الف الف حديث وقال ابن المدینی انتهى علم الناس الى يحيى
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيى بن معين
فی النوم فقلت ما فعل الله بک فقال اعطانی وحبانی وزوجنی
ثلثمائة حوراء ومهد لی بین الناس۔ توفی فی ذی القعدة غريبا
بمدينة النبی صلی الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالى اه تذكرة الحفاظ للامام الذهبی رح

٥٩ **شرح السنة للبغوی رحمه الله تعالى** ۔ وبالسند الى
النجار عن الانجب بن ابی السعادات الحمامی عن ابی منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ **تنبيه** البغوی هو الامام
حسين بن مسعود البغوی وقد تقدم ذكره فی سند تفسيره۔

٦٠ **الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالى** ۔
وبالسند الى الفخر ابن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی غالب
احمد بن الحسن بن البنا عن الحسن بن علی الجوهری عن ابی بكر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيى بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن المبارک
ھو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاھم المتوفی سنہ ۱۸۱ھ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
لا حلم اطلب منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفا کذا فی ثبت
الامیر وقال الذھبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاھدین قدوۃ
الزاھدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاھم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات
الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدھا بعام وافنی
عمرہ فی الاسفار حاجا ومجاھدا وتاجرا سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وھشام بن
عروۃ واما سواھم حتی کتب عمن ھو اصغر منہ دون العلم
فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزھد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اھل الاقالیم فانہ من
صباہ ما فتر عن السفر منھم عبد الرحمن بن مھدی ویحیی

ابن معین و حیان بن موسیٰ وابوبکر بن ابی شیبۃ وغیرہم وعن اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و قال شعیب بن حرب لو جہدت جہدی ان اکون فی السنۃ ثلاثۃ ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابواسامۃ ہو امیر المؤمنین فی الحدیث انتہی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق

ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزۃ عن عیسیٰ بن عبدالعزیز عن ابی سعد عبدالکریم بن محمد السمعانی عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطہر عن ابی اسحاق ابن ابراہیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبدالرحمن المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی عن ابی عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی الکشف ہو ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم الترمذی المتوفی شہیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و قد ذکر ثلاثۃ مائۃ اصل الا اثنی عشر ہو الملقب بسلوۃ

¹ فی معرفۃ اخبار الرسول ۱۲ ؎ وعند العجلونی محمد بن عبدالرحمن ۱۲ عبدالہادی

العارفين وبستان الموحدين روي انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب لي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد علي
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لا سيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومائتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر
عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن سیدیہ الازدی وابی احمد ابن ابراھیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد المروزی الحنظلی المعروف بابن راھویہ نزیل نیسابور تنبیہ ابن راھویہ قال احمد لا اعلم لہ نظیرا وقال الدارمی ساد اھل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذہلی اجتمع فی الرصافۃ اعلام اصحاب الحدیث منھم احمد وابن معین وغیرھما وکان صدر المجلس اسحاق وھو الخطیب وقال اسحاق ماسمعت شیئا الا حفظتہ وما حفظت شیئا قط فنسیتہ وکان ینظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائۃ الف حدیث کانی انظر الیھا ولد ابن راھویہ سنۃ ۱۶۶ وتوفی سنۃ ۲۳۸ ا ھ ثبت الامیر۔

۶۲

اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور عبدالرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ الخطیب البغدادی ھو ابوبکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۴ الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۸ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** الدولابی ھو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ ۳۱۰ عشرۃ وثلثمائۃ اھ **قال الذہبی** الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم **قال** ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فى ذى القعدة سنة ٣ (ثلث) ومولده كان فى سنة ٢٢٤ اربع وعشرين ومائتين انتهى

٦٥

٦٥ مسند بقى بن مخلد رحمه الله تعالى من طريق عياض عن

ابى القاسم احمد بن محمد بن احمد بن محلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقى بن مخلد عن ابيه محمد عن ابيه احمد وعمه عبد الرحمن عن ابيهما مخلد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه احمد عن ابيه بقى بن مخلد عن ابن حبيب عن ابن الماجشون **تنبيه** قال الذهبى فى طبقاته بقى بن مخلد الامام شيخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبى صاحب المسند الكبير والتفسير الجليل الذى قال فيه ابن حزم ماصنف تفسير مثله اصلا مولده فى رمضان سنة ٢٠١ احدى ومائتين وسمع يحيى بن الليثى القرطبى وابا مصعب الزهرى ويحيى بن بكير وابن ابى شيبة وغيرهم وطاف الشرق والغرب وشيوخه مأتان وثمانون ونيف - روى عنه ابنه احمد واحمد بن عبد الله الاموى واسلم بن عبد العزيز وغيرهم وكان اماما علما قدوة مجتهدا لا يقلد احدا ثقة حجة صالحا عابدا متهجدا اواها عديم

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه

الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال

ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما

رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني

سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا

بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة

وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و

يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ٢٧٦

ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

٦٦ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى

من طريق عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن

عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن

وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح

بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع

بطن من قيس عيلان ١٢ ذهبي

سنة ١٩٦ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين
ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اه قال
الذهبي ولد (وكيع) سنة ۱۲۹ تسع وعشرين ومائة سمع هشام
ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج
وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد
ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات
سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن
كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي
بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا
سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه
فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور
توفي بفيد راجعا من الحج سنة ۱۹۷ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اه
مختصراً ملتقطاً

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمہور البعلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراھیم بن المظفر الحسینی عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاہین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاہین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاہین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منہم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثلاثمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ھذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاہین سنۃ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

۷۹ مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق الغانی عن ابن
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیری الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنۃ ۲۱۴ھ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اھ

معجم ابن قانع رحمہ اللہ تعالی ۔ بسند صاحب المنح من طریق الصدفی والسلفی عن ابی القاسم عبدالواحد بن علی بن محمد بن فہد العلاف عن ابی الحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص الحمامی عن الحافظ الناسی ابی الحسین عبدالباقی ابن قانع رحمہ اللہ تعالی

القاضی

تنبیہ ابن قانع ھو الحافظ القاضی ابوالحسین عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموی مولاھم البغدادی ولد فی سنہ ۲۶۵ واختلط قبل موتہ بسنتین و**مات** سنہ ۳۵۱ ھ کذا فی

ثبت الامیر

عشاریات القلقشندی رحمہ اللہ تعالی ۔ بالسند الی صاحب المنح **قال** اخبرنا بہا ابوالمکارم محمد بن احمد القابسی عن ابی النور القصار عن النجم الغزی والبدر القرافی کلاھما عن المؤلف

الناسی

تنبیہ القلقشندی ھو الشیخ جمال الدین ابراھیم بن علی ابن احمد بن اسماعیل بن علاء الدین القرشی الشافعی القلقشندی بقاف مفتوحۃ ثم لام ساکنۃ ثم قاف مفتوحۃ ثم شین معجمۃ

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابوبكر محمد بن
اسمٰعيل وابن اخيه عبدالكريم المقدسي وابوالفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريا ته باربعة عشر ولله الحمد اه كذا في ثبت الامير

الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابوالاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه **تنبيه قال** صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير **قلت** فتقع لنا بستة عشر لانا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه **قال الجامع المسكين**
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبدالغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

تاليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب

المنح وهو يرويها من طريق السّلفي عن علي بن الحسن الربعي من

الی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد

ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۵۷ھ

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد

ھبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار وابی

الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن

احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ ھو محمد

ابن حفید بن سہل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفہ۔ ارویھا بسلاسل السادۃ الحنفیۃ۔ عن

الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی

المتوفی سنہ ۱۳۰ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید

محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن

الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین

الحصکفی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن[10] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[51] الحنفی عن[11] ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[12] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[13] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاہر الحنفی عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن[16] جدہ تاج الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی عن[18] ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد ابن ابی بکر البخاری المشہور بامام زادہ الحنفی عن[20] شمس الائمۃ ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد الحلوانی[52] الحنفی عن[22] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن حفص محمد البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ

---

۵۱ بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدۃ ۱۲ رد المحتار

۵۲ الحلوانی اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ھذا اللفظ ثلثۃ اقوال بفتح الحاء المھملۃ بالھمزۃ فی اخرہ او بفتح الحاء واخرہ نون بضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلواء ایضا مصدر من الحلواء اھ مختصراً ملخصاً من مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

تعالی عنه تنبیه محمد بن الحسن الشیبانی هو ابو عبد الله محمد بن
الحسن بن فرقد الشیبانی نسبته ولاء الی شیبان بفتح الشین
المعجمة قبیلة معروفة الکوفی صاحب الامام ابی حنیفة اصله
من دمشق من اهل قریة یقال لها حرستا بفتح الحاء المهملة وسکون
الراء المهملة وفتح السین المهملة سمع الحدیث عن مسعر بن
کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار والامام مالک والاوزاعی
والقاضی ابی یوسف وروی عنه الامام الشافعی وابو سلیمان
موسی بن سلیمان الجوزجانی وهشام بن عبد الله الرازی
وابو حفص الکبیر وغیرهم من اکابر المحدثین وائمة الدین قال
الشافعی ما رأیت سمینا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأیت
افصح منه کنت اظن اذا رأیته یقرء القراٰن کان القراٰن نزل
بلغته وقال ایضا ما رأیت اعقل من محمد بن الحسن وروی
عنه ان رجلا سأله عن مسألة فاجابه فقال له الرجل خالفك
الفقهاء فقال له الشافعی وهل رأیت فقیها قط اللهم الا
ان یکون رأیت محمد بن الحسن وقال ابو عبد الله الذهبی

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا احدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا
ولا یؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرہا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرہا

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره وفضله الجميل فمن طعن عليه
كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد
الاثبات وكفاك مدح الشافعي له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة
وروايته عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين
كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون
كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها
فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة
لا يمكن استقصاؤها۔ وقد جمعت اكثرها في غير هذا المحل
والآن اشرع في ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب
الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف
والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفي فنقول فقه الامام الهمام المجتهد
المقدم امام الائمة وسراج الامة ابي حنيفة النعمان
ابن ثابت رضي الله تعالى عنه نرويه عن العلامة صالح

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح واروية عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر رواية الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ علي المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الرحمن
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنة شارح الوھبانیۃ عن الکمال محمد بن الھمام صاحب فتح القدیر شرح الھدایۃ عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشھیر بقاری الھدایۃ ح وارویہ عن الفقیہ شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد میرداد عن السید کوجک عن الشیخ عابد عن عمہ الشیخ محمد حسین ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن ابیہ عن الشیخ محمد ھاشم بن عبد الغفور السندی عن مفتی الاحناف بمکۃ عن الشیخ عبد القادر الصدیقی عن الشیخ حسن العجیمی اخبرنا مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاہ الحسینی اجازۃ عن الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن الشیخ ابراھیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن الشیخ محب الدین احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشھیر بقارئ الھدایۃ عن علاء الدین السیرافی عن السید جلال شارح الھدایۃ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

نسبۃ الی سیراف بلدۃ من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ۱۲ الفوائد البھیۃ۔

سلہ د فی ثبت ابن عابدین السیرامی ۱۲ عبد الھادی غفر اللہ لہ

الکشف والتحقیق عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر عن شمس الائمہ
محمد بن عبد الستار الکردری ح وارویہ عن العلامۃ اسعد الدہان
(المتوفی سنہ ۱۱۱۶ھ)
عن العلامۃ حسین الطرابلسی عن السید علاء الدین عابدین
عن والدہ العلامۃ الفقیہ خاتم المحققین السید محمد امین بن
عابدین ح وارویہ بالاجازۃ العامۃ عن العلامۃ یوسف بن
اسمعیل النبہانی عن العلامۃ الفقیہ السید محمد ابی الخیر
عابدین امین الفتوی بدمشق ابن العلامۃ السید احمد عابدین
شقیق السید محمد امین عابدین عن والدہ السید احمد عابدین
المذکور وھو عن اخیہ السید محمد امین المعروف بابن عابدین
ح وارویہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی عن الشیخ ادریس
ابن محمد المکی المتوفی سنہ ۱۳ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ
السید محمد شاکر عن الامام الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابی البرکات
ابن محمد رحمۃ اللہ الایوبی الشہیر بالرحمتی عن الشیخ صالح بن
ابراہیم بن سلیمان الجینینی وھو عن والدہ عن شیخ الفیانی
(رد المحتار ۱۲)
زمانہ الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن محمد سراج الدین

ـــــــــ
[۵] وفی ثبت ابن عابدین جلال الدین الکبیر واللہ اعلم ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی عن حافظ الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الاکرم ابی حنیفۃ النعمان الکوفی صاحب المذہب وھو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السبذموتی

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ السرخسی ھو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی سنہ ۴۸۳ ثلاث وثمانین واربعمائۃ وھذا الکتاب اجل الکتب التی دونت لمذھب الامام الاعظم رح لانہ یحتوی علی جمیع المسائل التی کتبھا الامام محمد والامام ابویوسف والامام الاعظم والامام زفر والامام الحسن البصری رحمھم اللہ تعالی قال فی الفوائد البھیۃ السرخسی کان اماما علامۃ حجۃ متکلما مناظرا اصولیا مجتھدا عدہ ابن کمال باشا من المجتھدین فی المسائل لازم شمس الائمۃ عبد العزیز الحلوائی واخذ عنہ حتی تخرج بہ وصار اوحد زمانہ وتفقہ علیہ برھان الائمۃ عبد العزیز بن عمر بن مازہ ومحمود ابن عبد العزیز الاوزجندی وغیرھما۔ املی المبسوط نحو خمس عشرۃ مجلدا وھو فی السجن باوزجند کان محبوسا فی الجب بسبب کلمۃ نصح بھا الخاقان وکان یملی من خاطرہ من غیر مطالعۃ کتاب وھو فی الجب واصحابہ فی اعلی الجب وقال عند فراغہ من شرح العبادات ھذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات املاء المحبوس عن الجمع والجماعات ۔ وقال فی آخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاه المحبوس فى محبس الاشرار ۔ والسرخسى نسبة الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمّره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى

رحمه الله تعالىٰ ۔ اروبها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفیۃ امین الدین یحیی بن محمد بن ابراہیم الاقصرائی القاہری عن[۱۴]
القاضی زین الدین ابی بکر بن الحسین العثمانی المراغی ثم المدنی
عن[۱۵] القاسم ابن محمد بن یوسف البرزالی عن[۱۶] مظفر الدین احمد
ابن علی الساعاتی الحنفی عن[۱۷] ظہیر الدین محمد بن عمر بن محمد البخاری
النوجابا ذی بفتح النون قریۃ ببخاری عن[۱۸] محمد بن عبد الستار
الکردری عن مؤلفہا تنبیہ[۱] المرغینانی هو علی بن[۲] ابی بکر بن
ابن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی[۳] صاحب الہدایۃ کان اماما فقیہا
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاہدا ورعا فاضلا ماہرا اصولیا ادیبا شاعرا
لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب ولہ الید الباسطۃ فی الخلاف
والباع الممتد فی المذہب تفقہ علی الائمۃ المشہورین منہم مفتی
الثقلین نجم الدین ابو حفص عمر النسفی ومن تصانیفہ کتاب المنتقی
ونشر المذہب والتجنیس والمزید ومناسک الحج ومختارات

---

[۱] ولد بلاشہ احد عشر وخمسمائۃ ۱۲ مقدمۃ الہدایۃ [۲] المرغینانی نسبۃ الی مرغینان بفتح المیم وسکون الراء المہملۃ وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء بعدہا نون ثم الف بعدہ نون بلدۃ من بلاد فرغانۃ ۱۲ الفوائد البہیۃ - محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

النوازل وكتاب فی الفرائض ۔ وقال فی اول البداية قال ابو الحسن
علی بن ابی بکر بن عبد الجليل كان يخطر ببالی عند ابتداء حالی ان
يكون كتاب فی الفقه فيه من كل نوع صغير الحجم كبير الرسم وحيث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الى القدوری
اجمل كتاب فی احسن ايجاز واعجاب ورأيت كبراء الدهر يرغبون
الصغير والكبير فی حفظ الجامع الصغير فهممت ان اجمع بينهما
ولا اتجاوز فيه عنهما الا ما دعت الضرورة اليه وسميته
بداية المبتدی ولو وفقت لشرحه سميته بكفاية المنتهی اه
وقد وفق لشرحه وسماه بكفاية المنتهی ثم اختصره وسماه الهداية
وكانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعين وخمسمائة وتفقه عليه
جم غفير اه مختصرا الفوائد البهية صفحه ۵۷

فتح القدير شرح الهداية للعلامة كمال الدين محمد بن عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالى ۔ وبالسند

۴

الى الشيخ العجيمی عن خير الدين الرملی عن محمد بن سراج الدين
الحانوتی عن العلامة احمد بن الشلبی عن القاضی شمس الدين

محمد بن احمد الغزی والعلامۃ سری الدین عبد البر بن محب الدین
محمد بن الشحنۃ کلاھما عن مؤلفہ العلامۃ المحقق کمال الدین
الشہیر بابن الہمام السکندری السیواسی کان والدہ قاضیا
بسیواس من بلاد الروم ثم قدم القاہرۃ وولی خلافۃ الحکم
بہا عن القاضی الحنفی ثم ولی القضاء بالاسکندریۃ وتزوج منہا
بنت القاضی المالکی فولد لہ الکمال محمد سنۃ ثمان وثمانین
وسبع مائۃ وکان اماما نظارا فارسا فی البحث فروعی اصولی
محدث مفسر حافظ نحوی کلامی منطقی جدلی ولہ تصانیف
مقبولۃ معتبرۃ منہا شرح الہدایہ المسمی بفتح القدیر والتحریر
فی الاصول وغیر ذلک۔ وسمع علی جماعۃ منہم حافظ العصر
ابن حجر وذکرہ فی بعض تصانیفہ فقال شیخنا واجاز لہ کثیرون
مسانیدہم عالیۃ وخرج لہ الحافظ السخاوی اربعین من مرویاتہ
بالسماع والاجازۃ فحدث بہا وسمعہا منہ الفضلاء وادمن
الاشتغال برہۃ ففاق اقرانہ فضلا تاما وفکرا مستقیما
وذکاء مفرطا وکان لہ نصیب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنہ ۸۶۱ھ احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطاً وتمامه فى ثبت ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

۵ـ الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين الكرماني رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيہ اختلف فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن محمد البخارى عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصاً من الفوائد ص ۲۳

۶ـ البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضى محمود العينى رحمه الله تعالى

بالسند المقدم فى فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضى شيخ الاسلام محمود العينى تنبيها لا العينى هو قاضى القضاة بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضى شهاب الدين العينى اصله من حلب ولد فى عنتاب فى سابع رمضان سنه ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه وفى سنه ٧٨٣ ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس واجتمع هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافى فاصحبه معه الى القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركى الحنفى ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبى ثم عاد الى دمشق سنه ٧٩٢ ثم رجع الى القاهرة وفى سنه ٨٢٣ سافر الى بلاد قرمان من قطعة اسيا ثم رجع الى مصر فجعل محتسب القاهرة وامره امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدورى فى الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوري بتمامه في ليلة واحدة
ابتدأه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القاري واحد وعشرون مجلدا ومعاني كتاب الآثار
للطحاوي في عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابي داؤد
في مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوك وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة في مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجاني وشرح قصيدة الصاوي في العروض
وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير في تسعة عشر مجلدا واختصره في ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركي وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ في مجلد واحد ورحلة الطحاوي ومختصر

ابن ... كان ومشارح الصدر وفى الخطب ثمان مجلدات وكتاب النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعراً ونثراً والتذكرة المتنوعة وتمشيات على الكشاف وتفسير ابى الليث والبغوى وغير ذلك توفى رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذى الحجة سنة ٥٥ خمس خمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته تقرب بيته بحارة كتامة بالقرب من الازهر انتهى مختصراً سرد النقول للشيخ العلامة عبد الستار الصديقى المكى

ـ٨ كنز الدقائق للعلامة ابى البركات عبد الله بن احمد ابن محمود النسفى رحمة الله عليه[له] وسائر تصانيفه مر سنة فى ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔

ـ٩ كشف الاسرار والحقائق فى شرح كنز الدقائق للامام[٩] قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرمانى رحمه الله تعالى

له كان اماما كاملا عديم النظير فى زمانه رأساً فى الفقه والاصول بارعاً فى الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردرى وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ١٢ عبد الهادى غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفہ مسعود بن ابراھیم تنبیہ
ھو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر سنہ ۷۴۸ ثمان واربعین
وسبعمائۃ اھ کذا فی الکشف۔

متن

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباہ والنظائر للعلامۃ

زین العابدین بن نجیم رحمہ اللہ تعالی۔ وبالسند
الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج
الدین الحانوتی عن مؤلفہما تنبیہ قال فی کشف الظنون ھو الفقیہ
الفاضل زین العابدین بن ابراھیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم
المصری الحنفی المتوفی بہا سنہ ۹۷۰ سبعین وتسعمائۃ اھ وفی
التعلیقات السنیۃ اخذ العلوم عن جماعۃ منہم شرف الدین
البلقینی وشہاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال
واجازوہ بالافتاء والتدریس وانتفع بہ خلائق ولہ عدۃ مصنفات
منہا شرح الکنز والاشباہ النظائر المذکوران واخذ الطریق
عن العارف باللہ سلیمان الخیفری قال عبد الوھاب الشعرانی
صحبتہ عشر سنین فما رأیت علیہ شیئا یشینہ وحججت معہ فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائة فرأيته على خلق عظيم مع جيرانه و

غلمانه مع ان السفر يسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصاً

شرح الوقاية ومختصرها النقاية كلاهما للعلامة صدر الشريعة

عبيد الله بن مسعود ابن تاج الشريعة رحمه الله تعالى

وبالسند الى الشيخ العجيمي عن الشيخ عبد الفتاح الخاص عن الشيخ

محمد بن عبد القادر النحريري عن العلامة سراج الدين عمر

الحانوتي عن البرهان ابراهيم الكركي عن الامين يحيى بن محمد

الاقصرائي عن الشيخ محمد بن محمد البخاري عن الشيخ حافظ

الدين ابي طاهر محمد بن محمد بن على الطاهري عن مؤلفهما

ح وارويهما بالسند المتقدم فى الترغيب والترهيب الى

الحافظ ابن حجر عن الشيخ محمد بن محمد البخاري المعروف

بخواجه پارسا المدفون بالبقيع عن حافظ الدين ابي طاهر

عن صدر الشريعة تنبيه هو صدر الشريعة الاصغر عبيد الله

ابن مسعود ابن تاج الشريعة محمود بن صدر الشريعة احمد

ابن جمال الدين عبيد الله المحبوبي صاحب شرح الوقاية المعروف

بين الطلبة بصدر الشريعة هو الامام المتفق عليه والعلامة المختلف
اليه حافظ قوانين الشريعة ملخص مشكلات الاصل والفرع شيخ
الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول ـ فقيه اصولی خلافی
جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متکلم منطقی عظیم
القدر جلیل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام
تاج الشریعة محمود بن صدر الشریعة عن ابیه صدر الشریعة عن
ابیه جمال الدین المحبوبی عن الشیخ الامام المفتی امام زاده الخ
شرح کتاب الوقایة من تصانیف جده تاج الشریعة وهو احسن
شروحه ثم اختصر الوقایة وسماه النقایة والف فی الاصول
متنا لطیفا سماه التنقیح ثم صنف شرحا نفیسا سماه التوضیح
وله المقدمات الاربعة وتعدیل العلوم والشروط والمحاضر ـ
مات سنة ۷۴۷ سبع واربعین وسبع مائة ومرقده فی شرع
آباد بخارا اه کذا فی الفوائد البهیة ـ

مصنفات الامام ابی الحسین احمد بن محمد القدوری
رحمه الله تعالی منها مختصره المعروف وشرح مختصر الکرخی ۱۴ سنة ۱۵

والتجرید[16] فی الخلاف بین الشافعیة والحنفیة وغیر ذلك - بالسند المذکور فی الهدایة الی القاضی[14] زین الدین العثمانی عن[15] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن[16] جعفر بن علی الهمدانی عن[17] الحافظ ابی طاهر احمد بن محمد السلفی عن[18] ابی الحسن المبارك ابن عبد الجبار الطیوری عن مؤلفها **تنبیهاً** القدوری هو احمد ابن محمد بن احمد ابو الحسین البغدادی القدوری بالضم قیل انه نسبة الی قریة من قری بغداد یقال لها قدوره وقیل نسبة الی بیع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بین ایدی الطلبة کان ثقة صدوقا انتهت الیه ریاسة الحنفیة فی زمانه صنف المختصر هو متن متین معتبر متداول بین الائمة الاعیان وشهرته تغنی عن البیان **قال** صاحب مصباح انوار الادعیة ان الحنفیة یتبرکون به فی ایام الوباء وهو کتاب مبارك من حفظه یکون امینا من الفقر حتی قیل ان من قرأه علی استاذ صالح ودعا له عند ختم الکتاب بالبرکة فانه یکون مالکا للدراهم علی عدد مسائله وفی بعض شروح المجمع انه مشتمل علی اثنی عشر

الف مسئلة انتهى وشروحه كثيرة جدا اهـ كشف الظنون والفوائد البهية مختصراً وقد عدّ شروحه في الكشف الى احدى وثلثين شرحاً مات القدوري رحمه الله تعالى يوم الاحد الخامس من رجب سنه ثمان وعشرين واربعمائة ببغداد ودفن من يومه بداره في درب ابي خلف ثم نقل الى تربة في شارع المنصور ودفن هناك بجنب ابي بكر الخوارزمي الحنفي۔

تصانيف الشيخ علاء الدين الحصكفي رحمه الله تعالى

الحصفكي

كشرحيه على التنوير[۱۷] وعلى الملتقى[۱۸] وشرحه على المنار[۱۹] وشرحه على القطر[۲۰]

۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

اروبها[۱] عن العلامة اسعد الدهان عن[۲] الشيخ حسين الطنزا عن[۳] الشيخ علاء الدين عن[۴] والده الشيخ محمد امين المعروف بابن عابدين عن[۵] السيد محمد شاكر عن[۶] الشيخ على التركماني عن الشيخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبيه الحصكفي هو الشيخ علاء الدين محمد بن على بن محمد بن على بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدين بن حسن الدمشقي المتوفى سنه ثمان وثمانين بعد الالف كذا في الهداية وفي حاشية مقدمة عمدة الرعاية۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن كيفا اسم بلدة اھ

٢١ ## رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته-

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح وارويها بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار والعقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي وحاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما استغرق لیلة اجمع بقراءة القران والبکاء ولا یدع وقتا من اوقات من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یاکل الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنة ۱۱۹۸ **ومات** رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع الثانی سنة ۱۲۵۲ عن ۱۰ اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات **تمطر** ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الانور انتهی هکذا وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

۱۲۴ در البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاہر عن والدہ ابراہیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی
عن مؤلفہا تنبیہ القونوی ہو شمس الدین ابی عبد اللہ
محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی
سنۃ ۷۸۸ ثمان وثمانین وسبعمائۃ وھذا الکتاب متن مشہور
مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذہب ابن حنبل
والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنۃ ۷۴۹ تسع
واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شہر و نصف تقریبا
ولہ شروح اھ مختصراً کشف الظنون۔

۲۳ مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویہا عن[1] العلامۃ صالح کمال عن[2] والدہ عن[3] الشیخ عبد اللہ
سراج عن[4] عمر العطار عن[5] مرتضی الزبیدی عن[6] احمد بن عبد الفتاح
الملوی عن[7] عبد اللہ البصری عن[8] ابراہیم الکورانی عن[9] احمد القشاشی
عن[10] محمد الرملی عن[11] الزین زکریا عن[12] الحافظ ابن حجر عن[13] شمس الدین
محمد بن علی القرشی عن[14] عبد اللہ بن الحجاج الکاشغری عن[15]
الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[16] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفی الکبیر عن[18] المنجم عمر بن محمد النسفی عن[19] القاضی صدر الدین محمد بن محمد بن الحسین النسفی عن[19] ابیہ محمد عن[20] جدہ الحسین بن عبد الکریم النسفی عن[21] ابیہ عبد الکریم عن الامام الحجۃ ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابو منصور ہو محمد ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی امام المتکلمین ومصحح عقائد المسلمین تفقہ علی ابی بکر احمد الجوزجانی عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد وتفقہ علیہ الحکیم القاضی اسحق بن محمد السمرقندی وعلی الرستغفنی وابو محمد عبد الکریم بن موسی البزدوی وصنف التصانیف الجلیلۃ ورد اکاذیب اقوال اصحاب العقائد الباطلۃ۔ لہ کتاب التوحید وکتاب المقالات وکتاب اوہام المعتزلۃ ورد الاصول الخمسۃ لابی محمد الباہلی ورد الامامۃ لبعض الروافض والرد علی القرامطۃ ومأخذ الشرائع فی الفقہ والجدل فی اصول الفقہ وغیر ذلک مات سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین وثلثمائۃ وقیل اثنتین وثلثین وثلثمائۃ قال الجامع نسبتہ الی ماترید بفتح المیم ثم الالف ضم التاء المنقوطۃ باثنتین من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة
ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اھ كذا في الفوائد البهية

۲۴ مؤلفات الجامي رحمة الله عليه - ارويها عن شيخنا
عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث
عبد الغني عن مولانا اسحاق عن اوحد زمانه عبد العزيز عن
والده عن ابي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام
صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن ابي المواهب احمد الشناوي
عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهروالي المدني عن
العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي
رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن
ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر
بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة ۸۱۷
سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما
ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من
سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة سنه ۸۹۸ ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى۔

مؤلفات السيد الشريف على الجرجاني الحنفي رحمه الله ۲۵

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشهراني الشافعي عن السيد محمد بن على
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين على بن محمد بن على
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنه ۷۴۰ اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع
وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير
ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن
خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ
بهاؤ الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعاء
السادس من الربيع الاول سنه ست عشرة وثمانمائة اه ملخصاً

۲۶ مصنفات ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقاية
وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - اَرويها عن
الفقيه احمد ابی الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك
عن عابد السندی عن حسين المغربی عن محمد بن طيب المغربی عن ابی عبد الله
ابن عبد السلام الفاسی عن ابی اسحق الشهرانی عن محمد
فريد الصديقی الاحمد ابادی عن السيد معظم حسين البلخی عن
مؤلفها علی القاری رحمه الله الباری سنه ح واَرويها عاليا
عن عبد الستار الصديقی عن الملا السويدی عن السيد

مرتضى الزبيدى عن محمد بن علاء الدين المزجاجى عن العجيمى
عن محمد حسين الخافى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق
الدهلوى عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند فى
سند تفسيره سابقا تنبيه القارى هو على بن سلطان محمد الهروى
نزيل مكة المعروف بالقارى الحنفى وقد سبق ذكره الف
رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبية وشرح الجزريه والآثار الجنية فى اسماء الحنفية
ونزهة الخاطر الفاتر فى مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها
وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف عام كذا
فى التعليقات السنيه

٤٧ مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله القوى

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها
بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه
هو المتضلع من الكمال الصورى والمعنوى والعاشق الصادق
من مشتاق الجمال النبوى رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا۔ هو من مبادی الشعور شد نطاقه علی طاعة الحق وطلب العلم وقریبا من اوان البلوغ تناول الاكثر من العلوم الدینیة وفرغ من تحصیلها كلها وله اثنان وعشرون سنة وحفظ القرآن وجلس علی مسند الافادة وفی عنفوان الشباب اخذته جذبة الٰهیة قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان وتوجه الی الحرمین المحترمین واقام بتلك الاماكن مدة وصحب بها اقطاب الزمان والاولیاء الكبار اخذ اجازة الحدیث عن الشیخ عبد الوهاب المتقی تلمیذ الشیخ علی المتقی وهو تلمذ علی حسام الدین الملتانی وابی الحسن البكری المكی وكان الشیخ ابن حجر صاحب الصواعق استاذا للمتقی وفی الآخر تلمذ علی المتقی ثم عاد الی الوطن المالوف مع بركات وافرة واستقربه اثنین وخمسین سنة فی جمعیة الظاهر والباطن واشتغل بتكمیل الاولاد والطالبین ونشر العلوم لاسیما الحدیث الشریف بحیث لم یتیسر مثله لاحد من العلماء السابقین واللاحقین فی دیار الهند۔ صنف فی العلوم خصوصا فی الحدیث كتبا معتبرة اعتنی بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد ولد فی المحرم سنة ٩٥٨ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفی سنة ١٠٥٢ اثنين وخمسين والف انتهی مختصراً كذا فی سبحة المرجان

تاليفات العلامة محمد مرتضی الزبيدی رحمه الله تعالی

ارويها عن عبد الستار الصديقی المذكور عن الملا السويدی عن المؤلف رحمه الله تعالی تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق الشهير بمرتضی الحسينی الزبيدی الحنفی ولد سنة ١١٤٥ كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل فی طلب العلم وحج مراراً ثم ورد الی مصر فی تاسع صفر سنة ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ احمد الملوی والجوهری والحفنی وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف عدة رحلات فی تنقلاته فی البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدنا السيد ابو الانوار بن وفا بابی الفيض وشرع فی شرح القاموس حتی اتمه فی عدة سنين فی نحو اربعة عشر مجلداً سماه بتاج العروس وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفه وشرح الاحياء والتفحة

القدوسية والعقد الثمين في طرق الالباس والتلقين وحكمة الاشراق وشرح الصدر في شرح اسماء اهل البدر والتفتيش في معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا - ولم يزل رحمه الله يخدم العلم ولما بلغ ما لا مزيد عليه من الشهرة وعظم القدر والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر الاقطار واقبلت عليه الدنيا بحذافيرها من كل ناحية لزم داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفي شهيدا بالطاعون في شعبان سنة ١٢٠٥ ودفن بالمشهد المعروف بالسيدة رقية رضي الله تعالى عنها وعنه انتهى مختصرا - هكذا مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجي -

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلي اللكنوي المعروف بحر العلوم رحمه الله تعالى

ادويها عن الشيخ محمد خورشيد الله عن شاه محمد گيسو دراز القادري عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبیہ بحر العلوم ہو الامام الہمام قدوة المحققین الکرام۔ زبدة المدققین العظام۔ ناہج مناہج الصلاح والسداد وہادی مسالک الہدی والرشاد۔ غواص بحار المعارف والمعانی والفہوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائف التعرف ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللکنوی علیہ رحمة اللہ القوی من القبیلة الانصاریة قرأ الکتب الدرسیة علی والدہ وفرغ من العلوم الظاہریة ولہ سبع عشرة سنة وفی مدة قلیلة من الزمان۔ فاق فی الکمالات الظاہریة والباطنیة علی الاقران ولہ مؤلفات کثیرة فی المعقولات منہا شرح السلم والحاشیة علی حاشیة میرزاہد الجلالی وحاشیة علی شرح ہدایة الحکمة وغیرہا وفی اصول الفقہ شرح مسلم الثبوت وتکملة شرح تحریر الاصول لابن الہمام وشرح منار الانوار وغیرہا۔ والارکان الاربعة فی الفقہ وشرح المثنوی لمولانا الرومی وہذا کتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمہ وقد تشرف رحمہ اللہ تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وارشادہ الی تعلیم طریقتہ واخذ عنہ البیعة توفی فی رجب ۱۲۲۵ھ

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوى

۳۰ مؤلفات العلامة الطحطاوى محشى الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها عن مولانا الفاضل محمد گل عن السيد محمد المكى الكتبى عن شيخه ووالده السيد محمد الكتبى الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن والده مفتى الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبى عن السيد احمد الطحطاوى رحمه الله تعالى -

۳۱ مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولى الله المحدث

الدهلوى رحمه الله تعالى كحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق النقشبندى المكى عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغنى كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارويها عاليا عن الشيخ يعقوب على الدهلوى عن مولانا اسحق المذكور عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن والده ولى الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولى الله هو قطب الدين احمد الحنفى الدهلوى حافظ عصره

ومسند وقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد ينتهي نسبه الى عمر الفاروق رضى الله تعالى عنه - **ولد** رحمه الله تعالى كما ذكر في بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ۱۱۱۴ اربع عشرة بعد الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنين واشتغل بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين سنة ۱۱۴۳ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ ابو طاهر المدني وعاد سنة ۱۱۴۵ خمس واربعين وكانت وفاته سنة ۱۱۷٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیۃ متبحرا
فی المباحث الحدیثیۃ۔ منہا ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجۃ اللہ البالغۃ وقرۃ
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرہا اھ من مقدمۃ التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالی قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاہما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفہیمات الالٰہیۃ
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنہا الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباہ والدر الثمین
وحسن العقیدۃ وسرور المحزون والارشاد الی مہمات
الاسناد وغیرہا۔

۳۲ فقہ الامام الہمام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

ارویہ عن العلامۃ الحبشی الشافعی عن والدہ عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاہدل عن احمد النخلی عبد اللہ البصری کلاہما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوری عن النجم محمد بن احمد
ابن علی الغیطی والثانی عن الشمس الرملی فهو والغیطی کلاهما
یرویان عن زکریا الانصاری ح وارویه عن الشیخ حسب الله
الشافعی عن مصطفی المبلط عن الشنوانی قال اخذت الفقه
روایة ودرایة مع البحث والتدقیق عن ائمة کرام ونبلاء
اعلام منهم الشیخ محمد الفارسی ومنهم الشیخ عطیة الاجهوری
کلاهما عن احمد العشماوی البصری عن علی الشبراملسی عن الشیخ
نور الدین الزیادی والشیخ سالم الشبشیری والشیخ سلیمان البابلی
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملی واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطیب الشربینی وهما اخذا من جمع من اجلهم زکریا الانصاری
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلی وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقینی وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشیخ عبد الرحیم
العراقی عن الشیخ علاء الدین العطار عن الامام الشیخ محی الدین
النووی وهو عن ائمة منهم الکمال سلار الاردبیلی عن الشیخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغیر عن عبد الرحمن القزوینی صاحب

الحاوی عن[۱۷] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذهب عن[۱۸] ابی الفضل محمد بن یحیی عن[۱۹] حجة الاسلام الغزالی عن[۲۰] الامام ابی المعالی عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف امام الحرمین عن[۲۱] والدہ الشیخ ابی محمد الجوینی عن[۲۲] ابی بکر القفال المروزی عن[۲۳] الامام ابی زید المروزی عن[۲۴] الامام ابی اسحٰق الشیرازی عن[۲۵] الامام ابی العباس ابن سریج عن[۲۶] الامام ابی سعید الانماطی عن[۲۷] الامام ابی ابراہیم اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتہد محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ وہو تفقہ علی جم غفیر منہم سفیان بن عیینۃ ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللہ عنہم وہؤلاء تفقہوا علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وہو تفقہ علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ عنہ

[۳۳] احیاء علوم الدین لحجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالی۔ ارویہا عن[۱] الشیخ الحبشی عن[۲] والدہ عن[۳] محمد صالح الرئیس المکی عن[۴] ابن عبد البر الونائی عن[۵] شہاب الدین احمد جمعۃ البجیرمی عن[۶] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعی الازہری عن البابلی عن سلیمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامین محمد بن احمد
ابن عیسی بن البخاری عن الشیخ جلال الدین بن الملقن عن
ابی اسحق ابراھیم بن احمد التنوخی عن سلیمان بن حمزہ عن عمر بن
مکرم الدینوری عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن یوسف
عن الامام حجۃ الاسلام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ ح وارویہا عالیاً عن
الکمال عن والدہ عن عبد الرحمن الکزبری ح وارویہا عالیاً منہ
عن الشیخ عبد اللہ القدومی عن عبد الرحمن الزبری عن والدہ
عن عبد الغنی النابلسی عن عبد الباقی عن محمد المیدانی عن
الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزہ عن القاضی ابی حفص
الحنبلی عن سلیمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابی سعد
السمعانی عن محمد بن ثابت عن مؤلفہا حجۃ الاسلام علیہ
رحمۃ الملک العلام تنبیہ الغزالی ھو محمد بن محمد الغزالی
الشافعی المتوفی بطوس سنہ خمس وخمسمائۃ وھذا الکتاب
اجل کتب المواعظ واعظمہا حتی قیل فیہ انہ لو ذھبت کتب الاسلام

ونقي الاحياء لا غنى عما ذهب انتهى مختصرا كذا فى الكشف ۔ وهو مجدد المائة الخامسة قاله ابن عساكر وجزم به النووي وغيره اه كذا فى الروض الباسم ۲۶۲ وتصانيفه كثيرة حتى نقل المناوي فى طبقات الاولياء عن النووي انه قال فى بستانه احصيت كتب الغزالي التى صنفها ووزعت على عمره فخص كل يوم اربع كراريس انتهى كذا فى ثبت العجلوني وثبت ابن عابدين قلت ومن تصانيفه المنقذ من الضلال والمقصد الاقصى ومنهاج العابدين والدرة الفاخرة فى كشف علوم الآخرة وبداية الهداية ومكاشفة القلوب وكتاب الحكمة فى مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنى شرح اسماء الله الحسنى وفيصل التفرقة بين الاسلام والزندقة وقواعد العقائد والقسطاس المستقيم واسرار الحج وغيرها۔

۳۴ تصانيف امام الحرمين ابي المعالي عبد الملك بن ابي محمد عبد الله النيسابوري رحمة الله عليه

ارويها عن العلامة الحبشي والعلامة عمر شطا كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر العلوي عن عمه السيد محمد الحبشي عن الشريف

ابی الحسن علی الوفائی عن[9] ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن[10] السید احمد بن عمر بن عقیل عن[1] مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن[8] ابراہیم الکورانی عن[9] احمد القشاشی عن[10] محمد بن احمد الرملی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] المسند محمد بن مقبل الحلبی عن[13] الصلاح ابن ابی عمر عن[14] الفخر بن البخاری عن[15] ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار عن[16] زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ھو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس و ذھب بمکۃ وجاور اربع سنین ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بجماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرھان فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مولفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1] رحمه الله تعالی

ارویها عن الشیخ الحبشی عن[2] السید احمد بن عبد الله بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن ابیه عن والده ح ویروی الحبشی عن والده عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن والده عن محمد ابن عقیلة عن العجیمی عن النجم الغزی عن والده البدر عن السیوطی عن شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن ابی اسحاق التنوخی عن علاء الدین بن العطار عن مؤلفها النواوی رحمه الله علیه

تنبیه قال الامام الذهبی ص ۲۵۹ ج ۴ - النواوی الامام الحافظ الاوحد القدوة شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی ابن شرف بن مری الحزامی الحواربی الشافعی صاحب التصانیف النافعة مولده فی المحرم سنه ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائة وقدم دمشق سنة تسع واربعین فسکن فی الرواحیة یتناول خبز المدرسة فحفظ التنبیه فی اربعة اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

---

[1] نوی اسم بلد کما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبی ۱۲ عبد الهادی غفر الله له

حفظا في باقي السنة على شيخه الكمال بن احمد ثم حج مع ابيه واقام بالمدينة
شهرا ونصفا ومرض اكثر الطريق فذكر شيخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشيخ محي الدين ذكر له انه كان يقرأ كل يوم اثني عشر درسا على
مشائخه شرحا وتصحيحا درسين في الوسيط ودرسا في المهذب
ودرسا في الجمع بين الصحيحين ودرسا في صحيح مسلم ودرسا في اللمع
لابن جني ودرسا في اصلاح المنطق ودرسا في التصريف ودرسا
في اصول الفقه ودرسا في اسماء الرجال ودرسا في اصول الدين
سمع من الرضي بن البرهان وشيخ الشيوخ عبد العزيز بن محمد الانصاري
وزين الدين ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنيف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصيام والذكر والصبر على
المعيشة الخشنة في المأكل والملبس كلية لامزيد عليها ملبسه
خام وعمامته سجانية صغيرة قال ابن العطار ذكر لي شيخنا رحمه الله
تعالى انه كان لا يضيع له وقتا لا في ليل ولا في نهار حتى في الطريق
كان حافظا للحديث وفنونه ورجاله وصحيحه وعليله راسا
في معرفة المذهب وكان ياكل في اليوم والليلة اكلة وشربة

ــه ولم يذكر ثاني عشر درسا لعله سقط من الذهبي او سقط من الناسخ والله تعالى اعلم ١٢
عبد الهادي غفر له

شربة واحدة عند السحر۔ ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فی علوم الحديث
والتقريب مختصرة وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
فی تصحيح التنبيه والتبيان فی آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فی النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى۔ (كتب مرة) من
عبد الله يحيى النواوی سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له فی جميع احواله آمين وينهی الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فی ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفی طی ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
رد اعنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة۔ وانتقل الى
رحمة الله فی الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبرہ ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا۔

مؤلفات شيخ الاسلام ابى الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى

۳۶

ارويها عن الشيخ احمد جمال عن الشيخ شرف الدين و عن الشيخ حسب الله كلهم عن القاوقجى عن عابد السندى عن الفلانى ح و ارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجى عن الفلانى عن محمد بن سنه الفلانى عن مولاى الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال فى التعليقات السنيه ما نصه العسقلانى هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن على بن محمد بن محمد العسقلانى المصرى الشافعى ولد سنه ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل و تخرج بالحافظ العراقى وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة فى الحديث فى الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطى فى حسن المحاضره ومن تصانيفه الدرر الكامنه فى اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

کلاهما فی اسماء الرجال والاصابۃ فی احوال الصحابۃ ونخبۃ الفکر
فی اصول الحدیث وشرحہ وتلخیص الحبیر فی تخریج احادیث
شرح الوجیز الکبیر وتخریج احادیث الاذکار وغیر ذلک اھ
ص ۲۴۶
ملخصا وقال الشیخ عبد القادر العیدروس فی الزھر الباسم
من روض السید حاتم ورأیت عنہ فی بعض اجازاتہ ان
مؤلفاتہ تزید علی المائۃ والخمسین اکثرھا فی عشرین مجلدا
کبارا وھو فتح الباری فی شرح صحیح البخاری وھو اجلھا مطلقا
ومن مطولاتھا ایضا اتحاف المھرۃ باطراف العشرۃ فی نحو عشرۃ
اسفار کبار اجمع فیہ اطراف عشرۃ کتب غیر الستۃ التی جمعھا
الحافظ المزی ومن المتوسطات الاصابۃ بتسمیۃ الصحابۃ فی
اربعۃ اسفار کبار وقال فیہ ایضا وکان مولدہ فی حد ود سبع
وسبعین وسبعمائۃ واجتمع لہ من الشیوخ الذین یشار الیھم
ویعول فی حل المشکلات علیھم مالم یجتمع لاحد فی عصرہ کالشیخ التنوخی
والعراقی والھیثمی والبلقینی وابن الملقن والابناسی والمجد
الشیرازی والعمادی والعز بن جماعۃ بحیث ان علی کل واحد

من المذكورين كان فائقا في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنة ۸۵۲ اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى

اروبها عن[1] العلامة الحبشي عن[2] والده عن[3] منصور بن يوسف البديري عن[4] السيد مشيخ بن علوي باعبود باعلوي عن[5] السيد عبد الرحمن بلفقيه عن[6] العجيمي عن البابلي ح ويروى والد[2] شيخنا عن[3] عمر العطار عن[4] الوفائي عن[5] شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن[6] احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن البابلي عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن السيوطي عن الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزابادي له تصانيف[1] كثيرة تنيف على اربعين مصنفا

---

[1] وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق والتعليقات السنية ۱۲ محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تاما في ستين مجلدا ثم لخصهما في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنه ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنه ۸۱۶ ست او سبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

۳۸ مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقري المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد العلي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر في القرأت العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد في رمضان
سنة احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القران وصلى
به سنة ٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأت على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٦٨ وحج في هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٦٩ وجمع العشرة اثنتى عشرة ثم القرأت
الثلثة عشر ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطي
والفقه عن الاسنوي ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعاني والبيان ورحل الى اسكندريه فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجازله اسمعيل بن كثير سنة ٧٤ والبلقيني سنة ٧٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفي هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة ١٢ هـ كذا في التعليقات السنيه ـ صـ ١٧٩

٣٩ مؤلفات السعد التفتازاني رحمة الله عليه بالسند
عن علي بن يحيى الزيادي عن السيد يوسف بن عبد الله الار ميو ...

عن السیوطی عن ابی القاسم احمد بن محمد العقیلی عن حسام الدین الحسین
ابن علی بن محمد الابیوردی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالی تنبیہ
التفتازانی ہو عمر ابن مسعود سعد الدین التفتازانی لہ تالیف
الدالۃ علی مزید فطنتہ وذکائہ ومزید فہمہ وارتفاعہ منہا
الشرحان الکبیر والصغیر علی تلخیص المفتاح ومنہا التلویح ولہ حواشی
علی الکشاف ولم تتم ولہ شرح العقائد فی اصول الدین وشرح
التصریف للزنجانی ہو اول تالیفہ الفہ لابنہ والتہذیب
ولہ شرح الشمسیۃ وشرح خطبۃ الہدایۃ اراد ان یبدئ
فی شرحہا ولم یکملہ ولہ مختصر شرح تلخیص الجامع للشیخ مسعود
وتوفی یوم الاثنین الثانی والعشرین من المحرم سنۃ ۷۹۲ اثنتین
وتسعین وسبعمائۃ بسمرقند ونقل الی سرخس یوم الاربعاء
التاسع من الجمادی الاولی انتہی ملخصا من الفوائد البہیۃ ص ۱۳۵

مؤلفات شیخ الاسلام زکریا الانصاری رحمہ اللہ

الکریم الباری وبالسند الی الشیخ علی الشبراملسی عن احمد بن
خلیل السبکی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری تنبیہ ہو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائة ومن تألیفه فتح الرحمن بکشف ما یلتبس فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل وغیرہم وعنہ العارف عبد الوہاب الشعرانی وابو الحسن البکری والشیخ احمد الرملی وغیرہم کما مر سابقا

مؤلفات العارف باللہ عبد الوہاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشہاب احمد المنینی عن ابی المواہب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف الشعرانی تنبیہ ھو العلامة العارف باللہ القطب الربانی والھیکل الصمدانی ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی الانصاری طاب ثراہ لہ تألیف جلیلة مفیدة منہا لواقح الانوار فی طبقات السادة الاخیار والمیزان الشعرانیة المدخلة لجمیع اقوال الائمة المجتہدین ومقلدیہم فی الشریعة المحمدیة وکتاب الیواقیت والجواہر وغیر ذلک۔ نفعنا اللہ بہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حتی وصل الی الغایۃ فی مذہب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی سنہ ۹۷۳ ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

۴۲

مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الہیتمی الشافعی

رحمۃ اللہ تعالےٰ۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراہیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الہیتمی ہو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازہری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنہ ۹۰۹ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروع والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنہ ۹۳۳ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنہ ۹۳۷ ثم حج سنہ ۹۴۰ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام بہا یفتی ویدرس الی ان توفی فیہا ووفاتہ کانت سنہ ۹۹۵ وذکر بعضہم سنہ ۹۷۰ ومن مؤلفاتہ شرح منہاج النووی والصواعق المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللہو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابی حنيفة وشرح عين العلم وغير ذلك ويقال فی نسبته الهيتمی نسبته بمحلة ابی الهيتم من اقاليم مصر الغربية اھ كذا فی التعليقات۔

۳۲ مؤلفات الشہاب احمد بن محمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالی

ارویها عن السيد الحبشی عن السيد احمد بن عبد الله بن عيدروس البار عن عبد الرحمن الكزبری عن احمد العطار ح وارويها اجازة عن السيد محمد علی بن ظاهر الوتری وشافهة عن الشيخ حسب الله وعن عبد الجليل ثلاثتهم عن احمد منة الله عن احمد العطار عن العلامة العجلونی عن ابی المواهب بن عبد الباقی وعبد الغنی النابلسی كلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد القسطلانی تنبيه القسطلانی هو العلامة احمد شهاب الدين ابو العباس بن محمد بن ابی بكر بن عبد الملك بن احمد بن محمد بن محمد بن الحسين بن علی القسطلانی القاهری الشافعی ولد رحمه الله تعالی فی اثنين وعشرين وعند بعضهم فی الثانی عشر من ذی القعدة سنة احدی وخمسين وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاری علی احمد بن عبد القادر
فی خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلونی والجلال
الکبیر والشیخ خالد الازهری والحافظ السخاوی وشیخ الاسلام
زکریا والف الارشاد الساری ثم اختصره فی اخر سماه الاسعاد فی
مختصر الارشاد ولم یکمل وشرح صحیح مسلم الی اثناء الحج وشرح
الشاطبیة والبردة وصنف مسالك الحنفا فی الصلوة علی
المصطفی وصنف کتاب المواهب اللدنیه بالمنح المحمدیه ولطائف
الاشارات فی القراآت الاربع عشرة وله غیر ذلك وکان
یصحب الشیخ ابراهیم المتبولی وجلس للوعظ بالجامع العتیق وتوفی
یوم الخمیس مستهل المحرم وقال بعضهم لیلة الجمعة سابع محرم سنة ۹۲۳
ثلث وعشرین وتسعمائة بمنزله بالعینیه وتعذر الخروج به الی
الصحراء ذلك الیوم لانه الیوم الذی دخل فیه السلطان سلیم
مصر ثم دفن علی الامام العینی شارح البخاری بمدرسته المذکورة
بقرب الجامع الازهر انتهی معربا کذا فی بستان المحدثین وغیره

۱۲

فقہ الامام الہمام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اروبہ

عن[۱] الشیخ محمد بن عبد اللہ المنصوری المالکی مفتی المالکیۃ بمکۃ المکرمۃ عن[۲] احمد الدمیاطی عن[۳] عبد الغنی الدمیاطی عن[۴] محمد الامیر الکبیر ح وارویہ عن[۱] محدث عصرہ وفرید دہرہ حافظ الحدیث والقرآن مولانا الشیخ شعیب بن عبد الرحمٰن المغربی المالکی المدرس الامام بالمسجد الحرام عن[۲] سلیم البشری عن[۳] احمد منۃ اللہ عن[۴] الامیر الکبیر ح وارویہ عالیا عن الشیخین الجلیلین الشیخ عبد[۱] الجلیل والشیخ حسب[۱] اللہ عن[۲] منۃ اللہ عن[۳] الامیر الکبیر عن[۴] علی الصعیدی العدوی عن[۵] عبد اللہ البنانی والسید محمد السلمونی عن[۶] الخرشی وعبد الباقی الزرقانی کلاہما عن[۷] علی الاجہوری وابراہیم اللقانی کل منہما عن[۸] محمد البنوفری عن[۹] عبد الرحمٰن الاجہوری عن[۱۰] شمس الدین اللقانی عن[۱۱] علی السنہوری عن[۱۲] طاہر بن علی بن محمد النوبری عن[۱۳] حسین بن علی وہو عن[۱۴] ابی العباس احمد بن عمر بن ہلال الربعی وہو عن[۱۵] القاضی فخر الدین ابن المخلطۃ وہو عن[۱۶] ابی حفص عمر بن فرّاج الکندی وہو عن[۱۷] ابی محمد عبد الکریم

ابن عطاء الله السکندری وهو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وهو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وهو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وهو عن[21] الامام ابی محمد عبد الله بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالۃ وهو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وهو عن[23] الامام سحنون وعبد الملک الاندلسی وهما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن عبد العزیز العامری القیسی وهما عن الامام مالک بن انس رضی الله عنه وهو تفقہ علی نافع مولی عبد الله بن عمر بن الخطاب و هو تفقہ علی عبد الله مولاہ رضی الله تعالی عنہ۔

التوضیح[25] ومختصر خلیل[26] کلاهما للشیخ خلیل المالکی فی الفقہ

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلۃ المکی عن[4] العجیمی عن[5] البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد ابن محمد الغماری عن مؤلفهما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیہ قال صاحب الکشف وهو خلیل بن اسحق

الجندی المالکی المتوفی سنہ سبع وستین وسبعمائۃ۔ اھ

المدونۃ جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی السیوطی قال انبانی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ الانصاری انا ابو القاسم بن سراقہ العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر واحمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراھیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن زید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فقہ الامام الھمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَرْوِیہ عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

کذا کذا زاده عن[8] محمد بن احمد الحنبلی عن[7] عبدالقادر التغلبی عن[8]
عبدالرحمن البھوتی الحنبلی عن[9] تقی الدین بن احمد البخاری عن[10]
الفتوحی الحنبلی عن[10] والدہ القاضی شہاب الدین احمد بن عبدالعزیز
ابن البخاری الفتوحی الحنبلی القاهری عن[11] القاضی شہاب الدین ابی
حامد احمد بن نور الدین ابی الحسن علی بن احمد البشبیشی القاهری
الحنبلی عن[12] القاضی عز الدین ابی البرکات احمد بن القاضی برهان
الدین ابراهیم بن القاضی ناصر الدین نصر الله الکنانی الحنبلی
عن[13] الجمال عبدالله بن القاضی علاء الدین بن علی الکنانی الحنبلی
عن[14] علاء الدین ابی الحسن علی بن احمد بن محمد الفرضی الدمشقی
الحنبلی عن[15] الفخر ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری
عن[16] ابی علی حنبل بن عبدالله بن الفرج الرصافی الحنبلی عن[17]
ابی علی الحسن بن علی التمیمی الواعظ الحنبلی عن[18] ابی بکر احمد بن جعفر
القطیعی الحنبلی عن[19] عبدالله بن الامام احمد بن حنبل عن[20] ابیه
الامام احمد بن حنبل عن[21] سفیان عن[22] عمرو بن دینار عن[23] ابن
عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

البشیشی

۴۹ المقنع فى الفقه الحنبلى ارويه عن الشيخ حسب الله عن عبد الحميد الداغستانى عن ابراهيم الباجورى عن محمد الفضالى عن عبد الله الشرقاوى عن عطية الاجهورى عن محمد العشماوى عن عبد الله البصرى عن البابلى عن محمد الحجازى الواعظ عن العارف عبد الوهاب الشعرانى عن شيخ الحديث جلال الدين السيوطى عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابى عمر عن الفخر على ابن احمد البخارى عن مؤلفه ابن قدامة الحنبلى تنبيه ابن قدامة هو الحافظ موفق الدين ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسى الحنبلى رحمه الله تعالى توفى سنة ۶۲۰ احدى او اربعين وستمائة۔

۵۰ الاقناع وسائر تصانيف ابى الحسن على بن عبيد الله بن نصر البغدادى رحمه الله تعالى ۔ وبالسند الى الفخر بن البخارى عن ابى الفرج بن الجوزى عن المؤلف۔

۵۱ تصانيف الشمس محمد بن ابى بكر القيم رحمه الله تعالى ارويها عن الحبيب الحبشى باسانيده الى القشاشى عن الشيخ

الرملی عن الزین زکریا عن النجم عمر بن فہد المکی عن الشیخ زین الدین سلیمان بن داؤد بن عبد اللہ الموصلی ثم الدمشقی عن الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادی ثم الدمشقی عن الشمس محمد بن ابی بکر بن القیم تنبیہ ہو الشیخ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ الحنبلی الدمشقی المتوفی لسنۃ احدی وخمس وسبعمائۃ ا ھ کشف الظنون

تصانیف العلامۃ ابن تیمیۃ الحرانی رحمہ اللہ تعالی

بالسند المذکور الی ابن القیم عنہ ح وبالسند الی زکریا الانصاری عن العز عبد السلام عن ابی الطاہر عن زینب بنت الکمال عن مؤلفہا۔ تنبیہ قال الامام الذہبی فی التذکرۃ ابن تیمیۃ الشیخ الامام العلامۃ الحافظ الناقد المفسر المجتہد البارع شیخ الاسلام علم الزہاد نادرۃ العصر تقی الدین ابو العباس احمد بن المفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن الامام المجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم

---

[1] ومن تصانیفہ منتقی الاحکام ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبد الدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد۔ حدث بدمشق و
مصر والثغر وقد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین۔ وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنه ۷۲۸ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبد الله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی اه مختصرا ومعنا تیمیة فقال حج ابی او جدی
انا اشک ایهما قال فکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما دفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رآها بتيماء فسمى بها ۱۲ (ابن خلكان)

۵۳ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى ارويها عن السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

۵۴ غنية الطالبين و ۵۵ فتوح الغيب لامام اهل الطريقة قطب الاقطاب وفرد الانجاب مطلع الانوار الجلية مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مؤيد الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[۱] الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه ارويها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[۱] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبة ويقال فيها جيلان و كيلان على دجلة مما يلي الطريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صفحه ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

ابی زاہد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزۃ الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الہادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامۃ عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ہو[۱] مؤید الائمۃ سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد اللہ ابن الامام
یحییٰ الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون[۲] بن الامام
عبد اللہ المحض[۳] بن الامام الحسن المثنی بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الہمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلیٰ مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنہم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ[۴]

۱؎ فتوح الغیب ۱۲ ۲؎ لقب بہ لانہ ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریۃ ۳؎ المحض ای الخالص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت ۴؎ من عقد الیواقیت الجوہریۃ ۱۲

سنہ اوسنہ وتوفی سنہ احدی ستین وخمسمائۃ وفی
بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲ کان الشیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالیٰ یمشی فی
الہواء علی رؤس الاشہاد فی مجلسہ ویقول ما تطلع الشمس
حتی تسلم علی وتجیئ السنۃ الی وتسلم علی وتخبرنی بما یجری
فیہا ویجیئ الشہر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الاسبوع
ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی
بما یجری فیہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون
علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاہدتہ
انا حجۃ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ ووارثہ فی الارض
انتہی وفی تاریخ الامام الیافعی واما کراماتہ فخارجۃ عن
الحصر اھ مختصرا

عوارف المعارف للشیخ الکامل شہاب الدین السہروردی قدس سرہ

والسند الی الشیخ عبد الباقی الحنبلی عن المعمر
المسند ابی عبد الرحمن محمد الحجازی عن المعمر محمد بن ارکماش الحنفی
عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی

عن التقی سلیمان حمزۃ المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شہاب الدین
ابی حفص عمر بن محمد السہروردی قدس سرہ تنبیہ کتب الامام
الیافعی فی الفایہ استاذ زمانہ فرید اوانہ مطلع الانوار منبع
الاسرار دلیل الطریقۃ وترجمان الحقیقۃ استاذ الشیوخ
الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاہر قدوۃ العارفین وعمدۃ
السالکین العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد
البکری السہروردی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ کان من اولاد
ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونسبتہ فی التصوف
الی عمہ ابی النجیب السہروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی
وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقاۃ مع بعض الابدال بجزیرۃ
عبادان ولقی الخضر علیہ السلام ولہ تصانیف کالعوارف ورشف
النصائح واعلام التقی وغیرہا وکان ولادتہ فی رجب سنۃ ۵۳۹ لتسع
وثلثین وخمسمائۃ ووفاتہ سنۃ ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائۃ اھ ملخصا

الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی ۵۷

قدس سرہٗ - اروبہا بالسند المتقدم فی تفسیرہ الی الشیخ

الاكبر رحمه الله تعالى تنبيه قال فی نفح الطیب ولد رضی الله عنه یوم الاثنین او لیلة سابع عشر من رمضان سنة ٥٦٠ستین خمسمائة فی مُرسِیة وهی فی شرق الاندلس وهو قدوة القائلین بوحدة الوجود وطعن فیه کثیر من الفقهاء وعلماء الظاهر وعظمه شرذمة من الفقهاء وجماعة من الصوفیة ونحوه تفخیما عظیما ومدحوا کلامه مدحا کریما ووصفوه بعلو المقامات واخبروا عنه بما یطول ذکره من الکرامات هکذا ذکره الامام الیافعی رحمه الله تعالی وله اشعار لطیفة غریبة واخبار نادرة عجیبة وله مصنفات کثیرة جمع احد من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبه کتابا وقال فیه ان تصانیف الشیخ ازید من خمسمائة وتوفی رحمه الله تعالی لیلة الجمعة الثانیة والعشرین من شهر ربیع الاخر سنة ٦٣٨ثمان وثلثین وستمائة بدمشق ودفن بظاهرها فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشهور بالصالحیة اهـ ملخصا

فی التاسع عشر

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

٥١

رحمه الله تعالی - ارویه عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

کلاهما عن السید عیدروس بن عمر عن السید عبد اللہ بن
حسین بن طاہر عن السید الامام علوی بن الحبیب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبیب عمر بن سقاف عن الحبیب عیدروس
ابن عبد الرحمن بلفقیہ عن الجامع السید ابی علوی محمد بن ابی
بکر الشلی عن الامام ابی عبد اللہ محمد بن علاء الدین البابلی
عن احمد بن عیسیٰ بن جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی
عن الجلال السیوطی عن الشہاب احمد الحجازی عن ابی اسحق
التنوخی عن ابی العباس احمد الحجار عن عبد العزیز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البردانی عن ابی علی
محمد بن محمد عبد العزیز المہدوی عن عمر بن ابی طالب محمد
ابن علی المکی عن والدہ المؤلف تنبیہ ابو طالب ہو محمد
ابن علی بن عطیۃ المکی رحمہ اللہ تعالی قال فی الانتباہ
فی وصف الکتاب المذکور انہ قالوا لم یصنف فی الاسلام
مثلہ فی دقائق الطریقۃ قلت ہذا الکتاب ہو اصل التصوف
وکل ما صنف فی السلوک فہو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحیاء

وغنية الطالبين في العوارف انتهى ملخصاً توفي لست خلون من جمادى الآخرة سنة ٣٨٦ ست وثمانين وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة المالكية وقبره بالجانب الشرقي اهـ كذا في تاريخ ابن خلكان صفحہ ٤٩٢ ج ١

٥٩ الرسالة القشيرية للعلامة ابي القاسم عبد الكريم القشيري رحمه الله تعالى وبالسند الى الشيخ البابلي عن محمد حجازي الواعظ عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري عن العز بن الفرات عن ابي عمر عبد العزيز بن جماعة عن ابي الفضل ابن عساكر عن المؤيد الطوسي عن ابي الفتوح عبد الوهاب بن شاه الشاذباخي عن مؤلفها القطب القشيري رحمه الله تعالى تنبيه القشيري اسمه عبد الكريم بن هوازن له لطائف كثيرة في كل من الفنون وتصانيف لطيفة - اخذ الطريقة عن ابي علي الدقاق وتلمذ عليه وولد في الربيع الاول سنة ٣٧٦ ست وسبعين وثلثمائة وتوفي صبيحة يوم الاحد السادس عشر من الربيع الآخر سنة ٤٦٥ خمس وستين واربعمائة ودفن بنيسابور وقال صاحب كشف المحجوب سالت الامام القشيري عن ابتداء حاله قال كان لي حاجة بحجر ليسد ثقباً في البيت

فکل حجر کنت اخذہ کان ینقلب جوھرۃ فکنت اطرحہا انتہی مختصراً

۶۰ الحکم لابن عطاء اللہ وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وبالسند الی البابلی عن الشیخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنہوری

عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن زکریا عن العز عبد الرحیم بن

الفرات عن التاج عبد الوہاب بن علی السبکی عن والدہ التقی

علی بن الکافی السبکی عن مؤلفہا تنبیہ ھو تاج الدین ابو الفضل

احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطاء اللہ الاسکندرانی

الشاذلی المالکی المتوفی بالقاہرۃ سنۃ تسع وسبعمائۃ قال

فی کشف الظنون فی ذکر الحکم صفحہ ۴۴۳ ج ۱ ۔ وھی حکم منشورۃ علی لسان

اھل الطریقۃ ولما صنفہا عرضہا علی شیخہ ابی العباس المرسی

فتأملہا وقال لہ لقد اتیت یا بنی فی ہذہ الکراستہ بمقاصد

الاحیاء وزیادۃ ولذلک تعشقہا ارباب الذوق لما رق

لہم من معانیہا وراق وبسطوا القول فیہا وشرحوا کثیرا انتہی مختصراً

۶۱ واجازنی خاصۃ فی القول الجمیل ومافیہ من الاعمال

والاذکار والادعیۃ العلامۃ الفہامۃ شمس العلماء

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة
الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادر عصره وعلامة دهره الفقیه
النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید
عصره شمس العلماء مولانا الشاه رکن الدین السید محمد القادری
الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ۱۳۲۵ کلاهما عن قطب الاوتاد
[۲۰ رمضان ۱۲]
الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری
عن مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی
عن والده ح وحصل الاجازة ایضا للشیخ غلام رسول عن قطب
الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد
الله المهاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والده
المؤلف وقد تقدم ذکره۔

کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد [۶۲]
ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی

ارویه قراءة عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن
السید محمود عن السید حمید النظامی عن السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنتاح وارویہ ایضا قرأۃ عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتہم عن العارف باللہ الشیخ علی بن یوسف مالک باشلی المدنی عن السید محمد بن السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفہ ولنا فیہ طریق اخر کما نرویہ المسلسل بالآباء عن العلامۃ عمر الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیہ محمد رضوان عن ابیہ قطب الدین عن ابیہ مجد الدین عن ابیہ ابی الفیض حامد الدین عن ابیہ ابی العلاء مہیمن الدین عن ابیہ نجم الدین الکبری عن ابیہ غیاث الدین عن ابیہ محمد عن مؤلفہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

واما الطریقۃ العالیۃ فیہ وھو اعلیٰ سند یوجد فی الدنیا الآن کما اخبرنا بذلک ارباب ھذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد اللہ بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفہ الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی ہو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصرہ وحید دہرہ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد اللہ بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد اللہ بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهہ المتوفی سنہ ۸۷۰ھ وفی کشف
الظنون سنہ ۸۵۴ھ واللہ تعالی اعلم وفیہ ایضا ان ہذا الکتاب
آیۃ من آیات اللہ فی الصلوۃ علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام یواظب
بقرأتہ فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتہی مختصرا
وفی وجہ تالیف ہذا الکتاب قصۃ طویلۃ مذکورۃ فی الشرح
قالہ المسکین محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ادل الخیرات لمولانا العلامة اسماعیل الایدنجکلی رحمه الله تعالے

ادویه مناولة عن العلامة محمد زاهد المدرس بمدرسة باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیه الشیخ عمر زاهد عن جده مؤلفه تنبیه هو جامع الشریعة والطریقة مولانا الحافظ اسماعیل بن ادریس افندی ولد بایدنجکل وتوفی بالمدینة المنورة رحمه الله تعالے۔

۱۴ **الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمه الله الباری**

ارویه عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم ذکره مرارا

۱۵ **حزب البحر للعارف بالله الغوث الجامع الشهید الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاهرتین الجسدیة والروحیة المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن نور الدین علی الشاذلی رضی الله تعالی عنه** بالسند المذکور الی ابی الطاهر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء عن سالم السنهوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

العز عبد الرحيم عن[١١] التاج السبکی عن[١٢] والدہ علی بن عبد الکافی
السبکی عن[١٥] احمد بن عطاء اللہ عن[١٦] ابی العباس احمد بن عمر المرسی
عن ابی الحسن الشاذلی ح وارویہ سماعا وقرأۃ عن[١] مولائی و
شیخی محمد عمر عن[٢] محمد عبد الرحیم القرشی عن[٣] عبد الحی المدنی عن[٤] فصیح
اللہ عن[٥] القاضی عبد الصمد عن[٦] سلامۃ اللہ عن[٧] رضی الدین
ابی الخیر عن[٨] القاضی سناء[٥١] اللہ الفانی فتی ح وارویہ ایضا
عالیا عن[١] الشیخ عبد الحق عن[٢] الشیخ محمد قطب الدین والشیخ
عبد الغنی کلاھما عن[٤] محمد اسحق عن[٥] عبد العزیز الدھلوی کلاھما
عن[٦] ولی اللہ المحدث الدھلوی عن[٧] ابی الطاھر عن[٨] الشیخ عیسی المغربی
عن[٩] الشیخ الناصری عن[٩] شمس الدین الطبری عن[١٠] ابی احمد المقری
عن[١١] ابی محمد المقری عن[١٢] ابی الطیب المکی عن[١٣] محمد المرزوق
الحلبی عن[١٤] ابی عبد اللہ البخاری عن[١٥] ابی العزائم الاشفقی
عن مولانا ابی الحسن الشاذلی قدس سرہ تنبیہ قال فی

---

[٥١] وبعضھم یکتبونہ بالثاء المثلثۃ ١٢

صفحہ ۳۰۳
کشف الظنون حزب البحر للشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن عبداللہ
بن
ابن عبد الحمید المغربی الشاذلی الیمنی المتوفی سنہ ۶۵۶ھ ست وخمسین
وستمائۃ وھو دعاء مشہور سمی بہ لانہ وضعہ فی البحر للسلامۃ
فیہ حین سافر فی بحر القلزم فتوقف علیہم الریح ویسمی ایضا
بالحزب الصغیر اولہ یا اللہ یا علی یا عظیم یا حلیم الخ قال العلماء باللہ
تعالی ان فیہ الاسم الاعظم وجاء عن الشیخ ابی الحسن الشاذلی
انہ قال لو ذکر حزبی فی بغداد لما اخذت وھو العدۃ الکافیۃ التی
فیہا تفریج الکروب وما قرئ فی مکان الا سلم من الآفات وھو
دعاء النصر الغلبۃ علی الخصوم وخواصہ کثیرۃ انتہی مختصرا وقال
فی نور الابصار فی مناقبہ کان الشاذلی ضریرا وھو الشریف
الحسیب ابو الحسن علی الشاذلی بن عبداللہ بن عبد الجبار
ابن تمیم بن ھرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف بن یوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عیسی بن محمد بن الحسن بن
علی بن ابی طالب اھ توفی الشاذلی بصحراء عیذاب قاصدا
للحج ودفن ھناک فی شہر القعدۃ سنہ ۶۵ھ وکان مبدؤہ ومنشؤہ

عبد الجبار

بالمغرب الاقصى اھ کذا فی عقد الیواقیت الجوھریہ لشیخ شیخنا السید عیدروس رحمہ اللہ تعالی

٦٦ حزب النصر لہ بالسند المذکور الی مؤلفہ المشہور رحمہ اللہ تعالی

٦٧ حزب الامام النووی رحمہ اللہ القوی وبالسند الی محمد الحفناوی قال اجازنی بہ الشیخ محمد بن الیمنی العلوی عن محمد بن سعد الدین عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب الشعرانی عن البرهان بن ابی شریف المقدسی عن البدر القبانی عن محمد بن الخباز عن مؤلفہ تنبیہ النووی وربما یقال النواوی بزیادۃ الالف بین الواوین ھو الامام محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن حزام النواوی الشافعی ولد سنہ ٦٣١ وقدم بہ والدہ بدمشق سنہ ٦٤٩ وسکن المدرسۃ ولازم کمال الدین المغربی وحج مع ابیہ سنہ ٦٥١ وبرع فی العلوم وصار محققا فی فنونہ مدققا فی علمہ حافظا للحدیث عارفا بانواعہ وکان لا یضیع وقتا الا فی وظیفۃ من الاشغال وکان لا یاکل الا اکلۃ بعد العشاء ولم یتزوج

قط و توفی ببعد ما زار القدس فی رجب سنہ ۶۷۶ست وسبعین و ستمائۃ وکان ولادتہ سنہ ۶۳۱ کذا فی التعلیقات صـ۱۲ وقال فی ثبت ابن عابدین ما نصہ قال الشہاب النخلی فی ثبتہ عن شیخہ علی بن الجمال وھو ذکر عن مشائخہ رحمھم اللہ تعالی ان قارئ ھذا الحزب یحفظ من شر الانس والجن ومن اھل السموات واھل الارض ومن سطوات الاولیاء اھل القلوب المتصرفین فی الباطن بالسلب ومن مکائد الفسقۃ فی الظاہر جمیع ما یفعلونہ من سحر وشعبذۃ ومکروہ وغیر ذالک اھ

حزب المسمی بالدور الاعلی المنسوب الی شیخ العارفین محی الدین محمد بن عربی رحمہ اللہ تعالی

۶۸

وبالسند الی عبد الوہاب الشعرا دی عن زین الدین زکریا بن محمد القاھری عن العارف ابی الفتح محمد بن زین الدین المراغی العثمانی عن شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم بن عبد الصمد الہاشمی العقیلی الجبرتی الزبیدی عن المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی عن استاذ اھل التحقیق ابی عبد اللہ محی الدین بن عربی وقد تقدم

ذکرہ مرار رحمہ اللہ تعالیٰ

٦٩ القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ

ارویہا قرأۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

٧٠ قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ارویہا قرأۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیہ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر بن جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمہ الله تعالی تنبیہ هو شیخ
الاسلام قدوۃ الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنة ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعا به وعشرة فی مدح
القرآن وثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولایزال الناس
یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشائخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود في هذه الورقات التبرك بالانتظام في سلوك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة في هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكوراني المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندي المسمى

---

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المجموع
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا وفي المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم كتبه عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت في اموره وثبت
الجنان اي ثابت القلب وثبت في الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال في اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له نا فلاعن العجلوني رح

بحر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات ساداتنا المغاربة والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادي المسترشدين الى اتصال المسندين وتسمى بهادي الطالبين الى مسلسلات النبي الامين فان فيها تذكر الاحاديث المسلسلات۔ المتصلة الى سيد الكائنات عليه افضل الصلوات وازكى التسليمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے۔ حصہ اول میں میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۵۵ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرۂ مشہورۂ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے۔ اور اب یہاں سے حصہ سوم کا آغاز ہے جس میں ۷۰ احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں اور بغرض فائدہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الأحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها أئمة شهيرة - ولا يمكن استقصاءها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الإرشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة إخبار
غيرك عنه لابد بينك وبينه طريق إما مخبر واحد أو أكثر من واحد ولابد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطرق
ووجه التحمل فقد أسندت ومتى تركت البيان فقد أغفلت اهـ فعلى هذا تكون
المسلسلات على أقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالأولية ومنها بزمن منها
كالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتعمير - والتصوف - والثقة - أو كونه مصريا - أو مدنيا - أو كون اسمه
محمدا - أو علمية نسبته مثل كونه حنفيا - أو شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الأماني ما نصه والمسلسل من فضيلته اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اهـ فأردت
أن أذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بأنواعها على طريقة أهل الحديث رافعا الأسانيد
راجيا أن يكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من أخيه

وللہ در سیدنا الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حیث قال [۵]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة ... إلا الحديث والا الفقه في الدين

العلم ما كان فيه قال حدثنا ... وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمہ اللہ تعالیٰ

طوبى لمن له الله اهله ... وصرف عمره فيه وشغله

ولقائل رحمہ اللہ تعالیٰ

عليكم بالحديث فليس شيئ ... يعاد له على كل الجهات

نصحت لكم فان الدين نصح ... ولا اخفى لصالح والجهات

وجدنا في الرواية كل فقه ... واحكام ومن كل اللغات

لذكر المسندات جعلت خطي ... وحفظ العلم خير العائدات

ائمته النجوم وهل رشيد ... تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[۵] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہوسکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مجھ مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ومتصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الٰہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (امتہ مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے سیئات میری بخشش ہوگی ۱۲ عبد الهادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جناب الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لى يوم الدين - يوم
يقوم الناس لرب العلمين
فها انا اشرع فى المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلونى
رحمه الله تعالى فى ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبى
المختار للشيخ ابراهيم الكورانى رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
فى الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسی من سبق الرحمۃ بقولہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی فناسب
ان یسبق حدیثہا ایضا ثالثہا تقدم کتابۃ الحق لسبق الرحمۃ بعد
التوحید فعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما رواہ الدیلمی
اول شیئی خطہ اللہ فی الکتاب الاول اننی انا اللہ لا الہ الا
انا سبقت رحمتی غضبی فمن شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ فلہ الجنۃ فناسب ان یکون حدیث الرحمۃ متصفا
باولیۃ کتابۃ الخلق لہ کما کانت الرحمۃ متصفۃ باولیۃ کتابۃ الحق
لہا انتہی یقول العبد المسکین وبالسند الی ابن عابدین
عن الشیخ احمد بن عبید العطار عن الکزبری عن المولی الیاس
الکردی الکورانی ان الاحادیث المسلسلۃ بالاولیۃ ثلاثۃ
احدہا حدیث عبد اللہ بن عمر المشہور وثانیہا حدیث انس
ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من احب ان یکثر خیر بیتہ فلیتوضأ اذا حضر
غداؤہ واذا رفع رواہ ابن ماجہ وثالثہا حدیث عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ فا قول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں	الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ	

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث سمعتہ منہ وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا بابلدین محمد بن احمد المقدسی الشہیر با بن بدیر فی دارہ الملاصقۃ بالمسجد الاقصیٰ وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

لے اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سُنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول حديث سمعته منه ثنى به الشيخ محمد المعروف والده بعقيله وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجي عن الشيخ محمد عقيله عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابى الخير احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد القاوقجى الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث سمعته منه فى حالة احرامه بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته منه فی سنه ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الله الاشبولی المصری قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنه احدی وسبعین و مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول ثنا انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر حبال یرویه کذالك عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول حدیث سمعه منه فی سنه ۱۳۰۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجۃ اللہ محمد النقشبندی المجددی عن والدہ العارف باللہ حضرۃ
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ المجدد رضی اللہ تعالی عنہ بسماعہ
عن القاضی بہلول البدخشی عن المحدث عبد الرحمن بن فہد عن
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فہد عن الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فہد الہاشمی العلوی المکی عن العلامۃ برہان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاہما عن الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویہ عن الشیخ عمر الخراسانی
وھو اول حدیث سمعتہ منہ فی الجمادی الاخرۃ سنۃ ۱۳۱۹ الف و
ثلاثمائۃ وتسعۃ عشر قال ثنی بہ السید محمود عاقبت شاہ وھو
اول عن مولانا اسحاق وھو اول ثنی بہ عبد العزیز الدہلوی
وھو اول ح وحدثنی بہ العلامۃ الشیخ عبد الجلیل وھو اول
حدیث سمعتہ منہ فی ذی القعدۃ الحرام سنۃ ۱۳۲۴ قال ثنا بہ الشیخ
سعادت علی وھو اول ثنی بہ الشیخ محمد یعقوب الدہلوی
المہاجر المکی وھو اول عن الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی بہ والدی
الشیخ ولی اللہ وھو اول ح ثنی بہ السید عمر من لفظہ تجاہ

قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اول ثنی الشیخ عبد اللہ البصری ح

وثنی بہ الشیخ محمد سعید الادیب وھو اول حدث سمعتہ منہ فی ثمان

وعشرین من رجب ۱۳۲۴ھ الف وثلثمائۃ واربع وعشرین عن

احمد جمال المکی ح وھو اول حدیث سمعتہ منہ عن عبد اللہ سراج ح

وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار ح وحدثنی بہ العلامۃ

الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی وھو اول حدث سمعتہ منہ فی

بیت شیخی الشیخ شعیب المغربی بمکۃ المکرمۃ عام الف وثلثمائۃ واربع

وعشرین عن الشیخ فالح المدنی - والسید الحبشی والسید سالم

البار المذکوران یرویانہ کذلک عنہ ای عن الشیخ فالح المدنی

قالوا وھو اول حدیث سمعناہ منہ واد ویہ اجازۃ عن الشیخ

فالح المذکور عن السید ابی عبد اللہ محمد بن علی بن السنوسی قال

وھو اول عن عمر بن عبد الکریم العطار انا بہ ابو الحسن علی الونائی

قال وھو اول انا البرھان ابراھیم بن محمد الزمزمی قال وھو اول

عن عبد اللہ البصری قال وھو اول ثنا یحیی بن محمد الشھیر

بالشاوی وھو اول حدث سمعناہ منہ انا بہ سعید بن ابراھیم

الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ قال و ہو اول انا بہ سعید بن محمد
المقری قال و ہو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوہرانی قدہ و ہو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراہیم التازی قدہ و ہو اول قال قرأتہ علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قدہ و ہو اول
حدثنا قرأتہ علیہ قدہ سمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قدہ و ہو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراہیم البکری
المیدومی الخطیب قدہ و ہو اول ح والشیخ عبد اللہ البصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قدہ و ہو اول انا بہ الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قدہ و ہو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری و ہو اول انا بہ برہان الدین ابراہیم بن
علی بن احمد القلقشندی و ہو اول قدہ اخبرنا بہ الشہاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی و ہو اول انا بہ الصدر ابو الفتح المیدومی و ہو
اول انا بہ النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی و ہو
اول انا بہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی و ہو اول انا بہ ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری و ہو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملك المؤذن وهو اول اناً به ابو طاهر محمد بن محمد
محمش[1] بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة
الزيادی وهو اول انا به ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز
بالزای المکررة وهو اول انا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری
وهو اول انا به سفیان بن عیینة وهو اول عن عمرو بن دینار عن
ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما عن
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنهما عن النبی صلی اللہ علیه
وسلم انه قال الراحمون[2] يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى
ارحموا من فی الارض يرحمكم من فی السماء اخرجه
بالتسلسل ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح وفی بعض الروایات
بزیادة انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی هذا الحدیث
لا یعرف اسمه ذکرہ ابو احمد الحاکم وذکرہ ابن حبان فی الثقات

الحاکم

[1] هكذا ضبطه فی حصر الشارد ۱۲ مسکین عبد الهادی غفر له

[2] رحم کرنیوالون پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان کا مالک تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الهادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن يزيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم في الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقي
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى في اثباتهم والمشهور ان التسلسل في هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اه وجزم الحافظ
العراقي والسخاوي ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ونقل الحسن الخطيب النوبي حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	بأول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
يقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

بن
خيم

ح وانا اروي المسلسل بالاولية بروايتي عن العلامة عمر بن شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان (۲۶) واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليماني امام المقام بالمسجد الحرام في يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابي الخير احمد جمال المكي ثلاثتهم عن ابي خضير مفتي الدمياط قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوي بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوي الشافعي قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوي

قال وهو اول عن محمد الحنفى قال و هو اول عن شمهورش القاضى الجنى الصحابى رضى الله عنه وهو اول عن النبى صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء حديث حسن صحيح اخرجه الامام احمد فى مسنده وابوداؤد عن مسدد و الترمذى فى جامعه والحميدى وابن ابى شيبة والبخارى فى الادب المفرد عن عبد الرحمن بن بشر لكنهم لم يسلسلوه وقوله يرحمكم رويناه بكلا الوجهين بالجزم على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء وجملة التنزيه رواها جماعة من رواة هذا الحديث واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ورواية شمهورش المذكور الصحابى مثله كما ذكره ابو خضير فى اجازته قلت قال شيخنا ابو الفيض عبد الستار المكى توفى شمهورش الجنى فى سنة ١٢٩ واخبر بوفاته الاستاذ الشيخ عبد الغنى النابلسى ووافق تاريخ وفاته فقد الجنى شمهورش ذكره المرادى فى ترجمة الشيخ احمد المنينى انتهى قال محدث الشام العلامة العجلونى فى ثبته و يقال اسمه عبد الرحمن رضى الله عنه اه والله تعالى اعلم فائدة مهمة فى الرواية عن الجن قال ابن حجر فى ثبته فى القاعدة الرابعة من خاتمته فى الباس الخرقة السهروردية ما نصه سبق لنا عن

الرحمن

وفات شمهورش الجنى

ما يتعلق بالرواية عن الجن

له توفى رحمه الله تعالى فى اواخر شعبان سنة ١١٤٣ وقد بلغ من العمر ٩٣ سنة ١٢ ثبت العجلونى

شیخنا الامام العامل المسلک الصوفی الجامع بین العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبین الشریعة والحقیقة ذی الکرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طریقة اقرب من طریقة الخوافی[۱] المذکورة ولا یلزم علیها مخالفة القواعد الشرعیة بوجه اصلا وهی ما کان یذکره رضی الله عنه لاخصاء اصحابه ویتحفهم بها من ان الجن کانت تجتمع بہ تاخذ عنہ ویاخذ عن بعضهم وانہ کان من جملة هؤلاء شخص یذکر لہ انہ تابعی لانہ من اصحاب بعض الجن الذین اجتمعوا بالنبی صلی الله علیہ وسلم وامنوا بہ واقرأهم القرآن وامرهم ان یبلغوه عنہ لمن وراءهم وانہ اخذ عن التابعی وانہ اجازه بما اجازه بہ شیخہ الجنی الصحابی وان شیخنا اجاز لنا ولبقیة اخصاء اصحابہ ما اجازه بہ ذلک الجنی وهذا کلہ وان لم یفد شیئا علی طریقة المحدثین وعلماء الظاهر لکنہ یفید عند ارباب الباطن الذین الهموا صدق ذلک الجنی فیما اخبر بہ ویفید اتباع هؤلاء الملهمین التبرک والانتظام فی سلک هذا السند الذی بفرض صحتہ فیہ

---

[۱] وهو الزین ابوبکر محمد الخوافی شیخ شیخ شیخ الاسلام زکریا الانصاری ۱۲ محمد عبد الحی عفی لہ

من الفوائد والمراتب العلية والامدادات العرفانية انتهى وقال ايضا فى الفتاوى الحديثية بعد ذكر رواية الحديثين عن الجن واعلم ان الاستدلال بهذين الحديثين مبنى على جواز الرواية عن الجن وقد روى عنهم الطبرانى وابن عدى وغيرهما لكن توقف فى ذلك بعض الحفاظ بان شرط الراوى العدالة والضبط وكذا مدعى الصحبة شرطه العدالة ـ والجن لا تعلم عدالتهم مع انه ورد الانذار بخروج شياطين يحدثون الناس والتوقف متجه انتهى قلت وممن روى عنهم العلامة نجم الدين الغيطى فهو قرأ الفاتحة على شمهورش المتقدم ذكره كما ذكره العجلونى رحمه الله تعالى وقد وقع تضمين هذا الحديث فى النظم ايضا لبعض الائمة فمنها ما رويناه من طرق عديدة للحافظ ابى القاسم على بن الحسن بن هبة ابن عساكر الدمشقى رحمه الله تعالى لنفسه حيث قال سه

بادر الى الخير يا ذا اللب مغتنما	ولا تكن عن قليل الخير محتشما
واشكر لمولاك ما اولاك من نعم	فالشكر يستوجب الافضال والكرما

سه اى حديث الرحمة ۱۲ عبد الهادى غفرالله له

تضمين حديث الرحمة لبعض الائمة ۱۲ ابى الحسن

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم ... فانما يرحم الرحمٰن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالیٰ

ان من يرحم من فی الارض قد ... آن ان يرحمه من فی السما
فارحم الخلق جميعا انما ... يرحم الرحمٰن منا الرحما

وللقاضی زکريا رحمه الله تعالیٰ

من يرحم اهل السفل يرحمه العلی ... فارحم جميع الخلق يرحمك الولی

ولابن حجر المکی رحمه الله تعالیٰ

ارحم هديت جميع الخلق انک ما ... رحمت يرحمک الرحمٰن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمک الذی ... عم الخلائق جوده ونواله
فالراحمون لهم نصيب وافر ... من رحمة الرحمٰن جل جلاله

ولابن نهد رحمه الله تعالیٰ

الراحمون لمن فی الارض يرحمهم ... من فی السماء کذا عن سيد الرسل
فارحم بقلبک خلق الله وارعهم ... به تنال الرضیٰ والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبی رح

الحب منك مسلسل فی الاول	فاحنن ولا تسمع کلام العزل
وارحم عباد اللہ یا من قد علا	من یرحم السفلی یرحمہ العلی

ولزین الدین العراقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما	ولا العدیم اذا شکی لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمن رحمتہ	وانما یرحم الرحمن من رحما

ولہ ایضا

ان ترد رحمۃ واسعۃ	فی الدنی ثم فی القارعۃ
فارحم الخلق طرا تجد	راحما رحمۃ واسعۃ

وللقیراطی رحمہ اللہ تعالیٰ

لی فیک حب اول اروبہ من طرق علیہ وحدیث شوقی فی هواک مسلسل بالاولیہ ۔ قال ابن الطیب رحمہ اللہ تعالیٰ وقد کنت ضمنتہ مرات واقتبستہ فی مقطعات جمۃ علق بالبال منہا قولی

یا عباد اللہ بلوا الرحما	وبخلق اللہ کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم	من سما سلطانہ فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ

بالاول العذل

فارحم

یشکو

كن يا اخي رحيم القلب طاهره ... يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا

ففي الصحيحين ما معناه متصلا ... لا يرحم الله من لا يرحم الناسا

والراحمون روى الاشياخ مرتفعا ... بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة ... قولا وفعلا وقلبا صادق العمل

الراحمون ورد يرحمهم ابدا ... رب السماء هو الرحمن انعم لي

قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا ... يرحمكم مسرعا من في السماء علي

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا ... مسلسلا اوليا قد رويناه

قال النبي صلى الله دائمة ... مع السلام عليه عند ذكراه

الراحمون هم الرحمن يرحمهم ... برحمة منه نرويه بمعناه

من كان يرحم من في الارض يرحمه ... من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها ... سبيل رضى الرحمن في كل مورد

وراقب لطيف الانس من نفحة الرضى ... تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

واوصافه جلت عن الحصر عزاة | ولكن ببعضها فكن خير معتد
رؤفا بخلق الله راحم ضعفهم | بنص رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم | لفردى بها شكرا اروح واغتدى
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا | عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما | ويرحمك الرحمن في كل مقصد

وللشهاب المصری رحمہ اللہ تعالی

ابخلق بمن يظلم ان يظلما | وبالذی يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من | فی الارض لم يرحمه من فی السما

وللامام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ تعالی

تجنب الظلم عن كل الخلائق فی | كل الامور فيا ويل الذی ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم | فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

الحديث الثانی المسلسل بالمصافحة

صافحت السيد حسين الحبشی المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدی البلد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالی

٢٧

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی[9] قال صافحت احمد بن
حجر المکی[10] قال صافحت شیخ الاسلام زکریا ح صافحت[11] القرطبی ح صافحت[12]
ابا المجد القزوینی ح صافحت[13] ابابکر المقری ح صافحت[14] ابا الحسن بن
ابی زرعۃ ح صافحت[15] ابا منصور البزازی ح صافحت[16] عبد الملک
ابن بجید ح صافحت[17] ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ح صافحت[18]
عمر بن سعید ح صافحت[19] احمد بن دھقان قال صافحت[20] خلف
ابن تمیم ح صافحت[21] ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ[22] قال دخلنا[5]
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

[5] ابو ہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے میرے ہاتھ کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے زیادہ نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابو ہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب حسین حبشی سے کہا کہ آپنے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الھادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالک رضی الله عنه صافحنا بالکف التی صافحت بها
رسول الله صلی الله علیه وسلم فصافحنا قال خلف بن تمیم فقلت لابی
هرمز صافحنی بالکف التی صافحت بها انسا فصافحنی قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحنی بالکف التی صافحت بها اباهرمز فصافحنی
قال عمر بن سعید قلت لاحمد بن دهقان صافحنی بالکف التی صافحت
بها خلف بن تمیم فصافحنی قال عبدان قلنا لعمر بن سعید صافحنی
بالکف التی صافحت بها احمد بن دهقان فصافحنی قال عبدالملک قلت
لعبدان صافحنی بالکف التی صافحت بها عمر بن سعید فصافحنی
قال منصور قلت لعبدالملک صافحنی بالکف التی صافحت بها عبدان
فصافحنی قم ابوالحسن بن زرعۃ قلت لابی منصور صافحنی بالکف
التی صافحت بها عبدالملک فصافحنی قم ابوبکر المقری قلت لابی
الحسن بن ابی زرعۃ صافحنی بالکف التی صافحت بها ابا منصور
فصافحنی قم ابوالمجد القزوینی قلت لابی بکر المقری صافحنی بالکف
التی صافحت بها ابا الحسن بن ابی زرعۃ فصافحنی قم القرطبی قلت
لابی المجد القزوینی صافحنی بالکف التی صافحت بها ابا بکر

المقري فصافحني ح زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها أبا المجد القزويني فصافحني ح احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني ح احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
ح السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني ح السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني ح السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني ح السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
ح السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني ح السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني ح شيخنا السيد حسين

الحبشی قلت للسید عیدروس بن عمر صافحنی بالکف التی صافحت
بها شیخک فصافحنی یقول المفتقر الی کرم ربہ المتمادی - ابو سعید
محمد عبد الهادی - ابن الحاج محمد عبد الکریم - تغمدهما
الله بفضله الجسیم - قلت للشیخ الحبیب حسین الحبشی صافحنی بالکف التی
صافحت بها مشائخک فصافحنی - قال[1] العلامة العجلونی رحمہ الله
تعالی فی ثبتہ ما نصہ وقد اخرجہ (ای حدیث المصافحة) ابن
عساکر فی تاریخہ من طریق ابی منصور عبد الرحمن ابن عبد الله
الطبری مسلسلا بها وقال ایضا فیہ قال شیخنا محمد عقیلة فی مسلسلاتہ
واخرج هذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاتہ وابن المفضل
والتمیمی فی مسلسلاتہ والحدیث متکلم فیہ بالتضعیف والوضع

---

[1] قال شیخنا ابو الفیض دام مجدہ قال الاستاذ العلامة السید علی ظاهر الذی تلقیناہ عن المشائخ ان للمصافحة ثلث کیفیات - الاولی ان تکون بید واحدة من کل من المتصافحین مع التصاق باطن ابهامیهما مع القیام - الثانیة ان تکون بالید الواحدة ایضا مع اشتداد الیدین معا - الثالثة تکون بالیدین من الطرفین - واصح الثلاثة الاول انتهی والله تعالی اعلم قلت وهذا کله عندهم روایة هذا المسلسل واما المصافحة العمومیة فالسنة فیها ان تکون بالیدین کما فی مجالس الابرار ما نصہ والسنة فیها ان تکون بکلتا الیدین انتهی ومن فوائد المصافحة زیادة حصول البرکة ویروی بسندہ الی النبی صلی الله علیہ وسلم انہ قال من صافحنی او صافح من صافحنی الی یوم القیمة دخل الجنة اھ کذا فی ظفر الامانی ۱۲
عبد الهادی غفر لہ

وان کان المتن صحیحا کما اخرجه البخاری واحمد عن انس رضی اللہ عنہ

ما مسست خزا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اھ ولهذا المقام بحث طویل ذکرها العجلونی رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ

فمن یرید الاطلاع علیہ فلیراجع الیہ ولی فیہ طرق اخر فاقول صافحت

الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ والشیخ عبد الجلیل برادہ قالا صافحنا

الشیخ عبد الغنی صافحت الشیخ عابد صافحت السید عبد الرحمن الاھدل

صافحت الشیخ امر اللہ صافحت الشیخ محمد المعروف والدہ بعقیلة صافحت

الشیخ احمد النخلی والشیخ عبد اللہ البصری صافحنا الشیخ محمد البابلی

صافحت ابا بکر الشنوانی صافحت الشیخ ابراهیم العلقمی صافحت الجلال

السیوطی صافحت تقی الدین احمد الشمنی صافحت ابا الطاهر بن الکویک

صافحت ابا اسحق ابراهیم صافحت ابا عبد اللہ الخوییی (بضم الخاء مصغرا

بثلاث یاءات نسبة الی خوی بلدة باذربیجان) صافحت ابا المجد

القزوینی صافحت ابا بکر السجاذی صافحت ابا الحسن بن ابی ذرعہ

الی اخر السند المتقدم - واما المصافحة الانسیة من

طریق محمد ابن کامل فاردیها عن مولانا المحدث عبد الباری

وقد صافحتہ[۲] ار[۱] ویہا عن شیخی[۲] الوتری وقد صافحتہ عن[۳] عبد الغنی

المجددی وھو صافح[۴] الشیخ محمد عابد الانصاری وھو صافح[۵] الشیخ

صالح بن محمد الفلانی العمری وھو صافح[۶] الشیخ محمد بن سنۃ الفلانی[۷]

وھو صافح مولای الشریف محمد بن عبد اللہ الوُرلاتی وھو صافح[۸]

اباسالم العیاشی وھو صافح[۹] الشہاب الخفاجی وھو[۱۰] ابراھیم العلقمی وھو[۱۱]

اخاہ الشمس والسید یوسف[۱۲] الارموی وھما الجلال السیوطی

وھو[۱۳] کمال الدین وھو[۱۴] ابن الجوزی وھو[۱۵] اباالمحاسن یوسف بن محمد

ابن علی السُرّمرّی وھو[۱۶] اباالثناء محمود بن علی البغدادی وھو[۱۷]

ابامحمد یوسف بن عبد الرحمن البغدادی وھو[۱۸] اباہ اباالفرج

عبد الرحمن الجوزی وھو[۱۹] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعی وھو[۲۰] ابا

الغنائم الھراسی وھو[۲۱] الشیخ محمد بن علی العلوی وھو[۲۲] اباالفضل

محمد بن جعفر الخزاعی وھو[۲۳] اباالعباس احمد بن سعید المطوعی

وھو[۲۴] اباغانم محمد بن محمد بن زکریا وھو[۲۵] محمد بن کامل وھو[۲۶] ابان

العطار وھو[۲۷] ثابت البنانی وھو قد صافح[۲۸] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفراللہ لہٗ

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ار خزا ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة الحبشية المعمرية صافحت الحبيب الحبشى المذكور وقال صافحت والدى السيد محمد صافحت الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت الشيخ صالح الفلانى ح ارويها عن الشيخ عبد الجليل برادة وقد صافحته قال صافحت الشيخ عبد الغنى صافحت الشيخ عابد صافحت الشيخ صالح الفلانى صافحت الشيخ محمد بن سنة صافحت مولاى الشريف محمد صافحت الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمنى صافحت الشيخ تاج الدين الهندى صافحت الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجى رمزى صافحت الشيخ حافظ على الاوبهى صافحت الشيخين محمود الاسفرائنى والسيد امير على الهمدانى صافحنا ابا سعيد الحبشى الصحابى المعمر صافحت النبى صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى فى مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطى عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

ـــــــــــــــ

۵۱ اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وأبو سعيد الحبشي[1] الصحابي هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري[1] قد صافحت مولانا محمد لطف[2] الله صافحت الشيخ[3] عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني حين نزوله ببلدة بنارس، شعبان سنہ ١٢٥٥ صافحت الشيخ[4] صالح البخاري صافحت[5] السيد عبد الوهاب البابلي صافحت الشيخ[6] اسماعيل صافحت[7] الشيخ محمد المنيني صافحت[8] الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت[9] ابا محمد القاضي شمهورش الجني الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ فبيني[2] وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند تسعة[9] واما الطريقة العالية التي فيها انا رويتها عن مولانا محمد وفنا[1] السيد حيدر[3] الحسيني وقد صافحته وهو صافح[2] مولانا السيد عبد الحق

---

[1] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيهما ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ١٢ محمد عبد الهادي غفر له [2] اس سند میں میرا اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ١٢ [3] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لاني ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ١٢ [4] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ١٣١٩ھ فبيني بين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ١٢ عبد الهادي غفر الله له۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجني الصحابي رضي الله تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني[5] وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔	الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ

شبك بيدي العلامة الشيخ صالح كمال ثم شبك بيدي السيد علي ظاهر الوتري ثم شبك بيدي الشيخ عبد الغني ح وشبك بيدي العلامة الشيخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجليل براده المدني قالا شابكنا العلامة عبد الغني شبك بيدي الشيخ عابد المدني شبك بيدي عمي محمد حسين شبك بيدي محمد هاشم السندي شبك بيدي عبد القادر مفتي الحنفية بمكة شبك بيدي احمد بن محمد النخلي شبك بيدي الشيخ عيسى الثعالبي شبك بيدي نور الدين علي بن محمد الاجهوري المالكي شبك بيدي نور الدين علي بن

---

[5] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

[2] دو آدمی اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ السیوطی شبک بیدی
کمال[١٢] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[١٣] محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص[١٤] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابوالحسن[١٥] المقدسی
شبک بیدی عمر[١٦] بن سعید الحلبی ابوالفرج[١٧] یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل[١٨] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابومحمد[١٩] الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابوالعباس[٢٠]
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابوبکر[٢١] احمد بن عبدالعزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبداللہ بن الشرود الصنعانی شبک بیدی
ابی[٢٢] شبک بیدی ابراھیم[٢٣] بن ابی یحیی شبک بیدی صفوان[٢٤] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[٢٥] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبداللہ[٢٦]
ابن رافع شبک بیدی ابوھریرۃ[٢٧] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی
ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم وقال ,, خلق اللہ الارض

التیمی

لہ ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیر المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام۔ روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر۔ حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالی۔ عبدہ الھادی غفر اللہ لہ۔

يوم السبت والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه

يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وادم

يوم الجمعة" قال الشيخ عابد فى حصر الشارد وقد جمع السخاوى

غالب طرق هذا المسلسل ثم قال ۔ ومدار تسلسله على ابراهيم بن

ابي يحيى وهو ضعيف واما المتن[52] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم

عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ رسول الله صلى

الله عليه وسلم بيدى فقال[53] خلق الله التربة يوم السبت وخلق

مافيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه

يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

---

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [52] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح يخالف ماذكره المصنف فى شرحه لتفسير البيضاوى الذى وقفت عليه بخطه بالبلدة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالى ان ربكم الله الذى خلق السموات والارض فى ستة ايام الى اخره من سورة الاعراف بعد ذكر هذا الحديث مانصه وهذا الحديث وان كان فى صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للاية الكريمة لان الله تعالى يقول خلق السموات والارض فى ستة ايام والذى فى الحديث ان بعض الخلق وقع فى سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهرى فى كتابه تهذيب اللغة ما يقوى الحديث الى اخره قال انتهى ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكى دام فيضه ۱۲ [53] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق و آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل۔ و قال العجلونی بعد ذکر تسلسلہ و ھذا الحدیث کما قال السیوطی اخرجہ مسلم لکن من غیر تسلسل و کذا النسائی من طریق ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع بہ انتھی و قال العلامۃ ابن عقیلۃ فی مسلسلاتہ اخرج ھذا الحدیث الدیباجی فی مسلسلاتہ وغیرہ والمتن بغیر تسلسل صحیح و اخرجہ احمد فی مسندہ و مسلم فی صحیحہ و فیہ بعض زیادۃ فی اللفظ و ذکرہ۔ و قال السخاوی وحدیث من شابک من شابکنی الی یوم القیمۃ دخل الجنۃ ونحوہ قال فی المنح انہ رؤیا ولا بأس بہ للتبرک اھ کذا فی ظفر الامانی۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ	الحدیث الرابع المسلسل باعوذ باللہ من الشیطان الرجیم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں

قرأت علی شیخی الشیخ عبد المباری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و قال قرأت علی شیخنا الشیخ محمد علی الوتری فقلت اعوذ بالسمیع العلیم فقال لی قل اعوذ باللہ من

الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ عبد الغنى فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لى قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لى عن عمه محمد حسين عن ابيه محمد
مراد عن شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن حسن العجيمى
عن الشهاب الخفاجى عن البرهان العلقمى عن الحافظ السيوطى
عن الحافظ ابن حجر عن الكمال احمد ابن على بن عبد الحق عن
ابى الحجاج المزى عن الفخر البخارى عن الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن ابى محمد العباس بن محمد بن ابى منصور عن محمد بن جعفر
الخزاعى عن ابى الحسين عبد الرحمن بن محمد عن ابى محمد عبد الله
ابن عجلان عن ابى عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازى
عن محمد بن عبد الله بن بسطام عن روح بن عبد المؤمن عن
يعقوب الحضرمى عن سلام ابى المنذر عن عاصم بن ابى النجود
عن زر بن حبيش قال كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فقلت اعوذ

ن: الزنجانى

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي يا ابن[ف ا] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسكين والذي يقتضي القياس تقديم ذكر اللوح على القلم ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالى اعلم۔

اس حدیث کی دو طریقہ ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

الحديث الخامس المسلسل[ف ۲] بقراءة سورة الفاتحة

علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

۵۷

قرأت على الشيخ عبد الجليل براده سورة الفاتحة واجازني قرأتها قال قرأتها على الشيخ عبد الغني قرأتها على الشيخ عابد السندي قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولي الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلي

ف ۱ اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن برموقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسمیع العلیم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ باللہ الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسمیع العلیم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الہادی

ف ۲ اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافى قرأتها على القاضى شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقانى قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
أنزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابى القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم ۔ قلت ذكره ابن عقيلة فى مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيئ من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطى وهو قرأها على القاضى شمهورش
الجنى الصحابى وهو قرأها على النبى صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك
فائدة فى قرأة سورة الفاتحة فى خاتمة المجالس ينبغى المواظبة
عليها لكل راغب فى الخير ۔ اخبرنى شيخى عبد البارى اخبرنى الشيخ
الوترى اخبرنى الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة بباطنها بصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لاریبہم کلامہما فلم اجد فی الورقة سوی الفاتحة اھ کذا فی الباقیات الصالحات لشیخنا عبد الباری اللکنوی رحمہ اللہ تعالٰی

الحدیث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل

ارویہ بالسند السابق الی الشیخ احمد النخلی عن محمد بن علاء الدین البابلی عن سالم السنہوری عن محمد الغیطی عن محمد بن احمد الدلجی العثمانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام بمکة المشرفة فقرأ علیہ اول السورة المذکورة۔ قال العلامة[۱] ابن حجر فی الفتاوی الحدیثیة ناقلا عن الواحدی انہ قال فلما نزلت ہذہ الآیة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعة کہاتین واشار باصبعیہ ان کادت لتسبقنی انتہی وروی انہ لما نزلت اقتربت

---

[۱] علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کیطرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا۔ اور تفسیر شربینی وغرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنی لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر ہوئے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنی آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہوگئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنی قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ بس پھر لوگ مطمئن ہوگئے

عبد الباری غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تعملون حتى ننظر ما هو كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل - اقترب للناس حسابهم فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه وتعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربينى فى غرائب البيان للنيسابورى

(اول میں (۴۶) اور طریقہ دوم میں (۴۳) واسطے ہیں۔)	الحديث السابع المسلسل لقرأة سورة الصف	(اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ... طریقہ)

ارويه عن[۱] الشيخ عبد الجليل عن[۲] الشيخ عبد الغنى عن[۳] الشيخ عابد عن[۴] عمه محمد حسين الانصارى عن[۵] ابيه محمد مراد عن[۶] محمد هاشم عن[۷] عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن[۸] احمد النخلى عن[۹] محمد البابلى عن[۱۰] احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن[۱۱] محمد الغيطى عن[۱۲] زكريا الانصارى

ح وارویہ عن[1] السید حسین الحبشی عن[2] السید عیدروس بن عمر
عن[3] السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن[4] والدہ
الحسین عن[5] خالہ عیدروس بن عبد الرحمن ابن عبد اللہ بلفقیہ
عن[6] والدہ عبد الرحمن وہو عن[7] والدہ عبد اللہ بلفقیہ عن[8] احمد القشاشی
عن[9] احمد بن عجل المکی عن[10] زکریا الانصاری عن[11] الحافظ ابی نعیم
رضوان العقبی عن[12] ابی اسحاق التنوخی عن[13] ابی العباس احمد
الحجار عن[14] ابی المنجا عبد اللہ بن عمر البغدادی عن[15] ابی الوقت
عبد الاول بن عیسی الہروی عن[16] ابی الحسن عبد الرحمن الداودی
ابن شعیب السجزی ۱۲ — ابن محمد ۱۲
عن[17] ابی محمد عبد اللہ بن احمد بن عیسی بن عمر السرخسی انا[18] ابو عمران
ہو احمد بن حمویہ الحموی ۱۲
عیسی بن عمر بن العباس السمرقندی انا[19] ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
الدارمی[20] نا محمد بن کثیر عن[21] الاوزاعی عن[22] یحیی بن ابی کثیر عن ابی
سلمۃ ابن عبد الرحمن بن عوف عن[24] عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

ل حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحاب رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالی کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالی نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتذاکرنا فقلنا
لو نعلم ای الاعمال اقرب الی الله تعالی لعملناہ فانزل الله عز وجل
"سبح لله ما فی السموات وما فی الارض وهو العزیز الحکیم
یا ایها الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله
ان تقولوا ما لا تفعلون" حتی ختمها قال عبد الله بن سلام
رضی الله عنہ فقرأها علینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم حتی ختمها
هکذا قال ابو سلمة قرأها علینا عبد الله بن سلام قال یحیی قرأها علینا
ابو سلمة قال الاوزاعی قرأها علینا یحیی ثم محمد بن کثیر قرأها علینا الاوزاعی
ثم الدارمی قرأها علینا محمد بن کثیر ثم ابو عمران السمرقندی فقرأها
علینا الدارمی ثم السرخسی فقرأها علینا ابو عمران ثم الداودی
قرأها علینا السرخسی ثم ابو الوقت قرأها علینا الداودی ثم ابو المنجا
قرأها علینا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علینا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها
علینا الحجار ثم ابو نعیم قرأها علینا ابو اسحق ثم القاضی زکریا قرأها
علینا ابو نعیم قال النجم الغیطی واحمد بن حجر المکی قرأها علینا القاضی زکریا
ثم احمد القشاشی قرأها علینا النجم الغیطی واحمد بن حجر المکی ثم ابو البقا...

قرأها علينا الشهاب قال النخلي قرأها علينا البابلي قال الشيخ عبد القادر
قرأها علينا النخلي قال الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر قال
جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم قال عم الشيخ عابد قرأها على ابي قال الشيخ محمد عابد قرأها
على عمي الشيخ محمد حسين قال الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد قال
شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني قال العبد المسكين
محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي
قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي قال العفيف عبد الله بلفقيه قرأها
علينا الشهاب احمد القشاشي قال عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه قال السيد عيدروس قرأها علينا
والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه قال البدر الحسين بن عبد الله
قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها
علينا ابي البدر الحسين قال السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن
الحسين قال شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم
تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالےٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقات بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طرق انتہی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

اخبرنی العلامة الشیخ محمد حسب اللہ المکی والعلامة النبیل الشیخ عبد الجلیل
المدنی واضافنی کل واحد منهما بمکة المکرمة علی الاسودین التمر والماء
قالا اضافنا الشیخ عبد الغنی ثم اضافنی العلامتان المسندان الشیخ
عابد والشیخ اسماعیل بن ادریس قال الاول اضافنی السید عبد الرحمن
ابن سلیمان الاهدل ثم اضافنی الشیخ امر اللہ المزجاجی وقال الثانی
اضافنی محمد بن عبد الرحمن الکزبری ثم اضافنی والدی قالا ای المزجاجی
والکزبری اضافنا الشیخ محمد بن عقیلة ثم اضافنی حسین بن عبد الرحیم
ثم اضافنی الشیخ احمد بن محمد بن ناصر ثم اضافنی العلامة عبد اللہ العیاشی
ثم اضافنی ابو مهدی عیسی الثعالبی الجعفری ثم اضافنی ابو عثمان
سعید ابن ابراهیم الجزائری عرف بقدوره علی الاسودین ثم اضافنی
الشیخ سعید بن احمد المقری القرشی علی الاسودین التمر والماء ثم اضافنی
الشیخ الصدر الاوحد احمد حجی الوهرانی علی الاسودین التمر والماء ثم اضافنی شیخ
الانام موضح طریقة الاسلام ابو سالم ابراهیم التازی البلنسی علی الاسودین التمر والماء ثم اضافنی
ابو الفتح محمد بن ابی بکر بن الحسین المراغی المدنی بمنزله بالمدینة تمرا وماء فی یوم الخمیس شهر اللہ
المحرم سنة احدی وثلاثین وثمانمائة وقرأ علینا اخبرنا الحافظ نفیس الدین

سلیمان بن ابراهیم العلوی الیمانی بقرأتی علیه بتعز قال ۱۸ أنی والدی اجازة قال
أنی الفقیه تقی الدین عمر بن علی الشعبی قال ۱۹ أضافنا القاضی فخر الدین
الطبری فی منزله بزبید علی الاسودین التمر والماء قال ۲۰ اضافنا الامام
فخر الدین محمد بن ابراهیم الجیری الفارسی علی الاسودین التمر والماء قال
۲۱ اضافنا شیخنا الحافظ ابو العلاء الهمدانی بها علی الاسودین التمر
والماء قال ۲۲ اضافنا ابو بکر هبة الله بن الفرج الکاتب الهمدانی علی الاسودین
التمر والماء قال ۲۳ اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد الصوفی علی الاسودین
التمر والماء قال ۲۴ اضافنی ابو الحسن علی بن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر والماء قال
۲۵ اضافنا ابو شیبة احمد بن ابراهیم العطار المخزومی بالودان علی الاسودین
التمر والماء قال ۲۶ اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین
التمر والماء قال ۲۷ اضافنا نوفل بن الهادی علی الاسودین التمر والماء قال
۲۸ اضافنا عبد الله بن میمون القداح علی الاسودین الخ قال ۲۹ اضافنا
جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین الخ قال ۳۰ اضافنا ابی محمد بن علی الباقر
علی الاسودین الخ قال ۳۱ اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین الخ قال
۳۲ اضافنی ابی علی الاسودین الخ قال ۳۳ اضافنی علی کرم الله وجهه علی الاسودین الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال[1]

من اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف

مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف

ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ

فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ

فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ

ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن

اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت

لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد

من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیٰمۃ ومن اضاف

عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیٰمۃ۔

قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالٰی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القلاح وصح

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحوار علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعذر مع حرصي على السؤال عنه منذا خذته ام اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا - اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اسدن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی - اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے - اور جس نے سات کی ضیافت کی اسپر جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے - اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے - اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے - اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھتا ہے - ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں - میرے شیخ ابو الفیض کی سنکر پایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جسوقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۲ھ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا - حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے - واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

نا ... عبد الله ... علیم

من موجبات الطعن خصوصا مع ذكر الملائكة فی الضيافة وهم لا يأكلون
ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اه قال شيخنا
ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث فی جمع الجوامع للسيوطی عن ابن الجزری
فانظر فی مسند سيدنا علی رضی الله عنه اه قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزری المسمی باسنی المطالب فی مناقب
علی بن ابی طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححا له للطبع مع شيخی العلامة
احمد جمال المكی رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة
كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول -

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم	تک اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الاصل فی التلقيم الذی يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبرانی

ـــ۹ نویں حدیث مسلسل بالتقلیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے
چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ
میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت
علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا - فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیرین لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو
طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو
ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي فى تذكرته وافاد المناوى فى شرح الجامع الصغير فى شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبى صلى الله عليه وسلم عن ابى الدرداء رضى الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس وعن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله

فاقول لقمنى شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى بيده المباركة لقمة حلوة وذلك فى داره بمكة المكرمة فى سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمنى السيد عيدروس بن عمر ثم لقمنى عمى السيد محمد بن عيدروس ثم لقمنى الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل ثم لقمنى ابى ثم لقمنى السيد احمد محمد بن شريف ثم لقمنى الشيخ احمد النخلى ثم لقمنى الشيخ عيسى الثعالبى الجعفرى المالكى ثم لقمنى ابو الصلاح على بن عبد الواحد الانصارى ثم لقمنى ابو العباس احمد المقرى المالكى ثم لقمنى عبد الله محمد

ابن احمد المقری[۱۲] لقمنی ابو عبد اللہ المسعر[۱۳] لقمنی ابو زکریا المعیاوی[۱۴] لقمنی ابو محمد صالح[۱۵] لقمنی ابو مدین[۱۶] لقمنی ابو الحسن بن حرزهم[۱۷] لقمنی ابن العربی[۱۸] لقمنی الامام الغزالی[۱۹] لقمنی ابو المعالی[۲۰] لقمنی ابو طالب المکی[۲۱] لقمنی ابو محمد الجریری[۲۲] لقمنی الجنید[۲۳] لقمنی السری السقطی[۲۴] لقمنی المعروف الکرخی[۲۵] لقمنی داؤد الطائی[۲۶] لقمنی الحبیب العجمی[۲۷] لقمنی الحسن البصری[۲۸] لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لقمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یکم سے ستائیس واسطے ہیں۔	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس[۵۲]	اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل[۱] انا الشیخ عبد الغنی[۲] انا الشیخ عابد السندی[۳] انا الشیخ صالح الفلانی[۴] انا الشیخ محمد سعید سفر[۵] انا الشیخ تاج الدین القلعی[۶] انا الشیخ حسن العجیمی[۷] انا الشیخ احمد القشاشی[۸] انا العارف

ف ابن العربی۔ هذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانه بدون الف ولام حیثما اصطلح علیه اهل الشرق فرقا بینهما ۱۲ منه غفر اللہ له ۵۲ یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

باللہ الشیخ احمد الشنادی عن[10] عبد الرحمن بن فہد اجازۃ عن[11] عمہ
جار اللہ عن[12] والدہ عبد العزیز ح انا[13] المشائخ الاربعۃ سیدی و
والدی نجم الدین عمر والدہ جدی تقی الدین محمد بن فہد بقراءتی
علیہما والعلامۃ ابو الفتح المراغی والشیخۃ ام ہانی بنت ابی الحسن
سماعا علیہما مفترقین قال[14] الاولان انا الامام زین الدین عبد الرحمن
ابن علی بن یوسف الزرندی وقال الثالث انا الشیخ جلال الدین
ابو طاہر احمد بن محمد بن محمد الخجندی وقاضی الاقضیۃ مجد الدین
الفیروزآبادی وقالت الرابعۃ انا القاضی شہاب الدین ابن
ظہیرۃ بن احمد القرشی سماعا قالوا[15] انا بہ الحافظ العلائی قال الزرندی
اجازۃ ح انا[16] ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الطبری ح انا[17] ابو الحسن علی
ابن ہبۃ اللہ الحمیری ح انا[18] السلفی ح انا[19] ابو الحسین بن عبد الجبار
الصیرفی انا[20] ابو الفتح عبد الکریم بن محمد الخاملی انا[21] ابو بکر بن احمد بن
ابراہیم بن شاذان البزاز ثنا[22] محمد بن عیسی الزہری ثنا[23] مالک بن
یحیی ثنا[24] علی بن عاصم عن[25] سہیل بن ابی صالح عن[26] ابیہ عن[27] ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار ويدخله الجنة الا

الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال

ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالى برحمته وفضله" ووضع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه ووضع ابو هريرة رضي

الله عنه يده على رأسه ووضع ابو صالح يده على رأسه ووضع سهيل

يده على رأسه ووضع علي بن عاصم يده على رأسه ووضع ابو غسان

مالك بن يحيى يده على رأسه ووضع محمد بن عيسى يده على رأسه

ووضع ابن شاذان يده على رأسه ووضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

۵۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عزوجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل و رحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عزوجل کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسیکے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل و رحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الصير في يده على رأسه ووضع السلفي[۵۱] يده على رأسه ووضع الحميري يده على رأسه ووضع الطبري يده على رأسه ووضع العلائي يده على رأسه ووضع كل من ابن ظهيرة ومن الجندي والفيروزآبادي يده على رأسه ووضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده على رأسه ووضع عبد العزيز يده على رأسه ووضع ولده جار الله بن فهد يده على رأسه ووضع ولد اخيه عبد الرحمن يده على رأسه ووضع الشناوي يده على رأسه ووضع القشاشي يده على رأسه ووضع العجيمي يده على رأسه ووضع القلعي يده على رأسه ووضع محمد سعيد سفر يده على رأسه ووضع الشيخ صالح يده على رأسه ووضع الشيخ عابد يده على رأسه ووضع الشيخ عبد الغني يده على رأسه ووضع شيخ الشيخ عبد الحليم يده على رأسه . وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاري في صحيحه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

١١

الحديث الحادي عشر المسلسل بوضع اليد على الرأس عند ختم سورة الحشر[۵۲]

۵۱ هو الحافظ ابو طاهر احمد بن محمد السلفي ١٢

۵۲ یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکے باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اخبرنی[1] به مولانا الشیخ عبد الباری اللکنوی[2] دام فیضہ قال اخبرنی به الشیخ محمد علی طاهر الوتری[3] قال اخبرنی به العلامة الشیخ عبد الغنی[4] عن محمد عابد[5] عن عمه الشیخ محمد حسین[6] عن الشیخ محمد بن محمد بن عبد الله الحضرمی عن عبد الله بن سالم البصری[7] عن محمد البابلی[8] عن نور الدین علی الاجهوری[9] عن عمر بن الجائی[10] عن الجلال السیوطی[11] عن الحافظ[12] العسقلانی عن عمر[13] بن محمد بن احمد بن سلیمان انا العز[14] محمد بن ابراهیم ابن ابی عمر انا الفخر[15] علی بن البخاری انا ابن طبرزد[16] ابو منصور عبد الرحمن ابن محمد القزاز انا ابو بکر[17] الخطیب البغدادی قال ابو نعیم[18] احمد بن عبد الله الانصاری الحافظ انا ابو الطیب[19] محمد بن احمد بن یوسف بن جعفر المقری البغدادی ثنا ادریس[20] ابن عبد الکریم الحداد[21] قال قرأت علی خلف فلما بلغت هذه الآیة ”لو انزلنا هذا القرآن علی جبل“ قال ضع یدک علی رأسک فانی قرأت علی سلیم[22] فلما بلغت هذه الآیة قال ضع یدک علی رأسک فانی قرأت علی حمزة[23] فلما بلغت هذه الآیة قال

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس[27] واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الهادی غفر الله

ضع یدک علی رأسک فانی[٢٤] قرأت علی الاعمش فلما بلغت هذه الآیة
قال ضع یدک علی رأسک فانی[٢٥] قرأت علی یحیی بن ذباب فلما بلغت
هذه الآیة قال ضع یدک علی رأسک فانی[٢٦] قرأت علی علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآیة قالا ضع یدک علی رأسک فانا[٢٧] قرأنا علی عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآیة قال ضعا ایدیکما علی رؤسکما
فانی[١] قرأت علی النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغت هذه الآیة قال
ضع یدک علی رأسک فان جبرئیل علیه السلام لما نزل بها علیّ قال لی
ضع یدک علی رأسک فانها شفاء من کل داء الا السام والسام
الموت. قال شیخی الشیخ عبد الباری قال الشیخ الوتری ولما حدثنی
شیخی الشیخ عبد الغنی قال[٢] ضع یدک علی رأسک ووضع یده علی رأسه ایضاً
حتی ختمنا الآیات من قوله تعالی "لو انزلنا" الی تمام سورة الحشر"
وهکذا امر کل واحد من الاشیاخ لمن حدثه لحتی وصل الینا اھ

[١] یعنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورہ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

وقال لما حدثنا به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضا انتهى۔ واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا۔ فهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون۔ قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا علي اذا اصدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ اخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اه والله تعالى اعلم

ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔	الحديث الثاني عشر المسلسل بالقبض على اللحية[2]	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

١٢

اخبرنا الشيخ عبد الجليل المدني قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انا الشيخ عابد انا السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن ابيه سليمان بن يحيى عن الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن محمد بن احمد عقيلة عن حسن العجيمي انا عيسى بن محمد الجعفري عن الاجهوري عن محمد بن

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ١٢

[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ١٢ عبد الہادی

الرضی الغزی ثنا ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا ابن الجزری ثنا الجمال محمد بن محمد بن النحاس وابو ہریرۃ عبد الرحمن بن الذہبی انا ابو العباس احمد بن عبد الرحمن البعلی انا محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن احمد المرداوی نا ابو الفرج یحییٰ بن محمود الثقفی انا جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا ابو بکر احمد بن علی الشیرازی عن الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا الزبیر بن عبد الواحد الاسدابادی[1] انا ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی نا سلیمان بن شعیب الکیسانی[2] انا سعید بن آدم انا شہاب بن خراش قال سمعت یزید الرقاشی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد العبد حلاوۃ الایمان حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ[3]" قال وقبض رسول اللہ تعالیٰ

المدنی الکمال

التیمی

سعید الآدم

---

[1] نسبۃ الی اسدا باد بلیدۃ قرب ہمدان ۱۲ [2] نسبۃ الی جدہ کیسان ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ

[3] یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھامکر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ․

کاتب الحروف محمد نیاز خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال امنت بالقدر خيره وشره وحلوه
ومره وقبض انس رضى الله تعالى عنه على لحيته فقال امنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال امنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال امنت الخ قال
وقبض سعيد على لحيته فقال امنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال امنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال امنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
امنت الخ وقال الحاكم بعدهما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة امنت الخ وقبض ابوبكر على لحيته وقال امنت الخ
وقبض التميمى على لحيته وقال امنت الخ وقبض الثقفى على لحيته وقال
امنت الخ وقبض المرداوى على لحيته وقال امنت الخ وقبض البعلى
على لحيته وقال امنت الخ وقبض كل من ابى هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما امنت الخ وقبض ابن الجزرى
على لحيته وقال امنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال امنت الخ
وقبض الغزى على لحيته وقال امنت الخ وقبض الاجهورى على لحيته
وقال امنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال امنت الخ وقبض العجيمى على لحيته وقال

امنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته
وقال امنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال امنت الخ
وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ
عابد على لحيته وقال امنت الخ وقبض الشيخ عبد الغنى على لحيته
وقال امنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال
امنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان
يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به امين بجاه السيد الامين
اخرجه ابن عساكر فى تاريخه مسلسلا وهكذا اخرجه النجم الغيطى
فى مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية و
بالايمان بالقدر انتهى مختصرا عجلونی

۱۳

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الثالث عشر المسلسل[۵] بقول كل راو كتبته وها هو فى جيبى	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

[۵] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میرے جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض رفاہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ سو وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ ۱۲۵

اخبرنی العلامۃ عبد الباری قال انی محمد طاہر الوتری انی عبد الغنی المجددی المدنی عن محمد عابد الانصاری عن السید عبد الرحمن الاہدل عن ابیہ السید سلیمان بن یحیی الاہدل عن السید احمد بن محمد شریف المقبول الاہدل عن السید یحیی بن عمر مقبول الاہدل عن السید ابی بکر بن علی البطاح الاہدل عن السید یوسف بن محمد البطاح الاہدل عن السید الطاہر الحسین الاہدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہردو خلیفہ کے دروازے پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے۔ پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنے شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپ سے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایت خوشبودار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبداللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کردو اور اسکو دوچند کردو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایت خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانے والی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

عن [۱۲] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن [۱۳] الشمس محمد عبد الرحمن السخاوی انا [۱۴] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا [۱۵] الامام ابو طاهر المجد الفیروز آبادی انا [۱۶] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا [۱۷] علی بن احمد العراقی انا [۱۸] ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا [۱۹] الشریف ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدیباجی ثنا [۲۰] ابو عبد اللہ محمد بن الحسین بن صدقۃ بن سلیمان الاسکندری ثنا [۲۱] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی ثنا [۲۲] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا [۲۳] القاضی ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا [۲۴] ابو العباس احمد بن محمد بن یعقوب الهروی ثنا [۲۵] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن ثنا [۲۶] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا [۲۷] ابو الحسن علی بن احمد بن محمد البلخی المحتسب ثنا [۲۸] محمد بن هارون الهاشمی ثنا [۲۹] محمد بن یحیی المازنی ثنا [۳۰] موسی بن سهل عن [۳۱] الربیع [۱] قال لما استقلت ای الخلافۃ او البیعۃ لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق ابن محمد فقمت بین یدیہ وقلت ای بلیۃ یرید ان یفعل واوهمتہ انی

البیضاوی | الحسن | محمد

---

[۱] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال الم اقل لك ابعث الى جعفر بن محمد

فوالله لتاتينی او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا

عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معی فلما دنونا من الباب قام

فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه

وقال يا جعفر انت الذی كيت وكيت وحدثنی ابی ربيعة عن

ابيه عن جده عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال "ينصب للغادر

يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنی ابی عن

ابيه عن جده ان النبی صلی الله عليه وسلم قال "ينادی منادٍ يوم

القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره علی الله تعالی

فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتی سكن

ما به و لان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا

بدهن فيه غالية فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين انامل

امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله فی حفظ الله تعالی

لے اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ ﴿۲﴾ غالیہ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک و عنبر وکافور و دہن البان ۱۲

کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یا ربیع اتبع اباعبداللہ جائزتہ واضعفہا فخرجت فقلت
یا اباعبداللہ تعرف محبتی لک قال انت مناحدثنی ابی عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "مولی القوم منہم فقلت
یا اباعبداللہ شہدت مالم تشہد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتک تحرک شفتیک عند دخولک الیہ قال دعاء کنت
ادعو بہ قلت دعاء حفظتہ عند دخولک الیہ ام شیئی تاثرہ عن
آبائک الطاہرین قال[۳۳] حدثنی ابی عن[۳۴] ابیہ عن[۳۵] جدہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا احزنہ امر دعا بہذا الدعاء وکان یقول انہ دعاء
الفرج وهو[۱] اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ
الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فَكَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ
اِبْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِي فَيَا مَنْ قَلَّ لَكَ عِنْدَ

بکنفک

۱ ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دے سکے) اور بچالے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جس پر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمائش کی جن پر میں نے کم صبر کیا۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ
وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٭ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى
وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ
لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ
وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا
وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ
وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٭ قال الربيع فكتبته عن
جعفر بن محمد وهاهو في جيبي وقال موسٰى فكتبته عن الربيع
وهاهو في جيبي وهكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد علي طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (٥٧٥) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذاتِ مقدس جسکی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھکر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور اُنکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السّلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا۔ اور

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ ۱۲۸۱ھ الف ومائتین
وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد البارى عن شیخہ
الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع
سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد البارى فی الحادی والعشرین
من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۰ھ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاربعاء
الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق
لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال
العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ورد والابدال

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کر اسیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسیٰ نے کہا کہ میں اس دعا کو ربیع کے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد البارى کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد البارى نے مجھکو اسکی بیعت کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا بفرا مداد رد آفات وبلیات سے مامون ومحفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ الہادی

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شھبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی بلفظ۔ یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی۔

۱۴

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

الحدیث الرابع عشر[۱] المسلسل بمسح الارض بالید

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجار
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید طاھر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

---

[۱] اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

عن الشیخ عبدالقادر[9] عن الشیخ حسین العجیمی[10] عن الشیخ احمد القشاشی

عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی[12] عن القاضی زکریا[13] عن الحافظ

ابن حجر[14] عن ابی اسحاق التنوخی[15] عن احمد الحجار[16] عن ابی الفضل جعفر

ابن علی الھمدانی[17] عن القاضی الشریف ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن

العثمانی[18] عن ابی الحسن علی بن المشرف المصری[19] عن ابی القاسم عبدالعزیز

ابن الحسن بن اسماعیل الضراب[20] عن ابیہ نا[21] ابوجعفر احمد بن اسحاق

ابن البھلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراھیم بن حمزة[24] عن عبدالعزیز بن محمد

ھوالزراوردی[25] عن اسید بن ابی اسیر ھوالبراء[26] عن ابیہ

قال قلت لابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک لاتحدث عن رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث[27] الناس فقال سمعت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی متعمدا فلیعد لجنبہ مضجعا

من النار" فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ویمسح

الارض بیدہ۔ ومسح ابو قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یدہ بالارض کما

---

[1] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرلے۔ یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللھم احفظنا ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة

وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا

الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن ظاهر الوتري يده

بالارض لما حدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض لما حدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت	الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف[1]	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

١٥ع

لكن ذلك من الامام الجزري فاروية بالسند المذكور مرارا الى

الامام[12] الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[13] الشيخ المسند الصالح

ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقرأتي عليه بمدرسة

الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة

اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال[14] اخبرنا القاضي تاج الدين

عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي

قال اخبرنا[15] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویدہ علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب

ویدہ علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویدہ

علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراھیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی

ویدہ علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویدہ

علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی الفرضی ویدہ علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی

الوکیل المکی ویدہ علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد ھلال ابن العلاء بن عمر بن ھلال بن العلاء

الباھلی ویدہ علی کتفی حدثنی[23] ابی ویدہ علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن

عمرو ویدہ علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسہ ویدہ علی کتفی حدثنا[26]

ابو اسحق السبیعی ویدہ علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث

ویدہ علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویدہ علی کتفی حدثنا[29] علی بن

ابی طالب ویدہ علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ویدہ علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و

امینہ علی وحیہ جبرئیل علیہ السلام ویدہ علی کتفی قال سمعت

اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت

اللہ عزوجل من فوق العرش یقول[1] للشیئ "کن" فلا تبلغ

[1] یعنی حق تعالی جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو "کن" یعنی ہوجا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الکاف النون حتی یکون ما یکون"

۱۶

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک انیس واسطے ہیں۔

الحدیث السادس عشر المسلسل بالاخذ بالید

آ رویه عن عبد الله المحدث القدومی عن عبد الرحمن الکزبری عن ابیه محمد الکزبری عن احمد العطار عن العلامة العجلونی قال فی ثبته عن شیخ السید کمال الدین بن حمزة انه قال فیه اخبرنا شیخنا ابو العباس السجام واخذ بیدی اخبرنا الکمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ ابیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری اخذ بیدی قواخبرنا ابو عبید الله خطیب مردا قال کل واحد منهما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی قواخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی قواخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

ف ۱۵ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني[۱۵] ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من سرخس ثم وهذا اخر حديث سمعته منه ثم حدثني[۱۶] محمد بن احمد ابي داؤد واخذ بيدي حدثنا[۱۷] عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[۱۸] ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[۱۹] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[۵] رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

---

[۵] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ و رسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات و زیادۃ ریاضت و مجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۂ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب و محبوب کی ملاقات ہوگی اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث و شروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

انتهی اقول و رواہ احمد والشیخان والترمذی وغیرھم۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں۔

الحدیث السابع عشر المسلسل بالعد فی الید

اخبرنا الشیخ العلامۃ عبد الجلیل وعدھن فی یدی انا الشیخ عبد الغنی وعدھن فی یدی انا الشیخ عابد عدھن فی یدی انا السید عبد الرحمن الاھدل انا الشیخ امر اللہ بن عبد الخالق المزجاجی قال انا الشیخ محمد بن احمد عقیلۃ انا الشیخ حسن بن علی العجیمی انا امام الوقت عیسی ابن محمد الثعالبی وعدھن فی یدی انا ابو الصلاح علی بن عبد الواحد السجلماسی انا الحافظ احمد المغربی القرشی التلمسانی قال انا ابو القاسم ابن محمد الغسانی انا الشیخ احمد بن محمد بابا التنبکتی انا القاضی العاقب ابن محمود انا الفقیہ محمد الحطاب وعدھن فی یدی انا ابو عبد اللہ العلانی وعدھن فی یدی عن شیخہ الخیضری وعدھن فی یدی اخبرنی خالی ابن الحریری وعدھن فی یدی انا الکمال بن النحاس وعدھن فی یدی انا ابو العباس البعلی وعدھن فی یدی انا الخطیب

ف اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن في يدي انا[21] ابو الفرج الثقفي وعدهن في يدي انا[22] جدي لامي

ابو القاسم التيمي وعدهن في يدي انا[23] الشيخ ابو بكر الشيرازي وعدهن

في يدي انا[24] الحاكم ابو عبد الله وعدهن في يدي قال[25] لي عدهن في يدي ابو بكر بن دارم الحافظ

[26] وقال لي عدهن في يدي علي بن احمد الحسين العجلي [27] وقال لي عدهن في يدي حرب

ابن الحسين [28] وقال لي عدهن في يدي يحيى بن المساور الحناط [29] وقال

(نسخہ: الحسن الطحان)

لي عدهن في يدي عمرو بن خالد [30] وقال لي عدهن في يدي زيد بن علي

ابن الحسين [31] وقال لي عدهن في يدي ابي الحسن علي بن الحسين [32] وقال

لي عدهن في يدي ابي الحسين بن علي بن ابي طالب [33] وقال لي عدهن

في يدي ابي علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه [1] وقال لي عدهن

في يدي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم عدهن في يدي جبرئيل عليه السلام وقال

هكذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل على

محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك

---

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں لیے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالےٰ کے پاس سے اسی طرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

حمید مجید ۔ اللھم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ا

وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ۔ اللھم وترحم علی محمد وعلی آل

کما ترحمت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ۔ اللھم و

علی محمد وعلی آل محمد کما تحننت علی ابراھیم وعلی ابراھیم انک

اللھم وسلم علی محمد وعلی آل محمد کما سلمت علی ابراھیم وعلی آل ا

انک حمید مجید ۔ رواہ القاضی عیاض فی الشفاء من طریق

عن الحاکم وھکذا ھو عند الحاکم فی علومہ واخرجہ ابو نعیم فی المع

مسلسلا وکذلک الدیلمی وابن مسدی وابن المفضل وابن بشک

وغیرھم من اھل المسلسلات انتھی کذا فی حصر الشارد

وعن طریق الغوزی والدیلمی فی مسندہ ا ھ ۱۸

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	**الحدیث الثامن عشر المسلسل بتقلیم الاظفار یوم الخمیس** [1]	علیہ وسلم تک تر واسطے ہیں۔

ارویہ [1] عن الشیخ الحبیب الحبشی عن [2] والدہ عن [3] عمر العطار عن صالح الف

عن محمد بن سنۃ الفلانی عن الشریف محمد عن بدر الدین الک

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھ
سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے ۔ جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان
عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

عن الامام السیوطی عن عمر بن فہد عن الامام الجزری قال فی اسنی
المطالب رأیت الشیخ الصالح اباہریرۃ عبدالرحمن بن الشیخ الامام
حافظ الشام ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن الذہبی یقلم اظفارہ
یوم الخمیس وقال رأیت الشیخ الصالح اباالعباس احمد بن عبدالرحمن
ابن یوسف البعلی یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت الشیخ العالم
اباعبداللہ محمد بن اسماعیل بن احمد المقدسی الخطیب یقلم اظفارہ
یوم الخمیس وقال رأیت الامام المسند اباالفرج یحیی بن محمود الثقفی
یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت جدی اباالقاسم اسماعیل بن
محمد یقلم اظفارہ یوم الخمیس وقال رأیت الامام المسند ابامحمد
الحسن بن احمد السمرقندی یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت اباالعباس جعفر بن محمد المستغفری
یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت الشیخ محمد بن احمد المکی یقلم اظفارہ یوم الخمیس
وقال رأیت اباالقاسم ابراہیم بن محمد بن علی بن شاہ المروزی یقلم اظفارہ
یوم الخمیس وقال رأیت ابابکر محمد بن عبداللہ النیسابوری
یقلم اظفارہ یوم الخمیس قال رأیت عبداللہ بن موسی یقلم اظفارہ
یوم الخمیس قال رأیت الفضل بن عباس الکوفی یقلم اظفارہ یوم الخمیس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم الظفاره يوم الخميس ثم رأيت[22][23][24]
عمر بن حفص يقلم الظفاره يوم الخميس ثم رأيت ابي حفص بن غياث[25]
يقلم الظفاره يوم الخميس ثم رأيت جعفر بن محمد يقلم الظفاره يوم الخميس[26]
ثم رأيت محمد بن علي يقلم الظفاره يوم الخميس قال رأيت علي بن الحسين[27][28]
يقلم الظفاره يوم الخميس ثم رأيت الحسين بن علي يقلم الظفاره[29]
يوم الخميس ثم رأيت عليا رضي الله عنه يقلم الظفاره يوم الخميس[30]
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم اظفاره يوم
الخميس - ثم قال - "يا علي[1] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة
يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"
اقول[2] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث، وقد انكره

---

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا پنجشنبہ کو چاہیے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہیے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔ [2] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی بیماری سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطیٰ کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی فی تمییز الطیب من الخبیث بان خبر قص الاظفار لم یثبت فی کیفیته ولا فی تعیین یوم له عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی لکن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری فی کتابه النزهة (فی الجزء الاول ۱۲) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من اراد ان یأمن شکایة العین والفقر والبرص والجنون فلیقص اظفاره یوم الخمیس بعد العصر انتہی وفی کیفیة قص الاظفار وردت روایات مختلفة اوردها فی الدر المختار واللہ تعالیٰ اعلم

ع ۱۹

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۲۹ انتیس واسطے ہیں

الحدیث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

سلہ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتیٰ کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللّٰھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

قال لی شیخی العلامة عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال[۲] قال لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[۳] قال لی الشیخ عابد انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال[۴] قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک فقل الخ وقال[۵] قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ وقال[۶] قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ وقال[۷] قال لی الشیخ عبد اللّٰہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال[۸] قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال[۹] قال لی الشیخ سالم السنھوری انی احبک فقل الخ وقال[۱۰] قال لی الشیخ محمد بن عبد الرحمٰن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال[۱۱] قال لی الشیخ ابو الفضل جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال[۱۲] قال لی ابو الطیب احمد بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال[۱۳] قال لی القاضی مجد الدین اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال[۱۴] قال لی الحافظ ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال[۱۵] قال لی احمد بن محمد الادموی انی احبک فقل الخ وقال[۱۶] قال لی عبد الرحمٰن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال[18] قال لی ابو طاھر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی

محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[19] قال لی ابو علی عیسیٰ بن

شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[20] قال لی احمد[۵۱] بن سلیمان

النجاد انی احبک فقل الخ وقال[21] قال لی ابو بکر[۵۲] ابن ابی الدنیا انی

احبک فقل الخ وقال[22] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ

وقال[23] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[24] قال لی الحکم بن عبدہ

انی احبک فقل الخ وقال[25] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[26]

قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[27] قال لی ابو عبد الرحمن الحبلی

انی احبک فقل الخ وقال[28] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[29] قال

لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال

لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اللّٰھم اعنی

عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[۵۳] و فی روایۃ ابی داود

۵۱ ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین

۵۲ ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

۵۳ اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کرتے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

یامعاذ واللہ انی احبک اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللھم الخ قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالیٰ فی حصر الشارد وقد جزم السخاوی بصحۃ متن ھذا المسلسل واسنادہ والحدیث قد اخرجہ النسائی وابو داؤد واحمد والحاکم وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ انتھی اقول وفی روایۃ الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوما ثم قال یامعاذ انی لاحبک فقال لہ معاذ بابی انت وامی یارسول اللہ وانا احبک قال اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ وذکرہ الی اخر قولہ عبادتک ؂

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	علیہ وسلم کے درمیان تیس[30] واسطے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابوداؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسی طرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر لہ

سألت شيخنا الشيخ محمدا عبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال[١] سألت شيخنا محمدا علی الوتری عن حقيقة الاخلاص فقال[٢] سألت الشيخ عبد الغنی المجددی عنها فقال[٣] سألت عنها الشيخ محمدا عابد السندی فقال[٤] سألت عنها الشيخ صديق بن علی المزجاجی فقال[٥] سألت الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجی عنها فقال[٦] سألت الشيخ حسن العجيمی عنها فقال[٨] سألت الشيخ احمد القشاشی عنها فقال[٩] سألت الشيخ احمد الشناوی عنها فقال[١٠] سألت والدی الشيخ علی الشناوی عنها فقال[١١] سألت الشيخ عبد الوهاب الشعرانی عنها فقال[١٢] سألت الحافظ الجلال السيوطی عنها فقال[١٣] سألت عائشة بنت جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت[١٤] سألت ابراهيم بن محمد بن صديق عنها فقال[١٥] سألت ابا العباس الحجار عنها فقال[١٦] سألت جعفر بن علی الهمدانی عنها فقال[١٧] سألت ابا القاسم بن بشكوال عنها فقال[١٨] سألت القاضی ابا بكر ابن العربی عنها فقال[١٩] سألت اسماعيل بن محمد بن الفضل الاصبهانی عنها فقال[٢٠] سألت ابا بكر احمد بن علی بن خلف عنها فقال[٢١] سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال[٢٢] سألت علی بن سعيد

التغرانی عنها فقال سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال سألت[24]

علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال سألت محمد بن جعفر الخصاف[25]

عنها فقال سألت احمد بن غسان عنها فقال سألت احمد بن[26][27]

عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال سألت عبد الواحد بن زید عنها[28]

فقال سألت الحسن البصری عنها فقال سألت حذیفة بن الیمان رضی[29][30]

الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم

عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص

ما هو فقال سألت عنه رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[1]

سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی۔ اللّٰهم

---

[1] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرے اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ سبکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوء نیت سے سبکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

[2] کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمقرین اخلاص ٭ دکھائی دیتا ہے شکل سے اب کہیں اخلاص ٭ جہاں سے اٹھگیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ٭ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ٭ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ٭ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ٭ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت ہیں مخلصین اخلاص ٭ ملے نجات قیامت میں اسی سبب کو ٭ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہیے اخلاص اہل ایمان کو ٭ یہ سمجھو خاتم ایمان کا ہے نگین اخلاص ٭ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں مگر یہ جنس اخلاص ٭ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ٭ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ٭ بتا تجھے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ٭ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدا ئے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ٭ کہا کہ ہے مرے اسرار سے اک ایسا سر ٭ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا وہی اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ٭ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ٭ ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و سوء النية۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس[۲۳] واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والعشرون[۲۱] المسلسل[۱] باجابة الدعاء في الملتزم

سمـ ۲۱

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي[۱] الاستاذ الوتري والشيخ منظور[۲] احمد النقشبندي ح واخبرني عبد الحق[۱] المكي قالوا اخبرنا[۲] الشيخ عبد الغني[۳] اخبرني الشيخ عابد[۴] انا عمي محمد حسين[۵] انا محمد بن محمد المغربي[۶] انا عبد الله البصري[۷] انا محمد البابلي انا[۸] احمد بن خليل السبكي انا[۹] النجم الغيطي انا[۱۰] زكريا الانصاري انا[۱۱] ابن حجر انا[۱۲] شرف الدين ابن الجماعة انا[۱۳] يحيى بن فضل الله العمري انا[۱۴] مكي بن علان انا[۱۵] ابو الطاهر السلفي سمعت[۱۶] ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان سمعت[۱۷] ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار بمكة سمعت[۱۸] محمد بن الحسن الانصاري سمعت[۱۹] ابا بكر محمد بن ادريس المكي سمعت[۲۰] عبد الله الحميدي سمعت[۲۱] سفيان بن عيينة سمعت[۲۲] عمرو بن

لہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہوکر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲
محمد عبد الهادی غفرلہٗ

دينار سمعت[۲۳] ابن عباس رضي الله عنهما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

يقول "الملتزم[۵۱] موضع يستجاب فيه الدعاء وما دعى الله فيه عبد دعوة

الا استجابها" قال ابن عباس رضي الله عنهما فوالله ما دعوت

فيه قط الا اجابني ثم عمرو وانا ما دعوت الله فيه الا استجاب لي

سفيان وانا ما دعوت الله الخ وهكذا قال كل راو من رواة هذا السند حتى قال شيخنا ابو الفيض

وانا دعوت الله تعالى فيه فاستجيب لي واقول دعوت الله تعالى

فيه فاستجاب لي بفضله وكرمه - والحديث اخرجه القاضي

عياض في الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بكر بن مسدي وهذا

حديث حسن غريب من حديث عمرو بن دينار عن ابن عباس رضي الله

عنهما تفرد به مسلسلا محمد بن ادريس المكي كاتب الحميدي عنه -

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثاني[۵۲] والعشرون[۲۲] المسلسل بقول يرحم الله فلانا كيف لو ادرك زماننا هذا	علیہ وسلم کے درمیان (۲۵) واسطے ہیں۔

۲۲ ـ

سلہ[۵۱] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے - کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی - مگر اللہ تعالیٰ نے اسکو قبول فرمایا - حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوی اسطرح ہر راوی نے کہا - میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ سلہ[۵۲] اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے - اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ -

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انى الشيخ
عابد قال انى الشيخ صالح الفلانى قال انى الشيخ محمد بن سنة
قال انى مولاى الشريف محمد بن عبد الله ثنا احمد العجل اليمنى
انا الشيخ قطب الدين الحنفى انا شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثنى به الحافظ السيوطى قال اخبرتنى ام هانئ بنت على الهورينى
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهيرة انا به الامام ابو سعيد
خليل بن كيكلدى العلائى انا ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقرأتى
عليه انا جعفر بن على الهمدانى سماعا انا ابو طاهر السلفى انا احمد
ابن على بن بدران انا ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسى انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينورى نا ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلوانى ثنا على بن عبد المؤمن نا وكيع عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "ان من الشعر حكمة" وقالت عائشة رضى الله عنها

ـــ ١ حضرت صلى اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سراسر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعرا

ذهب الذين يعاش في اكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الاجرب
يتاكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

ص علي ابن الحسين الوقر ابن حسام رحمه الله

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانہ کا مال کھاتے ہیں۔ اور انکا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھکر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیسا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سله وقال السخاوی رحمه الله تعالی یتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادی غفر له

هذا قال الهمدانی یرحم اللہ السلفی کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابو الفضل سلیمان یرحمہ اللہ جعفر الہمدانی کیف لو ادرک زماننا هذا قال العلائی یرحم اللہ سلیمان کیف لو ادرک زماننا هذا قال ابن طهیرة یرحم اللہ العلائی کیف لو ادرک زماننا هذا قال الحافظ السیوطی یرحم اللہ امہانی کیف لو ادرکت زماننا هذا قال قطب الدین یرحم اللہ شیخنا احمد بن عبد الغفار کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ احمد العجل یرحم اللہ قطب الدین کیف لو ادرک زماننا هذا قال مولای الشریف یرحمہ اللہ احمد العجل کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ محمد بن سنّة یرحم اللہ مولای الشریف کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ صالح یرحم اللہ الشیخ محمد بن سنّة کیف لو ادرک زماننا هذا قال الشیخ عابد یرحم اللہ شیخنا الشیخ صالح الفلانی کیف الخ قال الشیخ عبد الغنی یرحم اللہ الشیخ عابد السندی کیف الخ قال شیخنا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی یرحم اللہ شیخنا عبد الغنی کیف الخ قال الشیخ فی ثبتہ وقد جزم العلائی وغیرہ لصحة تسلسلہ اھ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثالث والعشرون[23] المسلسل بالاتکاء	علیہ وسلم تک چھبیس[26] واسطے ہیں۔

بت ٢٣

وبالسند الی الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اخبرنی[11] ابو حامد بن ابی الخیر الحضرمی سماعا علیه بمکة الشریفة شرفها الله تعالی وهو متکئ ثم اخبرنی ابو الخیر محمد بن محمد[13] المقری وهو متکئ ثم اخبرنا محمود بن خلیفة المنبجی وهو متکئ ثم اخبرنا[14] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی وهو متکئ ثم اخبرنا[15] ابو محمد بن رواج وهو متکئ ثم[16] اخبرنا ابو طاهر السلفی وهو متکئ ثم قرأت[17] علی ابی الفتح بن دیان بن مسعود الغزنوی باصبهان وهو متکئ ثم قرأت[18] علی ابی الحسن علی بن محمد بن نصر اللبان الدینوری وهو متکئ ثم قرأت[19] علی ابی القاسم حمزة بن یوسف السهمی بجرجان وهو متکئ ثم قرأت[20] علی ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسین القزوینی بالبصرة وهو متکئ ثم قرأت[21] علی ابی الحسن بن الحجاج بن غالب الطبرانی بالمحلة بمصر وهو متکئ ثم قرأت[22]

الغزنوی

[1] یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسی طرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی تک یہ سلسلہ پہنچا ہے۔ عبد الہادی غفرلہ

علی ابی العلاء محمد بن جعفر الالوفی بالرملة وهو متکئ ثم قرأت[۲۳] علی عاصم بن علی وهو متکئ ثم قرأت[۲۴] علی اللیث بن سعد وهو متکئ ثم قرأت[۲۵] علی بکر ابن الفرات وهو متکئ ثم قرأت[۲۶] علی انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنہ وهو متکئ ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حسّن الله[له] خلق رجل ولا خلقه فتطعمه النار" انتهی قال المحدث العجلونی فی ثبتہ والحدیث کما فی الجامع الصغیر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنہ بهذا اللفظ لکن بزیادة ابدا فی آخرہ انتهی

۲۴

وسلم تک پچیس[۲۵] واسطے ہیں۔	الحدیث[۲۰] الرابع[۲۴] والعشرون المسلسل بالضحک والتبسم	اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اخبرنی[۱] شیخی محمد عبد الباری ثم اخبرنی[۲] شیخنا الوتری عن[۳] الشیخ عبد الغنی المجددی العمری عن[۴] الشیخ محمد عابد السندی عن[۵] الشیخ صدیق بن علی المزجاجی عن[۶] احمد الاشبولی المصری عن الشیخ احمد الملوی عن[۸]

[۱۸] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کر دئے تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

[۲۰] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ۱۲

عبد الله بن سالم البصري عن [9] محمد بن علاء الدين البابلي عن [10] احمد بن محمد الشلبي
عن [11] السيد يوسف بن عبد الله الارميولي عن [12] برهان الدين ابراهيم
ابن علي بن احمد القلقشندي عن [13] الحافظ ابن حجر عن [14] ابي اسحق التنوخي
عن [15] علي بن العز عمر انا [16] ابو الفرج بن ابي عمر عن [17] الكنية بنت علي بن
يحيي بن علي الطراح انا [18] ابي عن [19] جده عن [20] الخطيب البغدادي انا [21]
القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي انا [22] ابو الحسن عبد الله بن
محمد السراني سمعت [23] عمار بن علي سمعت [24] احمد بن نصر الهلالي سمعت [25]
ابي [1] يقول [2] كنت في مجلس سفيان بن عيينة فنظر الى صبي دخل
المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفيان

---

[1] وهو النصر ۱۲ محمد عبد الهادي عفا الله عنه [2] احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے
تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر
حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو
اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ
احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا
چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے۔ اور میری آستینیں چھوٹی
چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار
کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلمدان
چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے
عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے
بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی کہ شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی اکی

بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين

طولي خمسة اشبار ٭ وجهي كالدينار ٭ وانا شعلة نار ٭ وثيابي صغار ٭

واكمامي قصار ٭ وذيلي بمقدار ٭ ونعلي كاذن الفار ٭ اختلف الى

علماء الامصار ٭ مثال الزهري وعمرو بن دينار ٭ اجلس بينهم كالمسمار ٭

ومحبرتي كالجوزة ٭ ومقلمتي كالموزة ٭ وقلمي كاللوزة ٭ فاذا دخلت

المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير. قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك

وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا

قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ

عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا

محمد علي بن الظاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري

لما رواه لنا.

٢٥ع

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ	الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء	رضی اللہ عنہا تک پچیس واسطے ہیں

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ

سلسلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی
المجددی بسندہٖ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ
رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت
انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب
ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ
وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال
انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری
بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد
بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ
لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید
یحیی بن عمر مقبول الاھدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابوبکر
ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے - اے بابا جان ہم جبریل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے - اے
بابا جان آپنے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی - اے بابا جان جسکی خبر دیگا جنت الفردوس ہے - انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں - میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت
کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ
محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روتے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الاهدل بكى وقم[9] لما رواه لى السيد طاهر بن حسين الاهدل بكى و
قم[10] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن علي الربيع البنانى بكى وقم[11] لما رواه لى
الشيخ زين الدين الشرجى بكى وقم[12] لما رواه لى نفيس الدين سليمان بن
ابراهيم العلوى بكى وقم[13] لما رواه لى والدى بكى وقم[14] لما رواه لى الشيخ
ابو الحسن علي بن هبة الله الشافعى المصرى بكى وقم[15] لما رواه لى الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفى بكى وقم[16] لما رواه لى ابو الفتح ايزويار
ابن مسعود بن السماق الغزنوى بكى وقم[17] لما رواه لى ابو الحسن بن علي
ابن محمد الدينورى بكى وقم[18] لما رواه لى ابو الحسن محمد بن علي بن محمد بكى
وقم[19] لما رواه ابو بكر بن عدى بن زحر المنقيرى بكى وقم[20] لما رواه لى
احمد بن صالح بن عبيد الله الصيدلانى بكى وقم[21] لما رواه لى ابو يحيى جعفر بن
ابن هشام بكى وقم[22] لما رواه لى عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسى
بكى وقم[23] لما رواه لى حماد بن زيد بكى وقم[24] لما رواه لى ثابت البنانى
بكى وقم[25] لما حدثه به انس بن مالك رضى الله عنه بكى قم[1] الشيخ محمد ابن

---

[1] مولانا محمد بن طیب ماسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اسپر رونا صرف راوئی کیا موقوف ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الطيب الفاسي ثم المديني رحمه الله تعالى بل لا يمر هذا الحديث بموس لا ابكي

۲۶

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول

الحديث السادس والعشرون المسلسل بقول اشهد بالله واشهد الله

الله صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس راوی ہیں

أرويه عن السيد حسين الحبشي المكي عن والده السيد محمد عن عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الاكجائي عن الجلال السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن الامام محمد ابن الجزري۔

ح وحدثني الشيخ عبد الجليل برادہ المدني عن احمد منة الله المصري عن الشيخ محمد البهي المالكي عن الشيخ يوسف الشباسي المزيري عن الاستاذ السكندري المعروف بالصباغ عن الشيخ محمد الزرقاني عن ابي الارشاد على الاجهوري عن النور القرافي عن كمال الدين الطويل عن محمد ابن الجزري قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني ابو علي الحسن بن هلال الدقاق قال اشهد بالله واشهد لله لقد اخبرني

ـه اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھکو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی ثم[13] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان ثم[14] اشهد بالله واشهد الله لقد اخبرنی ابو

علی الحسن بن احمد الحداد ثم[15] اشهد بالله واشهد الله لقد انبانا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد الله ثم[16] اشهد بالله واشهد الله

لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی ثم[17] اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة ثم[18] اشهد بالله واشهد الله

لقد اخبرنی القاسم بن العلاء الهمدانی ثم[19] اشهد بالله واشهد الله لقد

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسیٰ الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی الله

عنهم اجمعین عن ابیه عن جده کل یقول اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشهد بالله واشهد الله

لقد حدثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال[1] اشهد بالله واشهد الله

ـــه[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبرئیل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک العیاذ اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

لقد حدثنی جبریل علیه السلام قال یا محمد ان مدمن الخمر کعابد وثن ۔ قال العلامة الامیر الکبیر فی ثبته ناقلا عن ابن الجوزی هذا حدیث جلیل القدر من روایة هؤلاء السادة الاخیار والآل الاطهار ۔ رواه الحافظ ابونعیم فی کتاب حلیة (حلیة) الاولیاء وفی مسلسلاته وقال هذا حدیث ثابت رونة العترة الطاهرة الطیبة علیهم السلام ورواه الشیرازی فی الالقاب انتهی ۔

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	الحدیث السابع والعشرون[۲۷] المسلسل بقول کل راو اشهد بالله لسمعت فلانا یقول	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تک صحیح ہیں[۱۳] رسول اللہ

۲۷

وبالسند[۵] الی الامام السیوطی قال فی جیاد المسلسلات اشهد بالله لسمعت[۶] ام هانی بنت ابی الحسن الهورینی تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس ابن ظهیرة یقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعید العلائی یقول[۱۲] اشهد بالله لسمعت[۱۳] ابا الفضل سلیمان بن حمزة یقول

۱؎ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبدالصادق غفرلہ

۵؎ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہوئی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[17] اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[16] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن ابن احمد الحداد یقول[17] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی السمان یقول[18] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الوهاب بن جعفر المیدانی یقول[18] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[19] اشهد بالله لسمعت احمد بن عاصم یقول[20] اشهد بالله لسمعت محمد بن المصفی الحمصی یقول[21] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[22] اشهد بالله لسمعت عفیر بن معدان یقول[23] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر یقول[24] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول ان هذه[51] الآیة نزلت فی القدریة ان المجرمین فی ضلال وسعر[52]

قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد ور

---

[51] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ۱۲

[52] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں)، تفسیر شربینی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ وہی مجرم ہیں جنکا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخرى قوية اه وفى السراج المنير للشربيني وقال بعض المفسرين ان هذه الآية نزلت فى القدرية وهم المجرمون الذين سماهم الله تعالى فى قوله ان المجرمين الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن والعشرون[٥] المسلسل بقول كل راو سمعت فلانا يقول	علیہ وسلم تک اکیس (٢١) واسطے ہیں۔

٢٨

وبالسند الى الحافظ السيوطي قال فى الجياد سمعت[٩] ام الفضل بنت محمد المقدسى تقول سمعت[١٠] ابا العباس احمد بن الحسن السويداوى وابا المعالى الازهرى يقولان سمعنا[١١] ام الخير تقول سمعت[١٢] ابا الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقى يقولان سمعنا[١٣] ابا القاسم البوصيرى يقول سمعت[١٤] ابا عبد الله النحوى يقول سمعت[١٥] ابا عبد الله القاضى يقول سمعت[١٦] عبد الرحمن بن عمر الصفار يقول سمعت[١٧] ابن الاعرابى يقول سمعت[١٨] ابا رفاعة هو عبد الله بن محمد العدوى يقول سمعت[١٩] ابن عائشة يقول سمعت[٢٠] علقمة بن وقاص يقول

---

[٥] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول - انما[1] الاعمال بالنيات - الحديث -

عـ ٢٩

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس (٢٧) واسطے ہیں۔

الحديث[52] التاسع[29] والعشرون المسلسل بالسلام من نبينا محمد سيد الانام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام

اخبرني الشيخ اسعد الدهان عن الشيخ حسين الجسر عن علاء الدين عابدين عن والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلوني قال في ثبته اجازني به شيخنا يونس المصري الكفراوي عن الشيخ سلطان المزاحي عن ابراهيم اللاقاني عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهوري عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغيطي قال في مسلسلاته اخبرني شيخ الاسلام زكريا الانصاري أنا ابو الفضل المرجاني اجازة

---

[1] یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

[52] یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے۔ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ۔

انبانا ابوهريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا
ابی انبانا احمد بن اسحاق انبانا عبد السلام بن سهل انبانا احمد بن
عمر بن البيع انبانا[19] حميد بن ميمون انبانا[20] ابوبكر احمد بن عبد الرحمن
الشيرازی انبانا[21] ابوبكر محمد بن احمد بن يعقوب حدثنا[22] محمد بن
الحسن بن الصباح حدثنا[23] سهل بن عبد الله التستری عن[24] محمد بن
سوار عن[25] الاشعث بن طليق عن[26] الحسن العرنی عن[27] مرة الهمدانی
عن[28] عبد الله بن مسعود رضی الله تعالى عنه

قال جمعنا[1] رسول الله صلى الله عليه وسلم فی بيت ميمونة
رضی الله تعالى عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم
علينا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا على من لقيتم
من امتی بعدی السلام الاول فالاول الى يوم القيمة

ف[1] حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے لعل بعد والے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الغيطي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

ع۳۰

الحديث الثلثون المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام واخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل ونبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالى به على هذا العبد الذليل فجعل لي سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوة والتسليم

اخبرني العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي اخبرني الشيخ

۵۱ یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سنادو کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات تک اکتالیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبری عن ابیه محمد الكزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن العلامة العجلونی محدث الشام عن محمد بن علی الكاملی الشافعی عن محمد البطنینی عن المحقق الشمس محمد المیدانی عن احمد الطیبی الكبیر عن السید كمال الدین الحسینی عن جمال الدین ابن جماعة عن البرهان الشامی عن ابن العطار عن الامام محی الدین النووی قال فی تهذیبه اخبرنا ابو محمد عبد الرحمن ابن ابی عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسی انبانا ابو حفص ابن طبرزد انبانا ابو الفتح الكرخی انبانا القاضی ابو عامر انبانا ابو محمد الجراحی انبانا ابو العباس المحبوبی انا ابو عیسی الترمذی انا عبد الله بن ابی زیاد انبانا سیار انبانا عبد الواحد بن زیاد عن عبد الرحمن بن اسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابن مسعود رضی الله تعالی

---

۵۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایۃ شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھاتا ہے یعنے جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائینگے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونیکے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری
بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ
طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ قال الترمذی
ھذا حدیث حسن انتھی تلت و رویٰ ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی

۳۱

الحدیث الحادی والثلثون المسلسل بالاذان فی اذن الحزین لدفع الحزن

اس حدیث کے سلسلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اٹھائیس (۲۸) واسطے ہیں۔

وبالسند السابق الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا
شیخنا الامام المحدث جمال الدین یوسف بن محمد بن مسعود السرمری
رحمہ اللہ مشافھۃ اخبرنا شیخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن
محمود المقری اخبرنا شیخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن
ابی الجیش انا ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی

۱۵ اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ و غمزدہ کا رنج و غم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھروالوں سے کسی کو کہو تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہو گیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

أنا والدی أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بكر محمد بن احمد بن
علی بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمی أنا عبد الله بن موسی السلمی
أنا الفضل بن عباس الکوفی حدثنا الحسن بن هارون الضبی ثنا
عمر بن حفص بن غیاث عن ابیه عن جعفر بن محمد عن ابیه عن علی
ابن الحسین عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم
قال رأنی النبی صلی الله علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب
اراک حزینا قلت هو کذالک قال فمر بعض اهلک یؤذن
فی اذنک فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عنی۔
قال الحسین رضی الله تعالی عنه جربته فوجدته کذالک قال
علی بن الحسین جربته فوجدته کذالک قال محمد بن علی جربته
فوجدته کذالک قال جعفر بن محمد جربته فوجدته کذالک
قال حفص بن غیاث جربته فوجدته کذلک قال عمر بن حفص جربته
فوجدته کذالک قال الحسن بن هارون جربته فوجدته
کذالک قال الفضل جربته فوجدته کذلک قال عبد الله بن موسی
جربته الخ قال ابو عبد الرحمن جربته الخ قال ابو بکر جربته الخ قال

عبدالرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئاً بلی جربتہ انا فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبدالصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا السرمری ای الجزری ۱۲ یقول فیہ شیئاً ولکن جربتہ الخ ھذا احدیث حسن التسلسل لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالیٰ اعلم

اس سلسلہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوۃ الصبح	علیہ وسلم تک چھبیس واسطے ہیں

۳۲

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم رأیت الامام شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا شیخنا ظھیر الدین اسمعیل بن المظفر بن محمد ورأیتہ یقنت فی صلوۃ الصبح ثم اخبرنا ابوبکر عبداللہ بن

سلہ یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علیؓ تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔

نزد احناف وتر کے سوا اور نماز وں میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے۔!!

محمد عبدالہادی غفرلہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت فی صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارک
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت فی صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ
اخبرنا[١٧] ابو صالح احمد بن عبد الملک النيسابوری ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[٢٠] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علی بن عبد الله بن الحسن
ابن علی بن ابی طالب رضی الله تعالٰی عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابی عمران ورأيته يقنت فی الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثنی[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلک قال حدثنی[٢٣] ابی وقد رأی اباه عليا
يفعل ذلک ثم حدثنی[٢٤] ابی عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلک
ثم حدثنی[٢٥] ابی الحسن بن علی وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلی الله عليه وسلم لم يدع القنوت فی الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتی توفی صلی الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا

الاسناد وله[ف] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم فى الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة فى قنوته صلى الله عليه وسلم فى الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القارى فى شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدارقطنى وغيره عن انس رضى الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

ف امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کا شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپنے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے ہیں حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھا

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت
فی صلوۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من
صلوۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخبرہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦١٩) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جسکو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا وتر کے مگر نازلہ کے وقت نماز فجر وغیرہ میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (٦٢١) پر

صحيح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ٢ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت في صلوة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم انتهى مختصرا فالحاصل ان القنوت لم يثبت عندنا دائما في صلوة الصبح الا في الوتر الا في النوازل فانه ح يشرع القنوت في الفجر وغيره كما يثبت من الروايات الصحيحة وقد اوردتها وبحثت على هذه المسئلة وبسطتها في الدرر الساطعة في المسائل النافعة وفي رسالة القنوت في النوازل

ثبت

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ	الحديث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة اية الكرسي عند النوم	صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔

٢٣

اخبرني العلامة الشيخ عبد الباري اخبرني مولانا السيد على ظاهر الوتري انا الشيخ عبد الغني عن الشيخ محمد عابد عن صالح الفلاني عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف محمد بن عبد الله عن النور على الزيادي عن السيد يوسف بن عبد الله الارميوني عن الجلال السيوطي عن التقي بن فهد عن الامام الجزري اخبرنا الامام العالم المحدث الكبير

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٢٠) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جسکا جی چاہے وہاں دیکھے ١٢

سلہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ١٢ احمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ مشافہۃ منہ لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیۃ داخل دمشق المحروسۃ فی الثالث عشر من ذی الحجۃ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[۱۴] ابو الثناء محمود بن محمد الدقوقی انا[۱۵] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش البغدادی انا[۱۶] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن ابن علی بن الجوزی البکری انا[۱۷] والدی انا[۱۸] محمد بن ناصر الحافظ انا[۱۹] محمد بن علی بن میمون انا[۲۰] محمد بن علی العلوی حدثنا[۲۱] محمد بن عبد اللہ ابن المطلب ثنا[۲۲] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[۲۳] ابراھیم بن عمر السکسکی ثنا[۲۴] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[۲۵] عثمان بن ابی العاتکۃ الھلالی عن[۲۶] علی بن یزید انہ اخبرہ[۲۷] ان ابا عبد الرحمٰن القاسم بن عبد الرحمٰن اخبرہ عن[۲۸] ابی امامۃ[۵۱] الباھلی انہ سمع[۲۹] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ما اری رجلا ادرک عقلہ الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

سلہ[۵۱] ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا سوائے

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها و لا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث قال عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲) تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتیٰ کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوٰة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوٰة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبدالرحمن
بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد ولده وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبدالصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السهری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الارمیونی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزبادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاي الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري وانى
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت وانى بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري فى اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة فى مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ارى احدا يعقل دخل فى الاسلام فينام حتى يقرأها
ورواه نحوه ابن مردويه فى تفسيره من حديث على رضى الله عنه

ایضا من حدیث المغیرۃ ابن شعبۃ وجابر واما حدیث قرأتھا عقیب الصلوات المکتوبۃ فاخبرنا بہ الحسن ابن احمد بن ھلال الدقاق مشافھۃ عن علی بن احمد المقدسی اخبرنا ابو المکارم اللبان فی کتابہ اخبرنا ابو علی الحداد اخبرنا ابو نعیم الحافظ اخبرنا ابو الشیخ ابن حبان حدثنا الولید ثنا محمد بن الحسین بن یونس ثنا کثیر بن یحیی ثنا حفص بن عمر الرقاشی حدثنا عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی ابن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی فی دبر الصلوۃ المکتوبۃ کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوۃ الاخری (واخبرنا) ابو علی الحسن بن ھبل الصالحی فیما قرئ علیہ اجازنیہ اخبرنا علی بن احمد کذلک اخبرنا محمد بن ابی زید فی کتابہ اخبرنا محمود ابن اسمعیل الصیرفی اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاہ انا سلیمان ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن کیسان ثنا الحسین بن بشر الطرسوسی عن محمد بن حمیر عن محمد بن زیاد الالھانی عن ابی

سلہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالی کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی[۵۱]

دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت

ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواہ الطبرانی فی معجمہ وراہ

ابن مردویہ فی تفسیرہ من ھذا الطریق ورواہ النسائی فی الیوم

واللیلۃ عن الحسین بن بشر بہ واخرجہ ابن حبان فی صحیحہ من طریق

محمد بن حمیر وھو الحمصی من رجال البخاری عن محمد بن زیاد

الالھانی الحمصی وھو ایضا من رجال البخاری وھذا اسناد علی

شرط البخاری۔ والعجب من ابن الجوزی کیف ادخلہ فی کتاب

الموضوعات انتہی۔

۳۴

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک	الحدیث[۵۲] الرابع والثلثون[۳۴] المسلسل بالسماع فی یوم العید	(۲۴) یا (۲۵) واسطے ہیں۔

حدثنی الحافظ المحدث الشیخ شعیب المغربی بمکۃ المکرمۃ فی یوم عید الفطر

---

[۵۱] دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[۵۲] یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے سو الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

ثم سمعت العلامة سليم البشري كذلك ح ثم سمعت احمد منلا كذلك عن
الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن
العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم
عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم
عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد بن الفاسي في يوم عيد
عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد
صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في
يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس
محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن
محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص
ابن طبرزد ثنا انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي
ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد
ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي
في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا
عبد العزيز عن والده ثم شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فعلا فاجازة عن احمد النخلی ان لم یکن فعلا بیوم عید فاجازة ثم

سمعت محمد البابلی بالمسجد الحرام فی یوم عید الفطر عن ابی النجا

سالم السنهوری عن محمد العلقمی عن الجلال السیوطی انا الحافظ

تقی الدین محمد الہاشمی سماعا علیہ فی یوم الفطر بین الصلوۃ والخطبۃ

انا الحافظ ابو حامد محمد سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو عبد اللہ

محمد الانصاری سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا الحافظ ابو عمرو عثمان

النوزدی سماعا علیہ فی یوم عید الفطر انا ابو الحسن علی الجمیزی سماعا

علیہ فی یوم عید فطر انا الحافظ ابو طاہر السلفی سماعا علیہ فی یوم

عید انا ابو محمد عبید اللہ بن علی بن الابنوسی ببغداد فی یوم عید

اضحٰی انا القاضی ابو الطیب الطبری فی یوم عید انا ابو احمد بن الغطریف

بجرجان فی یوم عید انا ابن خاہب الوراق فی یوم عید ثم انا ابو عبد اللہ

احمد بن محمد فی یوم عید نا ابن جریج فی یوم عید ثنا عطاء بن رباح

فی یوم عید ثم نا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی یوم عید قال شہدت

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فطر او اضحی فلما فرغ

۱؎ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحی کے لیے نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوة اقبل علينا بوجهه فقال "يا ايها الناس قد اصبتم خيرا فمن احب ان ينصرف فلينصرف ومن احب ان يقيم حتى يسمع الخطبة فليقم" قال السيوطي غريب بهذا السياق وفى اسناده مقال وقد اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والنسائى من حديث الفضل بن موسى الشيبانى عن ابن جريج عن عطاء نحوه ولفظ ابن ماجة وصلى[۵] بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلوة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس ومن احب ان يذهب فليذهب - وللحديث طرق اخر مسلسلة من حديث سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالى عنه وفيها ضعف شديد قاله ابن الطيب وخرجه الحاكم من حديث يوسف وقال انه صحيح على شرطهما والديلمى ايضا فى مسنده مسلسلا قاله ايضا ابن الطيب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۵] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ع ۳۵

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں۔

الحدیث[۱] الخامس والثلثون[۳۵] المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

سمعت[۱] الحافظ العلامة المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ثم سمعت السید علی البِبلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[۳] الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[۴] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت[۱] العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکة المکرمة مولانا صالح کمال والعلامة[۲] الفهامة مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا سمعنا[۲] السید علی طاهر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[۳] احمد منة الله المصری یوم عاشوراء ثم سمعت[۴] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[۵] عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[۶] الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والبِبلاوی[۲] ایضا عن[۳] ابراهیم السقا یوم عاشوراء عن[۴] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[۵] محمد

---

[۱] یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے روز سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمداللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت[7] والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء سمعت الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت[8] الشیخ سالم السنهوری یوم عاشوراء سمعت[9] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[10] امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[11] فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت[12] ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت[13] ابا الحسن علی بن اسمٰعیل بن قریش فی یوم عاشوراء سمعت[14] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[15] علی ابی حفص عمر بن طبرزد یوم عاشوراء سمعت[16] علی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء انبانا[17] ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء انبانا[18] ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[19] یوسف بن یعقوب القاضی یوم عاشوراء انبانا[20] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[21] حماد بن زید یوم عاشوراء عن[22] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[23] عبد اللہ ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[24] ابی قتادۃ قال ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال "صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ عز وجل ان یکفر السنۃ التی قبلها" هذا حدیث صحیح

سلہ یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

٣٦

عدد رجال سند (۲۱) [illegible]	الحديث السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد	اس کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

اروية عن[1] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[2] والده عن[3] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[4] السيد عبد الرحمن ابن علوى مولى البطيحاء عن[5] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[6] الشيخ ابراهيم الكردي انا[7] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[8] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[9] جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رح نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

(۵) یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدین الاخیر بن محمد رضی الدین الاخیر بن محمد محب الدین
الاوسط بن شہاب الدین احمد بن رضی الدین الکبیر عن[10] جد الاحب
الاخیر عن[11] عم ابیہ الامام ابی الیمن محمد عن[12] ابیہ الشہاب احمد عن[13]
ابیہ الامام رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن
ابراہیم بن ابی بکر بن علی بن فارس الحسنی الطبری المکی قال[14] انا بہ الثقۃ الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابی حرمی المکی فی الحرم الشریف قال[15] انا بہ السید شریف
بقیۃ السادۃ بحلب فخر الدین ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسینی قال[16] انا بہا
الامام الاوحد سراج الدین محمد بن علی بن یاسر الانصاری ثنا[17] حدثنا
بہا السید الاطہر بقیۃ السادۃ ببلخ شرف الدین ابو محمد الحسن بن
علی بن الحسن بن عبید اللہ بن علی بن الحسن بن الحسین بن جعفر الحجۃ بن
عبد اللہ بن الحسین الاصغر بن علی زین العابدین بن الحسین السبط
ابن علی کرم اللہ وجہہ ورضی عنہم قال[18] حدثنا والدی علی یعنی ابن ابی
طالب سنہ[19] حدثنی والدی ابو طالب الحسن النقیب سنہ[20] حدثنی
والدی عبید اللہ ثنی[21] والدی محمد ثنی[22] والدی عبید اللہ ثنی[23]
والدی علی ثنی[24] والدی الحسن ثنی[25] والدی الحسین وھو اول من دخل

بلخ قال حدثنی والدی جعفر الملقب بالحجة[۲۷] ثنی والدی عبد اللہ ھو الاعرج[۲۸] ثنی والدی الحسین الاصغر[۲۹] ثنی والدی علی زین العابدین[۳۰] قال ثنی والدی الشہید احد الریحانتین الحسین[۳۱] قال حدثنی والدی امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

"لیس الخبر[۵۱] کالمعائنة" وبہذا الاسناد قال "الحرب[۵۲] خدعة" وبہ الیہ قال "المسلم[۵۳] مرأة المسلم" وبہ الیہ قال "المستشار[۵۴] مؤتمن" وبہ الیہ قال "الدال[۵۵] علی الخیر کفاعلہ" وبہ الیہ قال "استعینوا[۵۶] علی الحوائج بالکتمان" وبہ الیہ قال "اتقوا[۵۷] النار ولو بشق تمرة" وبہ الیہ قال "الدنیا[۵۸] سجن المؤمن وجنة الکافر" وبہ الیہ قال "الحیاء[۵۹] خیر کلہ"

۵۱ سنی ہوی بات دیکھی ہوی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ • مگر بعض خبریں اس سے مستثنی ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ مکر ہے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالی سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہتا تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانة محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے بر آنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی یعنے زیادہ خیرات نکرسکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے مد خیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیاء سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "عدة[10] المؤمن کاخذ الکف" وبہ الیہ قم "لا[11] یحل لمؤمن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثة ایام" وبہ الیہ قم "لیس[12] منا من غشنا" وبہ الیہ قم "ما[13] قل وکفی خیر مما کثر والھی" وبہ الیہ قم "الراجع[14] فی ھبتہ کالراجع فی قیئہ" وبہ الیہ قم "البلاء[15] مؤکل بالمنطق" وبہ الیہ قم "الناس[16] کاسنان المشط" وبہ الیہ قم "الغنی[17] غنی النفس" وبہ الیہ قم "السعید[18] من وعظ بغیرہ" وبہ الیہ قم "ان[19] من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا" وبہ الیہ قم "عفو[20] الملوک ابقاء للملک" وبہ الیہ قم "المرء[21] مع من احب" وبہ الیہ قم "ما ھلک[22] امرأ

---

[10] مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ [11] کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ [12] جسنے ہمکو دہوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ [13] لہو یعنے کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایت کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ [14] کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ [15] بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے [16] لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں [17] توانگری دل کی توانگری ہے [18] نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت و نصیحت اختیار کرے [19] بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ [20] بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ [21] آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ [22] اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ ۲ ق "الولد[۵۲۳] للفراش وللعاھر الحجر" و

بہ الیہ ق "الید[۵۲۴] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ ۲ ق "لا یشکر[۵۲۵]

اللہ من لا یشکر الناس" وبہ الیہ ۲ ق "حبک[۵۲۶] الشیئ یعمی ویصم"

وبہ الیہ ق "جبلت[۵۲۷] القلوب علی حب من احسن الیھا وبغض

من اساء علیھا" وبہ الیہ ق "التائب[۵۲۸] من الذنب کمن

لا ذنب لہ" وبہ الیہ ق "الشاھد[۵۲۹] یری ما لا یری الغائب"

وبہ الیہ ۲ ق "اذا[۵۳۰] جاء کم کریم قوم فاکرموہ" "الیمین[۵۳۱] الفاجرۃ

تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ ق "من[۵۳۲] قتل دون مالہ فھو شھید"

---

۵۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ۵۲۴
اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے
کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ۵۲۵
جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲
۵۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے
عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب
جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ۵۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت
پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے
بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ۵۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ۵۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب
شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ۵۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ۵۳۱ جھوٹی قسم ملک کو
ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث تفرقہ ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا
اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ۵۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبہ الیہ قہ "الاعمال[٥٣٣] بالنیۃ" وبہ الیہ قہ "سید القوم[٥٣٤] خادمھم" وبہ الیہ قہ "خیر[٥٣٥] الامور اوسطھا" وبہ الیہ قہ "اللھم[٥٣٦] بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس" وبہ الیہ قہ "کاد[٥٣٧] الفقر ان یکون کفرا" وبہ الیہ قہ "السفر[٥٣٨] قطعۃ من العذاب" وبہ الیہ قہ "المجالس[٥٣٩] بالامانۃ" وبہ الیہ قہ "خیر[٥٤٠] الزاد التقوی" فھذہ اربعون حدیثا بسند واحد وغالب متونھا من الاحادیث الشھیرۃ التی ھی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاھر علیہ لوائح الصدق والقبول واللہ تعالٰی اعلم۔

٥٣٣ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملونکا دارمدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ١٢ ٥٣٤ قوم کا سردار انکا خادم ہے ١٢ ٥٣٥ درمیانی کام اچھے ہیں یعنے افراط وتفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عز اسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ١٢ ٥٣٦ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے روز برکت عطا فرما ١٢ ٥٣٧ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہو جائے ١٢ ٥٣٨ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ١٢ ٥٣٩ مجلیس امانۃ کے ساتھ ہیں ١٢ ٥٤٠ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

کتبہٗ محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ

۳۷

اس حدیث کے سلسلہ میں خیر کے سوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۳ واسطے ہیں

الحدیث السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفية رحمهم الله تعالى الى الامام الهمام نعمان بن ثابت رضى الله عنه

فاقول ارويه عن العلامة الشيخ اسعد الدهان الحنفي عن الحسين الجسر الطرابلسي الحنفي عن علاء الدين عابدين الحنفي عن ابيه محمد امين عابدين الحنفي صاحب رد المحتار وارويه ايضا عن ابي الفيض عبد الستار الحنفي عن الشيخ ادريس الحنفي عن محمد امين ابن عابدين صاحب رد المحتار عن ابي الفضل محمد شاكر الحنفي عن فقيه الشام المنلا على التركماني الحنفي عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفي عن المفتي علاء الدين الحصكفي الحنفي عن خير الدين الرملي الحنفي عن محمد بن السراج الحانوتي الحنفي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي الحنفي عن ابراهيم الكركي الحنفي صاحب الفيض عن امين الدين يحيى بن محمد الاقصرائي الحنفي عن

۱؎ یہ سینتیسویں حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

۲؎ بکسر فسکون وتقديم اللام على الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان اللہ لہ ولاباۂ

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاہر الحنفی
عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن[16] جدہ تاج
الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی عن[18]
ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمۃ ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد الحلوانی[1] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الہمام
سراج اللہ الملک العلام امام الائمۃ وسلطان ہذہ الامۃ ابی
حنیفۃ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل حنفی عن[29]

---

[1] الحلوانی۔ اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ہذا اللفظ ثلثۃ اقوال۔ بفتح الحاء المہملۃ وبالہمزۃ فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون۔ وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتہی مختصرا ملخصا من مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ[22]
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد عن ابراهيم النخعي عن علقمة بن مرثد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال - كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث جيشا او سرية اوصى الى صاحبها بتقوى الله في نفسه خاصة واوصى لمن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا بسم الله وفي سبيل الله وقاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول عن دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان

ے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقویٰ کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مُثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کرا اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجرى
عليهم حكم الله الذى يجرى على المؤمنين ولا يكون لهم
فى الغنيمة والفيئ شيئ الا ان يجاهدوا مع المسلمين
فان هم ابوا فسلهم الجزية فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم فاذا حاصرت
اهل حصن وارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذمتكم وذمة
اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملے کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالیٰ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہو کر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہکر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ ورسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ ورسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ ورسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسباب کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالیٰ کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ١٢ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہٗ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدرى اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الثامن والثلثون المسلسل کذلک	علیہ وسلم تک چونتیس واسطے ہیں۔

ارویہ عن الشیخ صالح کمال الحنفی عن والدہ صدیق کمال الحنفی عن عبداللہ سراج الحنفی شیخ الاحناف والعلماء بمکۃ المکرمۃ عن عمر بن عبدالکریم الحنفی عن مفتی الاحناف عبدالملک بن عبدالمنعم القلعی الحنفی عن والدہ عبدالمنعم الحنفی عن ابیہ تاج الدین الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی الحنفی عن عبدالغنی النابلسی الحنفی قال حدثنا شیخنا عبدالباقی الحنبلی ح حدثنا الشیخ موسی الحنفی ح انا الشیخ زین الدین بن سلطان الحنفی ح انا شمس الدین الحنفی انا قاضی القضاۃ لسان الدین الحنفی انا والدی سری الدین عبدالبر بن

سلہ اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور رہا ۱۲ محمد عبدالہادی غفرلہ

الشحنة الحنفی انا[17] زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی انا[18] امین الدین الحنفی انا قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی انا[19] عز الدین الحنفی انا[20] حافظ الدین محمد الحنفی انا[21] محمد بن عبد اللہ الحنفی انا بدر الدین[22] عمر بن عبد الکریم الحنفی انا[23] عبد الرحمن الکرمانی الحنفی انا[24] القاضی محمد بن الحسن الحنفی انا[25] القاضی ابو زید الدبوسی الحنفی انا القاضی[26] ابو جعفر الحنفی الفقیہ علی النسفی انا[27] ابو بکر بن محمد بن الفضل الحنفی انا[28] ابو محمد عبد اللہ السبذمونی انا[29] ابو حفص الصغیر الحنفی انا[30] والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی انا[31] الامام محمد ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول[1] کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

---

[1] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے (یا اونٹ) پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہو گئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

"یا ابا الدرداء من شهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وجبت له الجنة" قلت وان زنی وان سرق قال فسار ساعة فعاد لكلامه فقلت وان زنی وان سرق قال صلی الله عليه وسلم "وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء" فكان ابو الدرداء رضی الله تعالی عنه يحدث بهذا الحديث كل جمعة عند منبر رسول الله صلی الله عليه وسلم ويضع اصبعه علی انفه ويقول وان رغم انف ابی الدرداء واخرج البخاری نحوه فی كتاب الاستيذان عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه بقصة طويلة

٣٩

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس (٣٣) واسطے ہیں۔

الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين رحمهم الله تعالی الی الامام الشافعی رضی الله عنه

اخبرنی الحبيب حسين الحبشی الشافعی عن والده السيد محمد الشافعی

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکور اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلك یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ سلسلہ ٣٩ انچالیسویں حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمہ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ و الدیہ

عن[3] السید عبد الرحمن بن نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول
الاهدل الشافعی عن[4] ابیه نفیس الدین سلیمان بن یحیی الشافعی
عن[5] احمد بن محمد شریف مقبول الاهدل الشافعی عن[6] احمد بن احمد
ابن حمزۃ الرملی الشافعی عن[7] شیخ الاسلام زکریا الانصاری الشافعی
عن[8] الحافظ ابن حجر الشافعی عن[9] الزین العراقی عن[10] العلاء ابن
العطار عن[11] مرجح المذھب محی الدین النووی الشافعی عن[12] الکمال
ابن سلال الاربلی الشافعی عن[13] محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغیر عن[14] عبد الغفار القزوینی عن[15] ابی القاسم الرافعی الشافعی عن[16] محمد
ابن الفضل الشافعی عن[17] محمد بن یحیی النیسابوری عن[18] الامام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد الغزالی الشافعی عن[19] امام الحرمین ابی
المعالی عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف الجوینی الشافعی عن[20]
ابیہ ابی محمد عبد اللہ الجوینی الشافعی عن[21] عبد اللہ بن احمد القفال المروزی
عن[22] ابی زید محمد بن احمد المروزی عن[23] ابراھیم بن احمد المروزی عن[24] ابراھیم
ابن شریح الباز الاشھب عن[25] ابی العباس عثمان الانماطی عن[26]
ابراھیم المزنی عن[27] امام المسلمین ناصر سنۃ سید المرسلین محمد

ف ابی القاسم

ابن ادریس ابی عبد اللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن
السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل شافعی[۲۸] عن
مسلم بن خالد الزنجی عن[۲۹] ابن جریج عن[۳۰] عمرو بن یحیی المازنی
عن[۳۱] محمد بن یحیی بن حبان عن[۳۲] عمہ واسع بن حبان عن[۳۳]
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔[ل۱]

اس حدیث میں حضور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۴۷ شافعی واسطے ہیں۔	الحدیث[۲] الاربعون[۱] المسلسل کذالک	علیہ وسلم کے درمیان ۴۷ شافعی واسطے ہیں۔

۴۰

اخبرنا[۱] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[۲] السید احمد دحلان
الشافعی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[۴] احمد بن عبید
العطار الشافعی عن[۵] الامام العجلونی الشافعی عن[۶] مفتی الشافعیہ
بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[۷] والدہ الشیخ عبد الکریم
الشافعی عن[۸] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[۹] البدر الشافعی عن[۱۰]
الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[۱۱] علم الدین البلقینی

ل۱ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ ل۲ یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الشافعی اجازۃ عن[۱۳] والدہ سراج الدین الشافعی قال[۱۴] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثم اخبرنا[۱۵] شرف الدین الدمیاطی الشافعی[۱۶] اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی ثم اخبرنا[۱۷] العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثم انا[۱۷] ابو طاہر السلفی الشافعی ثم اخبرنا[۱۸] الکیا الہراسی الشافعی ثم اخبرنا[۱۹] امام الحرمین الشافعی ثم اخبرنا[۲۰] والدی الجوینی الشافعی اخبرنا[۲۱] ابو بکر الحیری الشافعی اخبرنا[۲۲] ابو العباس الاصم الشافعی اخبرنا[۲۳] الربیع بن سلیمان الشافعی اخبرنا[۲۴] الامام الشافعی عن[۲۵] الامام مالک عن[۲۶] نافع عن[۲۷] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[۱] المتبایعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی من طرق عن مالک بہ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الحادی[۲] والاربعون المسلسل بالفقہاء المالکیۃ رحمہم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ	علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں

ص۱۲۱

[۱] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے ۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے ۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ [۲] اکتالیسویں حدیث ۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۱۲

فنقول حدثنا [1] شیخنا الشیخ شعیب المحدث المالکی عن [2] الشیخ سلیم
البشری المالکی عن [3] احمد منة اللہ المالکی ح وحدثنا [1] ایضا شیخنا
عبد الجلیل المالکی عن [2] احمد منة اللہ المالکی عن [3] محمد الامیر المالکی
عن [4] علی بن محمد بن علی السقاط المالکی عن [5] السید محمد الزرقانی
المالکی عن [6] والدہ السید عبد الباقی المالکی قال اخبرنا [7] الشیخ
ابراھیم اللقانی المالکی اخبرنا [8] سالم السنھوری المالکی اخبرنا [9] ناصر
الدین اللقانی المالکی انا [10] ابو السعادات محمد بن عبد المعطی
المالکی انا [11] جدی محی الدین بن عبد القادر المالکی انا [12] محمد
ابن عیسی المالکی انا [13] زین الدین بن خلدون المالکی انا [14] ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالکی انا [15] علم الدین محمد بن الحسین المالکی
هو صاحب التاریخ المشهور ۱۲
انا [16] عبد العزیز بن عبد الوھاب المالکی انا [17] جدی اسمعیل المالکی
انا [18] محمد بن الوکیل المالکی انا [19] سلیمان بن خلف الباجی المالکی
انا [20] یونس بن عبد اللہ المالکی انا [21] یحیی بن عبد اللہ اللیثی المالکی
انا [22] عبید اللہ بن یحیی المالکی انا [23] والدی یحیی بن یحیی المالکی
اخبرنا [24] الامام ابو عبد اللہ مالک بن انس امام کل مالکی عن [25]

ابن شہاب عن[36] انس رضی اللہ عنہ قال کنا نصلی العصر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذھب الذاھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

42 — اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[2] واسطے ہیں۔

الحدیث[1] الثانی والاربعون[42] المسلسل بالصوالحۃ والحنابلۃ فی اکثرہ

اروبہ[1] عن شیخی المحدث عبداللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن[2] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[3] مصطفے الرحیبانی عن[4] احمد البعلی حدثنا[5] ابو المواھب الحنبلی حدثنا[6] والدی عبدالباقی الحنبلی حدثنی[7] محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[8] شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا[9] ابو البقا السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا[10] ابو العباس احمد بن عبدالہادی الصالحی الحنبلی انبانا[11] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

سلہ[1] حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہما میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲

سلہ[2] بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبدالہادی غفراللہ لہ۔

أخبرنا[14] ابو حفص بن طبرزد الحنبلي انبانا ابو بكر محمد بن عبد الباقي
الحنبلي حدثنا[15] ابو اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي[16] الحنبلي انبانا ابو محمد
عبد الله بن ابراهيم بن ايوب بن ماسي أخبرنا[17] ابو مسلم ابراهيم
ابن عبد الله التيمي حدثنا[18] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[19]
سليمان التيمي عن[20] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم "من[1] كذب علي متعمدا
فليتبوأ مقعده من النار" وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ
مختلفة عن انس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق
الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابو داؤد والترمذي
والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه	درمیان بیس[2] واسطے ہیں۔

ف[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیے۔ یعنے ایسا شخص دوزخی ہے ۱۲
ف[2] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

آ رویہ عن[۱] شیخی العلامۃ المحدث الفہامۃ الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن الشیخ عمر المعروف بالشطی عن[۳] الشیخ مصطفی الرحیبانی عن[۴] الشیخ احمد البعلی حدثنا[۵] ابو المواهب الحنبلی حدثنا[۶] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنا[۷] عبد الرحمن البهوتی الحنبلی حدثنا[۸] تقی الدین ابن النجار الفتوحی الحنبلی حدثنا[۹] والدی احمد القاضی الحنبلی حدثنا[۱۰] بدر الدین الصفدی القاهری الحنبلی حدثنا[۱۱] ابو البرکات احمد الحنبلی حدثنا[۱۲] ابو علی الحنبل بن عبد اللہ الرصافی الحنبلی حدثنا[۱۳] ابو القاسم هبة اللہ بن محمد الحنبلی حدثنا[۱۴] ابو علی الحسن بن علی الحنبلی حدثنا[۱۵] ابو بکر احمد بن جعفر الحنبلی حدثنا[۱۶] عبد اللہ بن الامام احمد الحنبلی حدثنا[۱۷] ابی احمد بن محمد بن حنبل امام کل حنبلی عن[۱۸] ابی عدی عن[۱۹] حمید عن[۲۰] انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۱] اذا اراد اللہ بعبد خیرا استعملہ قالوا کیف یستعملہ قال یوفقہ لعمل صالح

[۱] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن ابي عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ولموضع[51] سوط احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

۴۴

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھتیس[52] واسطے ہیں

الحديث الرابع والاربعون[52] المسلسل بالحفاظ

ارويه بالاجازة العلامة اخبرني[1] العلامة الحافظ الشيخ شعيب المحدث المغربي عن[2] الحافظ الشيخ سليم البشري عن[3] الحافظ احمد منة الله الازهري عن[4] الحافظ الامير الكبير المصري ح وارويه عاليا بدرجة عن[1] المفسر المحدث الحافظ محمد بن سليمان حسب الله المصري عن[2] الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اُسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے، تو آپنے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

[51] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام میں دل کا قصد کرتا ہے ایں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تاکہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[52] چوالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

عن الحافظ الامیر الکبیر عن الحافظ علی بن احمد الصعیدی عن
الحافظ محمد عقیلة عن الحافظ حسن العجیمی عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزی عن الحافظ الامام السیوطی
ح وارویه اعلی منه عن العلامة المحدث الحافظ الحبیب حسین
الحبشی عن والده الحافظ محمد الحبشی عن الحافظ الشیخ عمر العطار
عن الحافظ الشیخ صالح الفلانی عن الحافظ محمد بن سنة
عن الحافظ شریف محمد عن الحافظ بدر الدین الکرخی عن
الحافظ السیوطی قال فی الجیاد اروی هذا الحدیث اجازة عامة ان
لم تکن خاصة ولم اروعنه غیر هذا الحدیث ـ اخبرنی حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرنی الحافظ علم الدین صالح البلقینی
عن والده الحافظ ابی حفص عمر البلقینی قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزی قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسی قال حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفی قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزینبی قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماکولا قال حدثنا الحافظ ابو بکر الخطیب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال

حدثنا[21] ابراهیم بن یوسف الهسنجانی منسوب الی قریة بالری تسمی

هسنجان قال حدثنا[22] الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل

قال حدثنا[23] احمد بن حنبل حدثنا[24] زهیر بن حرب قال حدثنا[25] یحیی بن

معین قال حدثنا[26] علی بن المدینی قال حدثنا[27] عبید الله بن معاذ

قال حدثنا[28] ابی قال حدثنا[29] شعبة عن[30] ابی بکر بن حفص[ن] عن[31] ابی سلمة

(ن) ابی حفص

عن[32] عائشة رضی الله تعالی عنها قالت "کن[ف١] ازواج النبی

صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی یکون

کالوفرة" اخرجه مسلم عن عبید الله بن معاذ اه

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الخامس[ف٢] والاربعون المسلسل بالقضاة	علیہ وسلم تک (٢٨) واسطے ہیں۔

ع ۴۵

وبالسند الی الامام[ن] الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا[1]

ف١ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سر کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر وفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لوتک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ف٢ اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامۃ شرف الدین احمد بن الحسن بن قاضی الجبل رحمہ اللہ تعالیٰ فیما شافھنی بہ عن[12] الشیخ الامام القاضی تقی الدین سلیمان بن حمزۃ الحنبلی عن[13] عم ابیہ القاضی الامام شیخ الاسلام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن شیخ الاسلام ابی عمر قال اخبرنا[14] الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی القاضی فی فنہ کتابۃ اخبرنا[15] علی بن یحییٰ المدبر القاضی اخبرنا[16] القاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی اخبرنا[17] القاضی هناد بن ابراهیم اخبرنا[18] القاضی ابو البحر زید بن سعد بن محمد الحافظ حدثنا[19] القاضی ابوبکر محمد بن علی بن عبد العزیز البصری حدثنا[20] القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی اخبرنا[21] القاضی ابو عمر محمد بن یوسف بن یعقوب حدثنا[22] ابی القاضی یوسف ابن یعقوب حدثنا[23] القاضی اسمعیل بن اسحٰق حدثنا[24] القاضی محمد بن مسلمۃ حدثنا[25] القاضی مالک بن انس حدثنا[26] القاضی سلیمان بن ابی ربیعۃ حدثنا[27] القاضی شریح حدثنا[28] امیر المؤمنین اقضی الامۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم "شموا النرجس ولو فی الیوم مرۃ ولو فی الشہر مرۃ ولو فی السنۃ مرۃ ولو فی الدھر مرۃ فان فی القلب حبۃ من الجنون والجذام والبرص لا یقطعہا الا شم النرجس" ہذا الحدیث رویناہ ھکذا مسلسلا بالقضاۃ من ہذا الطریق بہذا اللفظ انتہی قلت وللمحدثین فی ہذا الحدیث کلام بل صرح بعضہم انہ موضوع واللہ تعالے اعلم

٤٦

الحدیث السادس والاربعون المسلسل بالثقات[52]

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (٢٣) واسطے ہیں

اخبرنی[1] الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی وکان ثقۃ[2] اخبرنی السید اسمٰعیل البرزنجی وکان ثقۃ[3] اخبرنی صالح الفلانی وکان

---

[51] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں ہے یعنے اثر امراض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے ١٢ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھ کر عمل نہ کریں واللہ تعالی اعلم ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

[52] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاہ کا سلسلہ ہے یعنے اسکا ہر راوی ثقہ ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

ثقة اخبرنا[٤] محمد بن سنة الفلانی وکان ثقة ثم اخبرنا[٥]
الشریف محمد بن عبد اللہ وکان ثقة ثم اخبرنا[٦] السراج عمر بن
الجائی ثم اخبرنا[٧] الحافظ السیوطی وکان ثقة ثم اخبرنا[٨] ابو القاسم عمر
ابن فهد وکان ثقة ثم اخبرنا[٩] الامام الجزری وکان ثقة ثم
فی اسنی المطالب اخبرنا[١٠] شیخنا الامام محمد بن احمد قرأة علیه
وکان ثقة ثم اخبرنا[١١] شیخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وکان ثقة ثم
اخبرنا[١٢] ابو علی البغدادی وکان ثقة ثم اخبرنا[١٣] ابو القاسم
الشیبانی وکان ثقة اخبرنا[١٤] الحسن بن محمد التمیمی وکان ثقة
اخبرنا[١٥] ابن مالک وکان ثقة حدثنا[١٦] عبد اللہ بن احمد بن
محمد وکان ثقة حدثنی[١٧] ابی وکان ثقة حدثنا[١٨] وکیع وکان ثقة
حدثنا[١٩] مسعر وسفیان (الثوری) وکانا ثقتین عن[٢٠] عثمان
ابن المغیرة الثقفی عن[٢١] علی بن ربیعة الوالبی عن[٢٢] اسماء ابن الحکم
الفزاری عن[٢٣] علی رضی اللہ تعالی عنه قال کنت اذا سمعت
من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حدیثا نفعنی اللہ بما شاء
منه واذا حدثنی غیره استحلفته ـ فاذا حلف لی صدقته

وان ابا بکر حدثنی[۲] وصدق ابوبکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وو[۱] ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء (قال مسعر) فیصلی (وقال سفیان) ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ،، ھذا حدیث حسن صحیح الاسناد رواہ ابوداود وسکت علیہ والترمذی وقال حسن والنسائی وابن ماجہ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں۔

الحدیث[۲] السابع والاربعون المسلسل بالسادۃ الصوفیۃ نفعنا اللہ بہم

ع ۴۷

اروی[۳] عن اشیاخنا الثلاثۃ العلامۃ محمد حسب اللہ والعلامۃ عبد الجلیل والعلامۃ محمد عبد الحق الصوفیین کلھم عن الشیخ عبد الغنی الصوفی عن الشیخ عابد الصوفی عن عمہ محمد

۱؎ یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ ۲؎ سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسین الصوفی عن[٥] محمد السمان الصوفی عن[٦] عبد اللہ بن
سالم البصری الصوفی عن[٧] الشیخ البابلی الصوفی عن[٨] الزین بن
عبد اللہ بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[٩] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[١٠] ابیہ شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[١١] شرف الدین المراغی الصوفی عن[١٢] الزین
عبد الرحیم العراقی الصوفی عن[١٣] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفی باجازتہ عن[١٥]
محی الدین النووی الصوفی بروایتہ عن[١٦] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[١٧] البرہان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[١٨] القطب الربانی السید عبد القادر
الجیلانی الصوفی بسماعہ علی[١٩] ابی الفتح محمد عبد الباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازتہ من[٢٠] رزق اللہ بن عبد الوہاب
الیمنی الصوفی عن[٢١] شیخ الصوفیۃ بخراسان ابی عبد الرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علی الساری الصوفی انا[٢٣] خالی بن القاسم الساری الصوفی

الحضری

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم[٢٥] نا محمد بن عبيدة الصوفی[٢٦] انا عبد الله ابن عبيد العامری الصوفی[٢٧] انا سورة بن شداد الصوفی[٢٨] عن سفيان الثوری عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفی[٣٠] عن موسی بن يزيد الراعی الصوفی[٣١] عن اويس القرنی[٣٢] عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم "ان[٥١] لله تعالی تسعة وتسعين اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله الذی لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم الملك القدوس — الی الصبور"

صلی الله علیہ وسلم کے درمیان تینتیس واسطے ہیں۔	الحديث[٥٢] الثامن والاربعون المسلسل بالصوفية[٥٣] ايضا قدس الله اسرارهم	اس حدیث کے سلسلہ میں ہمارے اور رسول اللہ

٤٨

[٥١] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنے اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو بندہ کو رہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کرلیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲

[٥٢] اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے [٥٣] استاذ کبیر شیخ ابو الغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا مَنْ صفی سره عن الکدر و امتلی قلبه من العبر وانقطع الی الله عن البشر واستوی عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ برصفحہ آیندہ)

حدثنی عبد الجلیل برادہ الصوفی عن[۲] احمد منۃ اللہ المصری الصوفی عن[۳] احمد بن عبید العطار الصوفی عن[۴] العلامۃ العجلونی الصوفی قال فی ثبتہ حدثنا اجازۃ شیخنا الملا الیاس الکوردی الصوفی عن[۶] ابراھیم الکورانی ثم المدنی الصوفی عن[۷] شیخہ العارف احمد القشاشی الصوفی عن[۸] ابی المواھب احمد بن علی الشناوی الصوفی عن[۹] والدہ العارف نور الدین علی بن عبد القدوس الصوفی عن[۱۰] الشیخ العارف عبد الوھاب الشعرانی الصوفی عن[۱۱] شیخ الاسلام زکریا بن محمد الصوفی عن[۱۲] العارف شرف الدین ابی الفتح محمد بن زین الدین الاموی المراغی ثم المدنی الصوفی عن[۱۳] شرف الدین اسمعیل بن ابراھیم الھاشمی الزبیدی الجبرتی الصوفی باجازتہ العامۃ عن[۱۴] المسند المعمر ابی الحسن علی بن عمر الوانی الصوفی باجازتہ العامۃ عن[۱۵] العارف باللہ سید محی الدین ابن العربی الصوفی عن[۱۶]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہوگیا ہو اور اسکے پاس سونا اور خاک برابر ہوں۔ اور ابو علی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الھوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منہ علی القفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزھر الباسم من روض السید قاسم صفحہ ۱۲۵ ، ۱۲

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[17] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[18] ابی اسمٰعیل عبد الله بن محمد
ابن مت الانصاری الهروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا[19] حمزۃ
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[20] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الهاشمی الصوفی ثم سمعت[21] ابا عبد الله علان بن زید
الصوفی بالبصرۃ ثم سمعت[22] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[23] الجنید
الصوفی ثم سمعت[24] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[25] معروف
الکرخی الصوفی عن[26] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[27] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن[28] ابیہ علی عن[29] ابیہ الامام الحسین بن علی عن[30] علی عن
رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال "طلب[51] الحق غربۃ" قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الهروی حدیث غریب
قال فهو من روایۃ جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[51] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنی
حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفرلہٗ

الحسين عن علی رضی اللہ عنہ رفعہ اھ ورواہ السیوطی فی جیاد المسلسلات بلفظ آخر من طریق آخر عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب الحق فریضۃ"[1] وقال فیہ قال السلفی ھذا حدیث غریب المتن عزیز الاسناد وحسن من روایۃ الصوفیۃ الزھاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفیۃ ایضا نفعنا اللہ بھم۔	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

۴۹

وبالسند الی العلامۃ العجلونی الصوفی قال اجازنا بہ شیخنا محمد ابو الطاھر الصوفی عن والدہ الشیخ ابراھیم الکورانی الصوفی عن شیخہ العارف احمد بن محمد القشاشی الصوفی بسندہ السابق فیما قبلہ الی العارف باللہ تعالی الشیخ[15] محی الدین محمد بن العربی الصوفی عن[16] الزاھد عبد الوھاب بن علی البغدادی الصوفی بقرأتہ علی[17] ابی الفضل احمد بن طاھر الصوفی

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲
[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

عنی اجازتہ من الشیخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی عن [19] شیخ الصوفیۃ بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی [20] قال اخبرنا ابو الحسن منصور بن عبد اللہ الذہبی [21] ببغداد اخبرنا ابو عمرو عثمان بن جعفر الکازرونی بہا [22] حدثنا احمد بن الحسین المصری الصوفی المعروف بابن الحمصی [23] ثنا علی بن جعفر البغدادی الصوفی [24] ثنا ابو موسی الدبیلی [25] حدثنا ابو یزید البسطامی الصوفی [26] حدثنا ابو عبد الرحمن السدی الصوفی [27] عن عمرو بن قیس الملائی الصوفی [28] عن عطیۃ العوفی الصوفی [29] عن ابی سعید الخدری رض

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ان [1] من ضعف الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ وان تحمدہم علی رزق اللہ وان تذمہم علی ما لم یؤتک اللہ ان رزق اللہ لا یجرہ حرص حریص ولا یردہ کرہ

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسایش اور فرحت کو رضامندی میں اور رغم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

كاره ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح فى الرضى وجعل الهم والخوف فى الشك والسخط"

وله شاهد من وجه اخر على خرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه

"لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يوتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح فى الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك فى السخط" وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابى الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح فى اليقين والرضى وان الغم والحزن فى الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

عليه وسلم تك جميع بلا (٢٦) واسطے ہيں	الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا	اس حديث ميں محمد سے رسول الله صلى الله

عـ ٥٠

ـہ ٥١ اس حدیث کا بھی مطلب قریب قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ۱۲

ـہ ٥٢ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی[18] الدین بن العربی عن[19] ابی الخیر احمد ابن اسمعیل الطالقانی عن[20] ابی عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی عن[18] ابی بکر البیہقی اخبرنا[19] علی بن احمد بن عبدان اخبرنا[20] احمد ابن عبید الصفار حدثنی[21] محمد بن الفضل بن جابر حدثنا[22] الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا[23] اسمعیل عیاش عن[24] المطعم بن المقدام عن[25] نصیح العبسی عن[26] رکب المصری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبی[1] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ وخالط اھل الفقہ والحکمۃ طوبی لمن ذل نفسہ وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہوا اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(وفی روایۃ) وکرمت علانیتہ (بدل صلحت علانیتہ)

وعزل عن الناس شرہ وطوبی لمن عمل بعلمہ وانفق

الفضل من مالہ وامسک الفضل من قولہ" قال العلامۃ

العجلونی عن الامام الکورانی انہ ذکر فی مسالک الابرار

ان الحدیث حسن وان رکب المصری کندی صحابی اجمعوا

علی ذکرہ فی الصحابۃ وان کان غیر مشہور فیہم اھ وھو

بفتح الراء وسکون الکاف اخرہ موحدۃ انتہی

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحدیث الحادی والخمسون المسلسل بالنحاۃ وانا بفضل اللہ تعالی ماھر فی النحو	وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

نمبر ۵۱

فاقول حدثنی شیخی العلامۃ عبد الجلیل برادہ النحوی عن احمد منۃ

اللہ المصری النحوی عن العلامۃ احمد بن عبید العطار الدمشقی

النحوی عن العلامۃ محدث الشام مولانا اسمعیل العجلونی النحوی

حدثنا شیخنا اجازۃ ابو المواھب النحوی عن والدہ عبد الباقی الحنبلی

النحوی حدثنا الشیخ موسی النحوی اخبرنا زین الدین بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۷) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

۵ ۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا محب الدین
محمد بن عبدالرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا تقی الدین
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبداللہ بن هارون النحوی انبانا ابوالقاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبداللہ جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قراءة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبدالملک الماهر فی العربیة
انا ابوالقاسم بن عبداللہ شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبداللہ وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبداللہ بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبدالملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبداللہ بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

حدثنا
حدثنا

ودو سيد أدم[1] الدنيا والآخرة اللحم وسيد ريحان
أهل الجنة الفاغية[2]" واخرجه الجلال السيوطي في جياد
المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال اخرجه
الطبراني في احد معاجمه وابو نعيم في الطب النبوي والبيهقي
في شعب الايمان وابو عثمان الصابوني في المائتين عن ابي هلال
به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني ان ابا هلال تفرد به
عن ابن بريدة وابو هلال وثق وفيه لبعض ضعف - قال البيهقي
رواه جماعة عن ابي هلال تفرد به ابو هلال محمد بن سليم
لطيفة - نروي العربية عن شيخنا العلامة براده عن احمد منة الله
عن عبيد العطار عن اسمعيل العجلوني عن عبد الجليل عن والده
ابي المواهب عن والده عبد الباقي عن عمر القاري عن البدر

[1] یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت - اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے - فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أُدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز اسكانها جمع ادام قيل هو بالاسكان المفرد وبالضم الجمع - وفي صحيح البخاري في باب الأُدُم فاتي بخبز وادم من ادم البيت الخ ۵۳ فاغية شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں واژگوں کارند وشگوفہ کہ ازاں ہم رسد ونہایت خوشبو بود آں را فاغیہ گویند کذا في المنتخب - وهي نَوْرُ الحناء اي زهرها ذكره الاصمعي كذا في ثبت الامام العجلوني یعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

الغزی عن[10] الجلال السیوطی عن[11] الکافیجی عن[12] الشمس الجیاری عن[13] اکمل الدین الحنفی عن[14] اثیر الدین ابی حیان عن[15] ابن ابی الاحوص عن[16] ابی علی الشلوبین عن[17] فخر ابن یحیی الرعینی الاشبیلی عن[18] ابی الرماک عن[19] ابن الاخضر عن[20] ابن طراوة عن[21] یونس ابن عیسی الاعلم عن[22] ابی علی القالی عن[23] ابن درستویۃ عن[24] المبرد عن[25] المازنی عن[26] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدۃ عن[27] سیبویہ عن[28] الخلیل بن احمد عن[29] عیسی بن عمر عن[30] ابی عمرو ابن العلاء عن[31] نصر بن عاصم عن[32] ابی الاسود الدولی عن علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو لما کتب۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[۵۲] المسلسل بالشعراء	تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

۵۲

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[۵۲] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعراء کا سلسلہ ہے یعنی اس کا ہر راوی شاعر ہے ۱۲

ممّا رأيت من الأنام ومكرهم	أصبحت أفرق أن أرى إنسانا
وإجانب المرآة خوفاً أن ترى	عيني بها من عكسها إنسانا

في نسخة: لا أنظر

ولهُ أيضاً

أما رأيت الدهر أخرج شوكته	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بأن مراده من نقشها	إدخالها في عين شخص ثان

وله مقطعات تشتمل على معان بديعة ومقاصد مخترعة غريبة ❊ أوردتها في غير هذا الكتاب ـ قال حدثنا أحمد منه الله وله شعر حدثنا أحمد بن عبيد العطار وله شعر حدثنا الإمام العجلوني وله شعر قال في ثبته حدثنا إجازة شيخنا العارف عبد الغني النابلسي وله شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينه وغيرها ثم حدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي وله شعر ثم حدثنا الشيخ موسى المحاذي وكان له شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وکان یشعر انبانا[۱۰] الشمس بن طولون وکان شاعرا انبانا
ابو الفتح محمد بن محمد المزی الشاعر المغلق اخبرنا[۱۱] شہاب الدین
ابو الطیب الخزرجی الشاعر اخبرنا[۱۲] الحافظ زین الدین عبد الرحیم العراقی
وکان ینظم الشعر قال انبانا[۱۳] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی الصفدی
وکان یشعر اخبرنا[۱۴] شرف الدین احمد الخطیب وکان لہ شعر
انبانا[۱۵] ابو الحسن علی السخاوی ذو النظم الشہیر انبانا[۱۶] ابو طاہر
السلفی ذو الشعر الکثیر انبانا[۱۷] ابو الوفا علی بن شہر یار الزعفرانی
وکان یشعر اخبرنا[۱۸] ابو القاسم عبد الملک ابن المظفر الشاعر
انبانا[۱۹] ابو جعفر محمد بن الحسین الزاہد وکان یشعر انبانا[۲۰]
ابو بکر عبد اللہ بن احمد القاری الشاعر اخبرنا[۲۱] ابو عثمان سعید
ابن زید الشاعر حدثنا[۲۲] عبد السلام بن عباد الشاعر الشہیر
بدیک الجن اخبرنا[۲۳] خالی ہمام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفی روایۃ ذکرہا شیخنا عقیلۃ فی مسلسلاتہ بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؏ وانا لنرجو فوق ذلک مظہرا ؏ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظھر یا ابا لیلی" قلت الجنۃ قال "اجل ان شاء اللہ تعالیٰ[۱]" قال ثم قلت: "ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ: بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا: ولا خیر فی جھل اذا لم یکن لہ: حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا" فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۲] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ بصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

۵۳

ارویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دھرہ

---

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر (کہ یارسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہوسکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ ترپنواں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[2] السید اسمٰعیل البرزنجی زاہد عصرہ عن[3] صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن[4] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[5] الشریف
محمد بن عبداللہ نادرہ وقتہ عن[6] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[7]
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[8] عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن[9] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دہرہ قال اخبرنا[10]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاہد عصرہ
اخبرنا[11] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا[12] الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا[13] ابوطاہر عبدالسلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا[14] ابوبکر عبداللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا[15] ابو المبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا[16] سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نادرہ
دہرہ حدثنا[17] ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی النیساپوری
غریب وقتہ حدثنا[18] ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
فرید دہرہ ثنا[19] ابو حامد احمد بن محمد بن ہاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن
ابن علی السید المجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ
ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی
الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین
ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و اخبرنی[1] جبرئیل سید
الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ
لا الہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل
حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی
المطالب کذا وقع ہذا الحدیث بہذا السیاق من المسلسلات
السعدیۃ والعہدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہوگیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

۵۴

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحدیث الرابع والخمسون المسلسل بکون کل راو من بلد

اروِیہ[1] عن مولانا عبد الجلیل المدنی عن[2] منة اللہ المصری الازہری عن[3] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[4] ابن بدیر المقدسی عن[5] ابی النصر مصطفےٰ الدمیاطی عن[6] ابن عقیلۃ المکی عن[7] ابی المواہب البعلی عن[8] والدہ الدمشقی عن[9] احمد الفرغانی البقاعی عن[10] ابن حجر المکی عن[11] زکریا الانصاری عن[12] عمر بن فہد المکی عن[13] الحافظ ابی عبد اللہ محمد الدمشقی انا[14] ابو عبد اللہ محمد بن محمد البالسی انا[15] ابو العباس احمد بن ابی طالب الدیر مقرنی انا[16] ابو النجا عبد اللہ بن عمر الحریمی انا[17] ابو الوقت السجزی انا[18] ابو عبد اللہ محمد بن عبد العزیز الفارسی انا[19] ابو محمد عبد الرحیم بن احمد بن ابی شرح الانصاری الازدی انا[20] ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا[21] العلاء بن موسیٰ البغدادی ثنا[22] اللیث ابن سعد المصری عن[23] ابی الزبیر المکی

سلسلہ یہ چوبنویں حدیث ہے۔ اسکا ہر ایک راوی ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن[۱] جابر بن عبد الله الانصاري المدني قم ۲ قم رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا یدخل احد ممن بایع تحت الشجرة النار" قال ابن عقیلة وبالسند الی ناصر الدین قال هذا حدیث صحیح عال واخرجه الترمذی وغیره

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدیین	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

۵۵

علی ذات نبینا واسمہ الصلوۃ والسلام من ذالک متصل بالبخاری قد یسر الله عز وجل لی روایته بکرمہ وجودہ فلله الحمد علی ذلک حق حمدہ۔

ارویہ عن العلامۃ المفسر محمد بن سلیمان حسب الله عن محمد القاوقجی عن محمد العدوی ابن صالح عن محمد الامیر عن محمد الحفنی عن محمد البدیری عن محمد قاسم مقری الدیار المصریہ

×

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

سلہ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود وکرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فلله الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن [9] محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن [10] محمد الغيطي عن [11] محمد بن محمد الدلجي عن [12]
الشمس محمد السخاوي عن [13] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا [14]
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا [15] الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا [16] محمد بن محمد بن علي الطبري انا [17]
ابو عبد الله محمد بن علي انا [18] محمد بن مهاجر الموصلي انا [19] ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا [20] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا [21] محمد بن علي بن الحسين انا [22]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا [23] ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال [24] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري انا [25] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا [26] محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا [27] محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا [28] محمد بن حرب ثنا [29] محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا [30] محمد بن شهاب الزهري عن [31] عروة
ابن الزبير عن [32] زينب بنت ابي سلمة عن [33] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی

بیتہا جاریۃ وفی وجہہا سفعۃ[٥١] فقال "[٥٢]استرقوا لہا

فان بہا النظرۃ"

٥٦

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحدیث السادس[٥٣] والخمسون[٥٤] المسلسل کذلک

کے درمیان اٹھائیس[٢٨] واسطے ہیں۔

ارویہ عن[١] الشیخ المذکور محمد بن سلیمان عن[٢] محمد القاوقجی قال

حدثنی[٣] محمد عابد السندی عن[٤] محمد یوسف بن محمد المزجاجی

عن[٥] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[٦] محمد عقیلۃ عن[٧] محمد بن

عبد الباقی الحنبلی عن[٨] محمد بن النجم الغزی عن[٩] ابیہ محمد البدر الغزی

عن[١٠] محمد بن محمد المری السکندری عن[١١] محمد بن محمد الجزری انا[١٢] محمد

ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافہۃ انا[١٣] القاضی محمد بن

٥١ السفعۃ بفتح السین المہملۃ وضمہا وسکون الفاء بعدہا عین مہملۃ ہی صفرۃ الوجہ وفی مجمع البحار ناقلا عن الکرمانی اراد بالسفعۃ مسۃ من الجن وعن النہایۃ قولہ فان بہا النظرۃ ای بہا عین اصابتہا من نظر الجن اھ۔

٥٢ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا ہونا ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

٥٣ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنے اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفرلہ

احمد الحسینی[15] انا محمد بن محمد الحصین التلمسانی انا محمد بن
یوسف البرزالی[16] انا محمد بن ابی الحسین الصوفی[17] انا محمد بن محمد
الطائی[18] انا محمد بن عبد الواحد الدقاق[19] انا محمد بن علی الکرمانی
ثنا[20] محمد بن اسحق بن یحیی بن منده الاصبہانی العبدی[21] انا
محمد ابو منصور سعد الباوردی کاتب الواقدی[22] انا محمد
ابن عبد اللہ الحضرمی[23] انا محمد بن عبد اللہ المثنی[24] انا محمد
ابن بشر[25] انا محمد بن عمرو الانصاری[26] ثنا محمد بن سیرین[27] انا
محمد بن محمد بن عبد اللہ بن جحش[28] انا ابی عن محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر فی السوق برجل مکشوف فخذہ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "غط[1] فخذک
فانہا عورۃ" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیہ وھذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین فلیس فی اسنادہ من ینظر فی حالہ سوی محمد بن عمرو
واسم جدہ سہل ضعفہ یحیی القطان ووثقہ ابن حبان ولہ
متابع رواہ احمد وابن خزیمہ من طریق العلاء بن عبد الرحمن

الباوردی

[1] وفی العزیزی صفحہ ۳۳ قالہ لما مر علی جرھد الاسلمی من اھل الصفۃ وھو کاشف فخذہ اھ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی (جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ) پر گزرے جنکی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنے چھپانے کی چیز ہے ۱۲

عن ابی کثیر اتم منہ والحدیث علقہ البخاری فی صحیحہ اھ

ای عن محمد بن جحش رضی اللہ عنہ قال العجلونی وقال

السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار

قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش وابیہ عبداللہ بن جحش

صحبتہ وزینب بنت جحش احدی امہات المومنین عمتہ وکان

محمد صغیرا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد حفظ عنہ وھذا

بین فی حدیثہ ھذا فقد وصلہ احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم

فی المستدرک کلھم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن

عبدالرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنہ قال مر النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ علی معمر فخذاہ مکشوفتان

فقال ویا معمر[1] غط علیک فخذیک فان الفخذین عورۃ،

رجالہ رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنہ جماعۃ لکن لم

اجد فیہ تصریحا بتعدیل انتھی یقول الجامع المسکین قال

---

[1] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے درانحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبته ولا یخفی ان شیخنا العارف بالله الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخه الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منهما عند ولادته بمحمد وهذه عادة بیت المزجاجی
یقطعون السرة علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیه ابوه بعد ذلک
بما شاء قاله الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزهة المستطابة
انتهی قوله فلم یکن فی السند الا عبد الله بن جحش - و
قد قال العلامة القاوقجی فی مسلسلاته ویروی ان ولده
محمدا روی عنه وعن سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اوله الی آخره انتهی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش وابیه
عبد الله بن جحش صحبة اه وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد الله بن جحش یکنی ابا
عبد الله کان قد هاجر مع ابیه وعمیه الی ارض الحبشة ثم
هاجر من مکة الی المدینة مع ابیه له صحبة ورواية انتهی
فافهم وتدبر

السرار

ع ۵۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث السابع والخمسون المسلسل بالاحمدین	تک چھبیس واسطے ہیں۔

أرویه عن مولانا الشیخ احمد المکی عن الشیخ احمد دحلان
عن عثمان الدمیاطی عن محمد الشنوانی عن الامام احمد الدردیری
بالاجازة العامة عن احمد الملوی واحمد الجوهری عن احمد بن
مکی النخلی عن احمد القشاشی عن احمد بن علی بن عبد القدوس
الهاشمی بالاجازة العامة عن احمد النهروانی المکی عن والده
احمد بن عبد الله عن احمد بن محمد القرشی العدوی عن
احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن احمد بن شیبان عن ابی
عبد الله احمد بن منصور الجوینی عن الحافظ احمد بن محمد
السلفی عن ابی بکر احمد بن علی بن عبد الله بروایة عن القاضی
احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن احمد بن محمد بن
سلیمان المعروف بابن السنی عن الامام ابی عبد الرحمن
احمد النسائی نا عثمان هو ابن سعید الحمصی عن شعیب بن

۵۷ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دینار الحمصی عن[24] الزهری حدثنی[26] سعید بن المسیب ان ابا هریرة[25]
رضی الله عنه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
"امرت[1] ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله
فمن قالها فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه
علی الله تعالی" **قال الجامع** اخرجه النسائی فی
سننه بالسند المتقدم بعینه وبلفظ الحدیث واخرجه الشیخان
ایضا عن ابن عمر رضی الله عنهما لکن بزیادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الثامن والخمسون المسلسل بالمکیین	تک ستائیس[27] واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمکة المکرمة بفضل الله تعالی ستة عشر شهرا
لاغتنام الفیوض من علمائها۔ ارویه عن الحبیب[1] حسین[2] المکی عن والده

---

[1] یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اسنے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوۃ ندیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہوجائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال اور لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہوگئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلا زنا و قصاص سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد پھر جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالے لیگا ۱۲ [52] اٹھانویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المکی عن[9] الشیخ عمر العطار المکی عن[10] الشیخ محمد طاہر سنبل المکی عن[8]
الشیخ احمد النخلی المکی عن[6] امام المقام زین العابدین بن عبد القادر
ابن محمد بن یحیی بن مکرم الحسین الطبری المکی اجازۃ عن[5] والدہ
عبد القادر امام المقام عن[8] جدہ الامام یحیی بن مکرم بن محمد المحب
الاخیر المکی عن[4] جدہ الامام ابی المعالی محب الدین محمد بن
رضی الدین محمد بن المحب الاوسط محمد المکی عن[11] عم ابیہ الامام
العلامۃ ابی الیمن محمد بن احمد المکی انا[11] والدی الامام شہاب الدین
ابوالعباس احمد بن رضی الدین الطبری المکی ح انا[12] والدی امام
مقام الخلیل العلامۃ رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم
ابی بکر بن علی بن فارس الحسینی الطبری المکی وقاضی القضاۃ
نجم الدین ابو احمد محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن
الحافظ محب الدین بن عبد اللہ الطبری المکی قال ہو واحمد بن
الرضی ایضا انا[13] بہ الامام عماد الدین ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علی بن الحسین الطبری المکی انا[14] بہ الشیخ رکن الدین ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب المکی انا[15]

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف بالميانشي المكي سماعا [١٧] انا به الامام ركن الدين قاضي الحرمين ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقراءتي عليه [١٨] انا جدي الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي [١٨] انا به ابو القاسم خلف بن هبة الله [١٩] ثنا به ابو محمد الحسين بن احمد بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة [٢٠] انا به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله ابن عبد المؤمن قالا [٢١] حدثنا ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة [٢٢] انا به الامام المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي [٢٣] ثنا حدثني جدي احمد بن محمد المكي [٢٤] عن سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي وسليم بن مسلم المكي [٢٥] عن ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن عبد العزيز المكي [٢٦] عن عطاء بن ابي رباح المكي [٢٧] عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[له] ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

[له] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انہیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ

عشرين ومائة رحمة ستون منها للطائفين واربعون للمصلين وعشرون للناظرين"

رواه البيهقي في شعب الايمان والخطيب في تاريخه والصابوني في الجزء الثاني من المائتين له۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والخمسون المسلسل بالمدنيين في اكثره [59]	تک چھبیس واسطے ہیں [۲۶]

نمبر ۵۹

فاقول وقد اقمت بمدينة المنورة لتحصيل الزيارة واغتنام الفيوض من علمائها الكرام - حدثني به شيخنا الفاضل عبد الجليل برادة المدني عن المعمر مفتي الشافعية بالمدينة المنورة السيد اسماعيل البرزنجي المدني عن صالح الفلاني المدني عن محمد سعيد سفر المدني عن محمد ابي طاهر المدني عن والده ابراهيم الكردي المدني ثم حدثني به احمد بن محمد القشاشي المدني عن ابي المواهب احمد بن علي الشناوي المدني عن السيد غضنفر بن جعفر الحسيني النهروالي المدني عن عبد الحق السنباطي المجاور بالمدينة عن محمد بن عبد الرحمن

ـــــــــــــــ

لے اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

السخاوی نزیل المدینۃ المدفون بالبقیع شمال قبۃ الامام مالک
رضی اللہ عنہ عن[١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن[١٣] ابیہ قاضی المدینۃ
وخطیبہا زین الدین بن ابی بکر المراغی عن[١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد اللہ بن الجمال المطری عن[١٥] الرضی
ابراہیم بن محمد الطبری عن[١٦] عم ابیہ یعقوب الطبری عن[١٧] یحیی
ابن یونس الہاشمی اخبرنا[١٨] ابو الوقت السجزی انا[١٩] ابو الحسن الداؤدی
انا[٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا[٢١] ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
الفربری انا[٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینۃ مدۃ
انا[٢٣] عبد العزیز ابو عبد اللہ الاویسی ہو ابو القاسم المدنی عن[٢٤]
ابن شہاب الزہری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبرہ[٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبرہ[٢٦] انہ رائ عثمان
ابن عفان وہو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرات
فغسلہما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجہہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسہ
ثم غسل رجلیہ الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران[1]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[2] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد اللہ بن الجمال المصری بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازته عن[16] المؤید الطوسی عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن علیسی الجلودی عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22] زهیر بن حرب ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی اخبرنا[24] ابی ای ابراهیم بن سعد ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

---

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انہیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث - اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ابن كيسان المدنى التابعى ثقة ابن شهاب اى محمد بن مسلم
المدنى التابعى عن عروة بن الزبير التابعى يحدث عن حمران
المدنى هو مولى عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال والله
لاحدثنكم حديثا لولا آية فى كتاب الله ما حدثتكموه انى سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "لا يتوضأ الرجل
فيحسن وضوءه ثم يصلى الصلوة الا غفر له ما بينه
وبين الصلوة التى تليها" قال عروة الآية ان الذين
يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى الى
قوله اللاعنون ٥ هذا حديث صحيح اتفق الشيخان على
معناه قال المنلا ابراهيم هذا حديث صحيح المتن والتسلسل
وقال الامام النووى رحمهم الله القوى هذا اسناد اجتمع
فيه اربعة تابعيون مدنيون يروى بعضهم عن بعض اهـ قال

سلے حمران رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہو بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رضہ نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاتہ وفیہ لطیفۃ اخری وھی روایۃ الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزھری اھ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات	کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

۶۱

وھو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیہ جمل من الفوائد منھا صحۃ اسنادہ ومتنہ وعلوہ وتسلسلہ وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انہ کان اذا حدث بہ جثا علی رکبتیہ اجلالا لہ۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فاقول حدثنی بہ السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن[۲] والدہ السید حسن البیطار الدمشقی عن[۳] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویہ عالیا بدرجۃ کما حدثنی بہ العلامۃ المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الدمشقی عن[۲] عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن[۳] ابیہ محمد الکزبری الدمشقی عن[۴] احمد بن عبید العطار الدمشقی عن[۵] محدث الشام العلامۃ

لہ ایک مشہور حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثنا حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

۲۲

حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاری رضی اللہ عنہ وقد دخل ایضا دمشق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما روی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال ”یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی

لے ”ترجمہ“ اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنی مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناونگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

يا عبادى لو ان اولكم و اخركم و انسكم وجنكم كانوا على
اتقى قلب رجل واحد منكم ما زاد ذلك فى ملكى شيئا
يا عبادى لو ان اولكم و اخركم و انسكم وجنكم كانوا على افجر
قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكى شيئا يا
عبادى لو ان اولكم و اخركم و انسكم وجنكم قاموا فى
صعيد واحد فسألونى فاعطيت كل انسان مسألته
ما نقص ذلك مما عندى الا كما ينقص المخيط اذا
ادخل البحر يا عبادى انما هى اعمالكم احصيها
عليكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد الله ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس وجن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین وآخرین اور تم تمام انس وجن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں وآخریں اور انس وجن ایک زمین میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ كذا فى الاصول المعتمدة وهو المناسب للمقام ووقع فى اصل ابن حجر لكم وقال وفى نسخة عليكم ۱۲ مرقاة بحذف يسير ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسه" هذا روایة مسلم
فی صحیحه۔

٦٢ـ

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والستون المسلسل بالمصریین	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس واسطے ہیں۔

اروبه عن الشیخ العلامة محمد حسب الله المصری عن الشیخ
احمد منة الله المصری عن الامیر الکبیر المصری عن شیخ الاسلام
علی الصعیدی المصری عن محمد السلمونی المصری وعبد الله
اللبانی المصری کل منهما عن محمد الخرشی وعبد الباقی الزرقانی
المصریین کلاهما عن ابی الامداد برهان الدین ابراهیم بن ابراهیم بن
علی الحسنی العلوی المصری عن الشیخ السنهوری المصری عن محمد
الغیطی المصری عن قاضی مصر نور الدین علی بن یس عن محمد
السخاوی المصری ثم حدثنی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی
المصری حدثنا ابو محمد عبد الله بن عمر بن علی السعودی المصری
حدثنا ابو محمد بن ابراهیم بن علی المصری حدثنا ابو الحسن

۱؎ اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حدثنا[١٧] ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري
ثنا[١٨] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد
ابن يحيى المدني المصري ثنا[١٩] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري
ثنا[٢٠] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[٢١] عمران بن
موسى المصري ثنا[٢٢] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[٢٣] الليث بن سعد المصري
ثنا[٢٤] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[٢٥] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[٢٦]
عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ٥ يصاح برجل من امتي على رؤس
الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل
سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا
شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى الك عذر
وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مدبصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالی فرمائیگا کہ اے بندے کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله
تعالىٰ له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله فيقول يارب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت
السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفي رواية
بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"
وفي رواية الترمذي "ولا يثقل مع اسم الله تعالىٰ شيئ"
قال السخاوي هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل
بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام لعله

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمہ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) نہیں کہیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہو جائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمہ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدۃ یسیرۃ ثم تحول منہا و رواہ الحاکم فی صحیحہ وھو صحیح علی شرط مسلم کذا فی ثبت الامیر الکبیر وحصر الشارد انتہی وفی جیاد المسلسلات مانصہ اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم وصححہ من طرق عن اللیث وزاد فیہ فیہاب العبد قبل قولہ فیقول لا یارب انتہی

تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔	الحدیث الثالث والستون[۱] المسلسل بالمعمرین	اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۶۳

لیس فیہم الا من جاوز الثمانین۔ وبالسند الی الامام السیوطی قال فی الجیاد قرأت علی ام الفضل القدسیۃ ان ابا اسحق التنوخی اخبرھا قال اخبرنا احمد بن ابی طالب قال اخبرنا عبد اللہ ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عیسی قال اخبرنا محمد بن ابی مسعود الفارسی قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاری قال اخبرنا ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی قال حدثنا العلاء بن موسی قال حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الاسود بن قیس انہ

---

[۱] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے زیادہ عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

سمع جندب بن عبد اللہ یقول شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہم "من کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد ومن لا فلیذبح علی اسم اللہ" اخرجہ مسلم و ابن ماجہ من طریق ابن عیینۃ بہ واخرجہ الشیخان والنسائی من طریق عن الاسود بن قیس بہ انتہی

ع ۶۴

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الرابع والستون المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

حدثنی الشیخ اسعد بن احمد الدہان الحنفی المکی وخلقہ حسن اخبرنا الشیخ حسین الجسر الطرابلسی وعلمہ حسن انا علاء الدین عابدین وتقریرہ حسن حدثنا والدی محمد امین عابدین مؤلف رد المحتار وتالیفہ حسن انا الشیخ محمد شاکر وعلمہ وخلقہ حسن انا المنلا علی ابن محمد بن سالم الترکمانی الحنفی وفتواہ حسن اخبرنا محمد بن عقیلۃ وعلمہ وخلقہ حسن ح واخبرنی العلامۃ الشیخ صالح کمال

سلہ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہیئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ سلہ چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکۃ المکرمہ وخلقہ وفتواہ حسن
انی[2] الشیخ محمد علی بن الطاہر الوتری وتقریرہ حسن انا[3]
الشیخ العلامۃ عبد الغنی المجددی وسمتہ حسن انا[4] العلامۃ
الحافظ محمد عابد وحفظہ وتالیفہ حسن انا[5] العلامۃ السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدل وحدیثہ
حسن انا[6] العلامۃ امر اللہ المزجاجی وفقہہ حسن انا[7] العلامۃ
محمد بن عقیلۃ وھدیہ حسن اخبرنا[8] شیخنا حسن بن علی العجیمی
واسمہ وعلمہ حسن اخبرنا[9] الشیخ عبد الرحیم الحنفی اجازۃ وحالہ
حسن انا[10] السید طاہر بن الحسین الاہدل اجازۃ وخلقہ
حسن انا[11] وجیہ الدین عبد الرحمن بن علی الدیبع وحفظہ حسن انبانا[12]
خادم السنۃ الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف الشرجی
وکل حالہ حسن اخبرنا[13] شمس الدین محمد الجزری ووجہہ وخلقہ
حسن انبانا[14] الحسن بن احمد بن ہلال الصالحی فیما شافہنی بلفظہ
الحسن عن[15] علی بن احمد المقدسی ابی الحسن انا[16] الحافظ عبد الرحمن
ابن علی الشہیر بابن الجوزی صاحب الوعظ الحسن انا[17] ابو نعیم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن انا ابو بکر احمد بن علی الطرشیشی
وسمتہ حسن انا ابو سعید فضل اللہ بن احمد النیسابوری والہ حسن انا ابو العباس
احمد بن محمد بن المستغفری بجدہ حسن انا ابو العباس بن ابی الحسن حدثنا ابی احمد بن عمر الاشبانی
ابو الحسن حدثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن
عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشائخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلی اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواہب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ الزین
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

لہ نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی وکان ذا خلق حسن
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن یعنی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھی

الکشی

٦٥

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی اخرہ یقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اکتالیس واسطے ہیں

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

---

۱ اسکا ترجمہ گزرچکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲ پینسٹھویں حدیث - اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن[3] ابیہ عن[4] احمد العطار عن[5] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[6] اجازۃ

شیخنا محمد ابو الطاہر المدنی ح حدثنا والدی ابراہیم الکورانی[8] ح حدثنا

صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[9] الرملی عن[10] القاضی زکریا

عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] زین الدین العراقی عن[13] صلاح الدین

خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[14] کریمۃ بنت عبد الوہاب

حضورا قالت انبانا[15] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی

الباغبان وقالا[16] حدثنا رزق اللہ بن عبد الوہاب التمیمی قال[17]

سمعت ابی ابا الفرج عبد الوہاب یقول[18] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز

یقول[19] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[20] سمعت ابی اسد یقول[21] سمعت

ابی اللیث یقول[22] سمعت ابی سلیمان یقول[23] سمعت ابی الاسود

یقول[24] سمعت ابی سفیان یقول[25] سمعت ابی یزید یقول[26] سمعت

ابی الہیثم یقول[27] سمعت ابی اکینۃ یقول[28] سمعت ابی عبد اللہ یقول

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "ما[1] اجتمع قوم

علی ذکر اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ"

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

قال العلامة العجلونی فی ثبته قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل بهؤلاء الآباء وفیهم جماعة لا یعرفون الا بهذا الطریق انتهی قال المسکین لکن الحدیث صحیح فقد اخرجه مسلم فی صحیحه عن ابی هریرة بلفظ "ما جلس قوم یذکرون الله تعالیٰ الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن عنده" اه

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۳ تیئیس واسطے ہیں

الحدیث السادس والستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواته

٦٦

ارویه عن الشیخ عمر شطا عن السید عیدروس عن والده السید عمر عن الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن الشیخ عبد الخالق بن علی عن شیخه عبد الخالق بن ابی بکر ووالده علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا عبد الله الصدیق انا والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق المزجاجی انا شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا

سلہ کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ سلہ یہ حدیث چھیاسٹھویں ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عبدالحق السنباطی وعبدالعزیز بن فہد قالا[11] انا عبدالرحمن بن محمد الناقوسی[12] انا ابوهریرة عبدالرحمن ابن الحافظ شمس الدین الذهبی[13] انا عیسی بن عبدالرحمن بن مطعم[14] ثنا عبدالله بن عمر بن اللتی[15] انا عبدالاول بن عیسی السجزی[16] انا عبدالرحمن بن محمد الداؤدی[17] انا عبدالله بن احمد السرخسی[18] انا عیسی بن عمر السمرقندی[19] انا عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی[20] انا عبدالله بن یزید[21] انا عبدالرحمن بن زیاد بن انعم[22] عن عبدالرحمن بن رافع عن عبدالله ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

مر بمجلسین فی مسجد فقال[1] "کلاهما علی خیر واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فیدعون الله ویرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فیتعلمون الفقه والعلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس معهم"

[1] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) مسجد (نبوی) میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم وتعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنے سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپ نے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو زینت وسرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرہ علم وتحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوئی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرماے۔ آمین ۱۲ محمد عبدالہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلسلین قال شیخ شیخنا العلامة القاوقجی رحمه الله تعالیٰ
فی مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمی فی مسنده واخرجه ابن ماجه رح
من طریق بکر بن خنیس عن عبد الله بن زیاد عن عبد الله بن
یزید بن عبد الرحمٰن الحبلی به نحوه فکان الحدیث عن ابن | الجیلی
زیاد عنهما معا عن ابن عمر الا ان شیخنا ذکر احدهما مکان
هؤلاء والله تعالیٰ اعلم انتهی وفی ثبت العجلونی رحمه الله تعالیٰ
مانصه وقال السخاوی هذا حدیث غریب وابن انعم هو
الافریقی ضعیف لسوء حفظه ولکن للمتن شواهد اه وذکره
شیخنا محمد عقیلة فی مسلسلاته عن الشیخ حسن العجیمی قال وسماه
شیخه عیسی الجعفری بعبد المؤمن ای لیتم التسلسل فیه بحرف
العین وذکر فیها ایضا عن الکاشف للذهبی ان الافریقی
ضعفوه وقال الترمذی رأیت البخاری یقوی امره ویقول
هو مقارب الحدیث انتهی

اس حدیث میں مجھ سے حضرت	الحدیث السابع والستون المسلسل بحرف النون فی اٰخر اسم کل راو من رواته وهو اثر عن سیدنا	عثمان رضی الله عنه تک

۶۷

سله ۱ یہ سٹسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن السید اسمعیل البرزنجی زاھد الاوان عن صالح المنسوب الی الفلان عن محمد بن سنۃ محدث الزمان عن الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال اخبرنا ابو الھدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا محمد بن ھبۃ اللہ باصبھان ثنا اخبرنا والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان ثنا اخبرنا ابوبکر بن احمد بن عبد الرحمن ثنا حدثنا ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا الولید بن الزنبیان ثنا حدثنا المعافا بن عمران عن جعفر بن برقان عن

ميمون بن مهران[22] عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26]
عثمان بن عفان رضي الله عنه في المحرم[1] يدخل البستان ويشم الريحان
أخرجه البخاري في تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافى بن عمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن[2] والستون المسلسل بالآخرية	علیہ وسلم تک بیس[20] واسطے ہیں

۶۸

وبالسند الى الامام المحدث العجلوني رحمه الله تعالى قال في
ثبته حدثنا اجازة شيخنا محمد عقيلة المكي قال في مسلسلاته
المسمى بالفوائد الجليلة في مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا
الشيخ حسن بن علي العجيمي وانا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة
قال اذن لنا الشيخ المعمر الولي الرباني سيدي ابو الوفا احمد بن
محمد بن العجل اليمني فيما كتبه لي اجازة وانا آخر من حدث
عنه عن[9] الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبري الحسني اجازة
وهو آخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

[2] اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنے اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو آخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدین محمد بن احمد بن محمد الدمیری
الخلیلی وانا آخر من حدث بالاستدعاء الذی اجازنیه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهیم المیدومی وانا آخر من حدث
عنه بالخصوص علی وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطیف
ابن عبد المنعم الحرانی وهو آخر من حدث عنه بالسماع علی وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعید بن
کلیب وهو آخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علی
ابن احمد بن محمد بن بیان وهو آخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعیل الصفار وهو آخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علی الحسن بن عرفة بن یزید
العبدی وهو آخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو آخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن تویه الخنفی وهو آخر من حدث عنه قال[20] سمعت
اباهریرة رضی الله عنه یقول والصلت آخر من حدث عنه قال
سمعت خلیلی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم یقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" وهي التي لا قرون لها انتهى

والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالآخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين وأيضا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والستون المسلسل بقول كل راو في العزلة سلامة	وسلم کے درمیان سائیس واسطے ہیں

۶۹

اخبرني[1] الشيخ عبد الباري ثم اخبرني[2] شيخي الوتري ثم[3] اني الشيخ عبد الغني المجددي عن[4] الشيخ محمد عابد عن[5] صالح الفلاني عن[6]

ك[1] دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگھ والا جانور بے سینگھ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کریگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدھے کے ساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائینگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ك[2] یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی
عن الحافظ ابن حجر انه قرأ علی ابی عبداللہ بن سکر بمکة انا[11]
ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی
انا[12] الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا[13] احمد بن محمد الحافظ انا[14] الحسن بن
احمد المقری انا[15] اسمعیل بن علی الحافظ وهو ابو سعید السمان
ثنا[16] ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا[17] ابو الفتح ثنا[18] محمد بن
علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا[19] ابو عبدالرحمن محمد بن الحسین الاخیاری
هو السلمی ثنا[20] ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا[21]
ابی ثنا[22] ابو عمران الهیثم بن ایوب السلمی ثنا[23] عبد اللہ بن عبد الرحمن
الدمشقی عن[24] الولید بن مسلم عن[25] ابی جریج عن[26] عطاء عن[27] ابی
موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم "سلامة الرجل فی الفتنة[1] ان یلزم بیته" و
قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی العزلة سلامة فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول اللہ

---

[1] فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ و کذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

عنـ

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک اکیس ۲۱ واسطے ہیں۔

الحدیث السبعون[1] المسلسل بختم المجلس بالدعاء

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسهما بالدعاء قالا انبأنا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[1] سترویں حدیث وجس اس سکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے، ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے بعد

المراغی المدنی نزیل مکة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومکاتبة للثانی وکان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء قالا انبانا الحافظ بهاء الدین ابو محمد عبد الله العثمانی فیما اباح لی روایته وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء انبانا الاخوان ابو اسحق ابراهیم وابو العباس احمد ولدا محمد بن ابراهیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء اخبرنی جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا مفتی الحرمین ابو طاهر یحیی ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا

عبدالرحمن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[۱۶] ابو جعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۷] ابی فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[۱۸] مالک بن انس یعنی امام دار الهجرة فلما فرغ من القرأة
دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۱۹] محمد بن شهاب الزهری
فلما فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[۲۰] عروة فلما
فرغ من القرأة دعالنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[۲۱] عائشة
رضی الله تعالى عنها فلما فرغت من حديثها دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا فرغ من حديثه واراد ان يقوم من مجلسه يقول[۱] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

---

[۱] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخشدے وہ جو ہم سے سہواً ہوا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو گناہ کہ تو اس کو ہم سے بہتر جانتا ہے - تو ہی مقدم اور تو ہی موخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الاحد

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت في هذا الباب ادعية مختلفة اوردها المحدثون في كتبهم ولاسيما ذكر الحافظ ابن حجر في اواخر فتح الباري في حديث ختم المجلس روايات منها ما اخرجه الترمذي في جامعه والنسائي في اليوم والليلة وابن حبان في صحيحه والطبراني في الدعاء والحاكم في المستدرك كلهم من رواية حجاج بن محمد عن ابن جريج عن موسى بن عقبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - الا غفر له ما كان في مجلسه ذلك" هذا لفظ الترمذي وقال حسن صحيح غريب لا نعرفه من حديث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات و بکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

سهيل الا من هذا الوجه وفى الباب عن ابى برزة وعائشة رضى الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البرايا - قد تمت سبعون حديثا من احاديث المسلسلات وقد بقى بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلنى العمر لاصنفن فى هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات - بعون الله عالم السر والخفيات -

الزيادة الاولى فى المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصرى رضى الله عنه

ناولنى السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشى ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعى المصرى ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجورى ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهرى ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصرى وقد ناولها الشيخ محمد بن سليمان المغربى ناولها له ابو عثمان الجزائرى عن ابى عثمان المقوى عن السيد احمد حجى عن سيدى ابراهيم التازى عن ابى الفتح المراغى عن ابى العباس احمد بن ابى بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروز آبادى اللغوى ح وناولنيها الشيخ

المقرى

العلامة عبد الجلیل برادہ المدنی قال نا ولنیھا الشیخ عبد الغنی
۲ نا ولنیھا الشیخ عابد ۲ نا ولنیھا الشیخ یوسف بن محمد بن علاء
الدین المزجاجی ۲ نا ولنیھا الشیخ عبد الخالق المزجاجی ۲ نا ولنیھا
الشیخ حیات السندی ۲ نا ولنیھا الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری
۲ نا ولنیھا الشیخ علاء البابلی ۲ نا ولنیھا ابو النجا سالم بن محمد
السنھوری ۲ نا ولنیھا الشیخ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی ۲
نا ولنیھا شیخ الاسلام زکریا الانصاری ۲ نا ولنیھا الحافظ ابن
حجر ۲ نا ولنیھا مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد
الفیروز آبادی اللغوی ۲ نا ولنیھا جمال الدین یوسف بن محمد
الشستری عن تقی الدین بن ابی الثنا محمد بن علی عن مجد الدین عبد الصمد
ابن ابی الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد اللہ بن احمد السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
علی السلامی الحداد عن ابی النصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن
عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن قاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن
المالکی وقد رأیتہ وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت

عبد الخالق بن ابی بکر

محمد حیوۃ

محمد بن علاء الدین

ابی محمد عبد اللہ

الی الآن مع السبحۃ فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید و فی
یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت الی الآن مع السبحۃ فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقال کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ سبحۃ[۵۱] فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الآن
مع السبحۃ فقال[۵۲] ھذا شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

۵۱ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲
۵۲ انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رضی اللہ عنہ کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان وعلی وطلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرہ وابی موسیٰ وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور ہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی ویقینی ہے۔ اور تحقیق جواز سبحہ میں علامہ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نترکہ فی النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی ولسانی ویدی۔

الزیادۃ الثانیۃ فی سند المد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یقول العبد الراجی عفو ربہ ذی الایادی ابو سعید محمد عبد الہادی کان اللہ لہ فی العواقب والمبادی۔ الحمد للہ انا صنعت ھذا المد المبارک المشرف بمکۃ المکرمۃ فی سنۃ خمسۃ وعشرین وثلثمائۃ والف علی المد الذی حققہ الشیخ الاکمل والفقیہ الاجل مولانا محمد عبد الحق المکی علی مد مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی علی مد مولانا السید احمد بن طاہر مفتی المدینۃ المطہرۃ علی مد مولانا احمد بن علی الادریسی واضعالہ علی مد امیر المومنین ابی الحسین ابن امیر المومنین ابی سعید ابن امیر المومنین ابی یوسف عبد الحق علی مد امیر المومنین ابی یعقوب علی مد الشیخ ابی علی القواس علی مد ابی جعفر احمد بن علی بن غزلون علی مد الفقیہ القاضی احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسماعیل علی مد ابی بکر احمد بن حنبل علی مد سیدنا ومولانا صاحب رسول اللہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وتاریخہ شہر الالف وصانعہ عبد اللہ

ـــــــــــــ

ف ھکذا مکتوب فی سند المد الذی کتب لی شیخی محمد عبد الحق المکی واللہ تعالی اعلم بالصواب ۲

تعالٰی محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا فی حدیث طویل اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعا روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے ۔ مد ایک عربی پیمانہ ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہے جسمیں تقریبا دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدہ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریبا چار سیر کا اور نصف صاع تقریبا دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسّی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوئی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم چھ لی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں ۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی پہنچا مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبد القیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابو الحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابو الحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحیی کے مد سے انکا ابراہیم بن عبد الرحمن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابو جعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبد الجلیل الحنفی ۱۲ البسنھا مولانا عبد الغنی الدہلوی ومولانا السید عمر الجفری الخ ۔ والبسنیھا ایضا مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

اخذت الطريقة الجشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية
وتلقين الذكر عن مولائى وشيخى وسندى شمس العلماء الفحول مولانا
الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل
المحدث النبيل مولائى وشيخى وسيدى ووسيلة يومى وغدى الصوفى
الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما
وهما عن قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين
ذى الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ
الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن سيدى العارف بالله
الشيخ نور محمد الجهنجانوى رحمه الله تعالى عن سيدى الحاج
عبد الرحيم الشهيد الولايتى رحمه الله تعالى عن سيدى عبد البارى
الامروهى عن سيدى عبد الهادى الامروهى عن سيدى الشاه
عضد الدين عن سيدى الشاه محمد المكى عن سيدى الشاه محمدى

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۵۳ اى تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ۳ شيخى عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنى وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادى عفا الله عنه

عن[11] سیدی محب اللہ الٰہ آبادیؒ عن[12] سیدی ابی سعید الگنگوہی
عن[13] سیدی نظام الدین البلخیؒ عن[14] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[15] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوہی عن[16] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[17] سیدی عارف بن احمد الردولویؒ عن[18] سیدی احمد عبد الحق
الردولویؒ عن[19] سیدی جلال الدین الپانی پتیؒ عن[20] سیدی
شمس الدین الترک الپانی پتیؒ عن[21] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابرؒ عن[22] سیدی فرید الدین شکر گنجؒ عن[23] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکیؒ عن[24] سیدی امام الطریقۃ معین الدین الکعکی
حسن السنجریؒ عن[25] سیدی عثمان الھارونیؒ عن[26] سیدی
الحاج الشریف الزندنیؒ عن[27] سیدی مودود الچشتیؒ عن[28] سیدی
ابی یوسف الچشتیؒ عن[29] سیدی ابی محمد المحترمؒ عن[30] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتیؒ عن[31] سیدی ابی اسحاق الشامیؒ عن[32] سیدی
ممشاد علو الدینوریؒ عن[33] سیدی ابی ھبیرۃ البصریؒ عن
ابی حذیفۃ المرعشیؒ عن[34] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھمؒ
عن[35] سیدی فضیل بن عیاضؒ عن[36] سیدی عبد الواحد بن زیدؒ
اسمہ سدید الدین ۱۲

عن[47] سیدنا الامام الحسن البصری رح عن[48] سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

۱۔ السلسلۃ الچشتیۃ النظامیۃ القدوسیۃ

و بالسند الی الشیخ عبد[12] القدوس الگنگوھی قد اخذت الطریقۃ النظامیۃ عن[15] الشیخ درویش بن محمد قاسم الاودھی عن[16] السید بدھن بھرائچی عن[17] السید اجمل بھرائچی عن[18] السید جلال الدین البخاری مخدوم جہانیان جہان گشت[له] عن[19] خواجہ نصیر الدین درویش چراغ الدھلوی عن[20] سلطان المشائخ الشیخ نظام الدین اولیا بن محمد بن احمد البدایونی عن[21] خواجہ فرید الدین شکر گنج الی آخر السند المذکور

۲۔ السلسلۃ القادریۃ القدوسیۃ

بالسند الی الشیخ عبد القدوس عن[15] الشیخ محمد قاسم الاودھی عن[16] السید بدھن عن[17] السید اجمل عن[18] مخدوم جہانیان عن[19] السید

له ابن السید السلطان احمد کبیر ابن السید جلال سرخ بخاری ۱۲ ضیاء
عبد ذلیل محمد عبد الھادی غفر لہ

جلال الدین البخاری عن[20] الشیخ عبید بن عیسی عن[21] الشیخ عبید بن ابی القاسم عن[22] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[23] الشیخ قطب الدین ابی الغیث عن[24] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[25] الشیخ شمس الدین الحداد عن[26] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی السید عبد القادر الجیلانی عن[27] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[28] الشیخ ابی الحسن القرشی عن[29] علی الهنکاری عن[30] الشیخ ابی الفرج الطرطوسی عن[31] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[32] الشیخ ابی بکر الشبلی عن[33] الشیخ جنید البغدادی عن[34] الشیخ سری السقطی عن[35] الشیخ معروف الکرخی عن[36] الشیخ داؤد الطائی عن[37] الشیخ حبیب العجمی عن[38] الامام الحسن البصری عن[39] سیدنا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین اسد اللہ الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

اليمنی

السلسلۃ القادریۃ القمیصیۃ

۳۰

بالسند الی الحاج عبد الرحیم[4] شہید الولایتی عن[5] السید علی رحم شاہ عن[6] السید عبد الرزاق عن[7] السید عبد الحی عن[8]

السید محمد غوث عن السید ابی محمد عن السید شاہ محمد عن السید قمیص الاعظم عن السید الیاس المغربی عن السید عبد الحق المغربی عن السید مولانا المغربی عن السید احمد القدسی عن السید عبد القادر راسی عن السید عبد الوہاب عن السید موسی عن السید یحیی زاہد عن السید زین الدین عن السید عبد الرزاق عن غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز الی اٰخر السند المتقدم

السلسلة النقشبندیة القدوسیة

بالسند الی السید اجمل بہرائچی عن الشاہ عبد الحق عن خواجہ عبید اللہ الاحرار عن مولانا یعقوب الچرخی عن خواجہ علاء الدین العطار عن خواجہ بہاء الدین نقشبند عن خواجہ السید امیر کلال عن خواجہ محمد بابا سماسی عن خواجہ علی الرامیتنی عن خواجہ محمود ابی الخیر فغنوی عن خواجہ محمد عارف ریوکری عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی عن خواجہ یوسف الہمدانی عن خواجہ ابی علی فارمدی عن خواجہ ابی القاسم القشیری عن خواجہ ابی علی الدقاق عن

خواجہ ابی القاسم النصیرابادی عن[۳۴] خواجہ ابی بکر الشبلی عن[۳۵] سید الطائفۃ الجنید البغدادی عن[۳۶] سری السقطی عن[۳۷] معروف الکرخی عن[۳۸] داؤد الطائی عن[۳۹] حبیب العجمی عن[۴۰] الحسن البصری عن امیر المؤمنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

السلسلۃ النقشبندیۃ المجددیۃ

ص۵

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاہ عن[۲] السید احمد شہید عن[۳] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامۃ ولی اللہ المحدث الدہلوی عن[۴] والدہ عن[۵] ابیہ الشاہ عبد الرحیم عن[۶] السید عبد اللہ عن[۷] السید آدم البنوری عن[۸] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد الالف ثانی عن[۱۰] خواجہ باقی باللہ[۱] عن[۱۱] خواجہ امکنگی عن[۱۲] والدہ مولانا محمد درویش عن[۱۳] مولانا محمد زاہد عن[۱۴] خواجہ عبید اللہ الاحرار الی آخر السند المذکور

---

[۱] وفی القول الجمیل محمد باقی واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ع ۶

السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوی عن الشاه محمد آفاق الدهلوی عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثانی عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثانی الی اخر السند المتقدم

ع ۷

الطريقة السهروردية القدوسية

بالسند الی الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائجی عن السيد جلال الدين البخاری عن الشيخ ركن الدين ابی الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتانی عن امام الطريقة الشيخ شهاب الدين السهروردی عن الشيخ ضياء الدين ابی النجيب السهروردی عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردی عن الشيخ ابی محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينوری عن الشيخ ممشاد علو[1] الدينوری عن

---

[1] علو بكسر العين وسكون اللام وواو موقوف بعدها بمعنى الاعظم واهل العرب والعراق يعبرون العظماء والفضلاء بهذا الاسم ودينور اسم قصبة ۱۲ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوی

(بقيه بر صفحه آينده)

سید الطائفۃ جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی آخر السند

السلسلة الکبرویة[1] القدوسیة

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراهیم بن ادهم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد باباکمال الجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السهروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجه ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی آخر السند۔ والطریقة الشطاریة منسوبة الی الشیخ عبد الله الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شهاب الدین السهروردی رحمه الله تعالیٰ وسلسلته تصل الی نجم الدین الکبری رحمه الله تعالیٰ۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ) الدِّینَوری بکسر الدال المهملة وقال السمعانی بفتحها وسکون الیاء المثناة من تحتها وفتح النون والواو وبعدها راء هذه النسبة الی دینور وهی بلدة من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منها خلق کثیر ۱۲ ابن خلکان۔

[1] الکبرویة طریقة منسوبة الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی الله عنه المتوفی سنة ۶۱۸ھ ۱۲ من حاشیة انفاس رحمانی۔

السلسلة المدارية

۹

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بدر الدين بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العلم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلي رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا و شفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

۱۰

عن شيخنا العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن والده عن السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح

واخذ شيخنا الحبيب حسين الطريقة والخرقة عن العلامة الحبيب

ل۵ توفي رحمه الله سنة ۸۴۰ھ عن ۱۲۲ سنة ودفن بمكن نور مهد قصبة كانپور انحاشية افضال

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيه منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوى ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوى عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوى الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابیہ القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السید عبد اللہ الحداد ح واخذ شیخنا العلامۃ ایضا التقی
والخرقۃ عن العلامۃ السید محسن بن علوی بن سقاف وھو
اخذ ولبس الخرقۃ عن العلامۃ السید حسن بن صالح البحر عن الحبیب
شیخ بن محمد الجفری عن السید حسن بن عبد اللہ الحداد عن
والدہ السید عبد اللہ الحداد والسید عبد اللہ الحداد اخذ
الخرقۃ وتلقن الذکر عن شیخہ السید عقیل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن علی بن عقیل بن احمد بن الشیخ ابی بکر السکران وھو عن والدہ السید
عبد الرحمن بن محمد عن السید محمد بن علی بن عبد الرحمن السقاف
عن والدہ السید علی بن عبد الرحمن السقاف عن القاضی الفاضل
السید محمد بن حسن عن السید احمد بن علوی باجحدب والسید
محمد بن علی خرد وھما عن الشیخ عبد الرحمن بن علی بن ابی بکر السکران
ابن الشیخ عبد الرحمن السقاف ح والشیخ عبد اللہ الحداد اخذ الطریقۃ
ولبس خرقۃ التصوف ایضا عن الشیخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشیخ الامام السید حسین بن ابی بکر بن سالم عن اخیہ

السید عمر بن ابی بکر عن والدہما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمہ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وہو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ الجد عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشہیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربي عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمي المغربي وهو اخذ الطريقة ونبس
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ الامام ابو بكر
الطرطوشي عن الشيخ ابي بكر الشاشي عن الشبلي و اخذها ايضا
عن شيخه الشيخ الكبير العارف بالله تعالى ابو يعزى وهو اخذ
الخرقة عن جمع كثير من اهل الطريقة منهم الشيخ ابو يعقوب السانة
عن عبد الجليل عن ابي الفضل الجوهري عن والده عبد الله عن
ابي الحسين النوري عن السري و منهم الشيخ ابو البركات عن
ابي الفضل البغدادي عن احمد الغزالي بسنده و اخذها ايضا
عن الشيخ الامام نور الدين علي بن حرزهم بكسر الحاء المهملة
واسكان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الكبير الشيخ الشهير
ابي بكر محمد بن عبد الله بن العربي المعافري بفتح الميم والعين
المهملة وكسر الفاء عن الامام ابي بكر الشاشي بسنده واخذها
ايضا عن شيخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالي
الطوسي وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشياخ منهم ابو بكر
النساج عن ابي علي الفارمدي بسنده الى رويم ثم الى ابي يزيد

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة فی زمانه ابو المعالی عبد الملك
ابن ابی محمد الجوینی الملقب بامام الحرمین وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشیخ ابو القاسم القشیری بسنده الی
الجنید ومنهم والد الاجسام وروحا ورضیع لبانه تربیة و
فتوحا الشیخ ابو محمد عبد بن یوسف بن عبد الجوینی وهو اخذها
عن الشیخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولیاء الکرام وزبدة
العلماء الاعلام ابی طالب المکی محمد بن علی بن عطیة الحارثی
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشیاخ منهم ابو عثمان المغربی
عن ابی عمر محمد بن ابراهیم الزجاجی عن الجنید ومنهم
شیخ الشیوخ استاذ الاکابر قدوة ارباب البصائر فخر الدین
ابو بکر دلف بن حجدر الشبلی وهو لبس الخرقة عن سید الطائفة
الصوفیة ابی القاسم الجنید بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابی عبد الله عمر والاصطخری
عن ابی تراب عسکر النخشبی عن حاتم الاصم عن ابی شقیق
البلخی عن ابراهیم بن ادهم عن ابی عمران موسی بن زید الراعی

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
واخذ الخرقۃ الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسندہ
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسندہ الی الامام موسی
الکاظم وبسندہ ایضا الی الفضیل بن عیاض باسنادہ الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذہا الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسندہ الی معروف الکرخی واخذہا الجنید عن الحارث
المحاسبی بسندہ واخذہا ایضا عن شیخہ وخالہ الشیخ الکبیر العارف
باللہ الشہیر ابی الحسن السری بن المُغَلِّس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددۃ وبعدہا سین مہملۃ السقطی عن جماعۃ
منہم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنہم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وہو اخذ الخرقۃ عن الامام علی الرضا واخذہ
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وہو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدۃ الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
عن رسول رب العالمين وخاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح الامين عن رب العالمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربى وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مرباط و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔

١١

طریقة اخری للسلسلة العلویة

واخذ شیخنا السید عیدروس الطریقة العلویة عن الشیخ عبداللہ ابن احمد باسودان وھو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبداللہ بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیہ الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والدہ الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم

الی اٰخر السند المتقدم

١٢

طریقة اخری واخذ الشیخ عبداللہ باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوھاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى اخر السند المتقدم

۱۳ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى اخر السند الذي مر۔

۱۴ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السید عبد اللہ بلفقیہ عن الشیخ الجامع للعلوم السید ابو علوی
محمد بن ابی بکر بن احمد الشلی عن والدہ السید ابی بکر عن السید
الامام احمد بن عمر العیدروس عن والدہ السید عمر بن عبد اللہ
عن والدہ السید عبد اللہ بن علوی عن والدہ السید علوی بن
الشیخ عبد اللہ العیدروس وہو عن اخیہ السید ابی بکر العدنی
الی اٰخر السند

واخذ الفقیر الجامع الخرقۃ الفقریۃ ایضا عن العلامۃ

العارف مولانا الحافظ عبد العزیز الادھونوی عن مولانا المنشی
محمد یس عن الشاہ ہدایۃ الحق الاورنگابادی عن الشاہ
عبد اللہ حسین البیجا فوری عن الشاہ محمد الغوث الثانی عن
وجیہ الدین الثانی عن الشاہ مرتضی حسین عن الشاہ برہان
الدین عن الشاہ داد اشاہ ہاشم دستگیر البیجا فوری عن الشاہ
عبد اللہ حسین احمد ابادی عن الشاہ وجیہ الدین الگجراتی عن
الشاہ محمد غوث الگوالیاری عن الشاہ ظہور عن ابی الفتح شاہ
ہدایۃ اللہ عن الشاہ علاء الدین القاضی القادری عن

الشاه عبد الوهاب عن الشاه عبد الرؤف عن الشاه محمود القادری
عن الشاه عبد الغفار عن الشاه محمد القادری عن الشاه علی
القادری عن الشاه جعفر عن احمد شاه عن ابراهیم الحسینی
عن الشاه عبد الله الحسینی عن السید الشاه عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ ابو یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی الله تعالی عنه وعنهم اجمعین
واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شهیرۃ
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل به الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بها النبی صلی الله علیه وسلم کما رواها
عبد الله بن عمرو بن العاص وعبد الله بن عباس رضی الله
عنهما انهما قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهی۔ اللّٰھم اصلح ذات بیننا واھدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الی النور وعافنا فی اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذریاتنا ومعاشنا وتب علینا انک انت
التواب الرحیم۔ اللّٰھم اجعلنا منیبین لنعمتک شاکرین لھا یا
ارحم الراحمین۔ ھذا ما اردنا ایرادہ فی اٰخر ھذا الکتاب۔ واللہ
تعالیٰ اعلم بالصواب۔ والحمد للہ اولاً واٰخراً ونرجو مولانا
سبحانہ وتعالیٰ ان یحسن اخلاقنا ویرزقنا النظر الی وجھہ الکریم۔
فی دار الجزاء والنعیم۔ مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمین
برحمتہ وھو ارحم الراحمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی سیدنا
محمد الداعی الی النھج القویم۔ المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانہ لعلی خلق عظیم۔ وعلی اٰلہ واصحابہ ازکی الصلوات وانمی
التسلیمات والحمد للہ رب الارضین والسماوات۔

واوصی نفسی واولادی وسائر الاحباب الاطیاب والاصحاب
ذوی الالباب۔ وکافۃ المسلمین بتقوی اللہ تعالیٰ وطاعتہ فی
کل وقت وحال وحین۔ وامتثال اوامرہ واجتناب نواھیہ

ولزوم خشیتہ فی السر والاعلان۔ والمواظبۃ علی تلاوۃ القرآن۔ مع آدابہ وترتیلہ وکمال تدبرہ بخلوص الجنان۔ فانہا من اعظم القربات وافضل المثوبات لاہل الایمان۔ واوصیہم ایضا بملازمۃ السنۃ السنیۃ۔ ومہاجرۃ البدعۃ الشنیعۃ۔ و مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث والفقہ والرقائق مثل احیاء علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامۃ الغزالی۔ نفعنا اللہ بہ وبعلومہ وبرکاتہ مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن ان یجاہد فی تحصیل العلوم النافعۃ ویکون تابعا لآثار السلف الصالح وملازما السنۃ والجماعۃ وملتزما الصحبۃ المشائخ الکاملین ومجتنبا عن الصوفیۃ الجاہلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس بالجماعۃ۔ ولا یکون طالبا للشہرۃ ففیہا آفات۔ بل یکون کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفۃ ولو کان محمودا کالقضا والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیہ ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد والنساء والمبتدع والعوام فانہم کالہوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما ه

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذروني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك بتضرع ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء وبضاعتك الفقه ومونسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ
فان الجنة هى الماوىٰ فعلم منه ان تارك الهوىٰ فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لا سيما
بعد صلوة الفجر ففى ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره۔
ورد الحديث۔ انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففى الدر المنثور عند مسند ابى يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ فى دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اه ودوام
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفى الهموم وتغفر به الذنوب
والآثام
والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظهر به خصائص السنة

فی القری والامصار وبر وواعنی جمیع ماذکرته فی هذه الورقات
وکذا غیرہ مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرات والتفسیر
والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته
او وجدته او رویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر
وبالاجابة جدیر

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الاذان و تفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة۔ فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمو ادرک
حیاتهم او الا هل عصرهم

(۱) العلامۃ ابن حجر المکی المتوفی سنہ ۹۹۵ھ او سنہ ۹۷۵ھ - قال فی آخر مسانیدہ والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذہب من یری ذلک من ائمۃ المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشہور ذلک والعمل بہ فیما بینہم فی القدیم والحدیث انتہی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ قال ابن حجر المکی فی مسانیدہ ما نصہ - شیخ مشائخنا بالاجازۃ الخاصۃ وشیخنا بالاجازۃ العامۃ لانہ اجاز لمن ادرک حیاتہ وانی ولدت قبل وفاتہ بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملتہ اجازۃ حافظ عصرہ باتفاق اہل مصرہ الجلال السیوطی انتہی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی ۶۳۸ھ - قال فی اجازتہ التی کتبہا لبعض ملوک وقتہ ما نصہا بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین - اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وھذا لفظی استخرت اللہ تعالی واجزت السلطان الملک المظفر بہاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء اللہ تعالے

ابی بکر بن ایوب واولادہ ولمن ادرک حیاتی الروایۃ عنی من جمیع مارویتہ عن اشیاخی الخ ثم ذکر اسماء اشیاخہ۔ نقلہ العیاشی رح فی النصف الاول من کتاب رحلتہ۔

(۴) الامام القاضی زکریا المتوفی سنہ ۹۲۶ھ۔ وقد اجاز من ادرک حیاتہ کتابۃ وتلفظہا۔ قال العیاشی رحمہ اللہ تعالیٰ فی النصف الاول من رحلتہ۔

(۵) العلامۃ الشیخ مصطفیٰ زین الدین ابو البرکات ابن محمد بن رحمۃ اللہ بن عبد المحسن الایوبی الانصاری الحنفی الدمشقی المتوفی سنہ ۱۲۰۵ھ اجاز لاہل عصرہ ولمن ادرک جزءا من حیاتہ بجمیع مرویاتہ کما قالہ العلامۃ بن عابدین فی ثبتہ وقد رأیتہ فی اجازۃ منہ للسید محمد کمال الدین الغزی مفتی الشافعیۃ بدمشق۔

(۶) العلامۃ الشمس محمد بن احمد الرملی۔ تلمیذ الشیخ زکریا الانصاری۔

(۷) العلامۃ الشیخ علی البشراملسی۔ یروی عن الرملی

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح الله البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل عصره - ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت والله اعلم اه

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتالیف المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتانى الفاسى المغربى المالكى۔

(۱۲) العلامة الشيخ محمد بن ناصر شيخ حسين بن محسن الانصارى

اجاز لمن ادرک حياته وللاولاد الصغار نقله الشيخ احمد جمال المكى

فى معجمه النفح المسكى ص۲۳

فائدة عزيزة۔ فى ذكر اسماء الاثبات التى ذكر فيها العلماء الاعلام

اسانيدهم واسماء اشياخهم واتصالاتهم الى النبى عليه الصلوٰة والسلام

غير الاسماء التى ذكرتها فى آخر الحصة الثانية من هذا الكتاب

(۱) بركة الدنيا والاخرى فى الاجازة الكبرى۔ للسيد عبد الرحمٰن

الاهدل۔

(۲) رياض الجنة فى اسانيد الكتاب والسنة۔

(۳) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولى الله المحدث الدهلوى

(۴) حسن الوفا لاخوان الصفا۔ للعلامة فالح ابن محمد السنوسى

المالكى الظاهرى المدنى۔

(۵) مدارج الاسناد۔ للعلامة القاضى ارتضا عليخان الصفوى

تلميذ الشيخ عمر بن عبد الكريم۔

(۶) فتح القوی لصلاط المستوی الی اسانید العلامة الحبیب الحسین العلوی للعلامة الحافظ عبداللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید۔ ثبت الشیخ عیسی المغربی۔

(۸) صلة الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الروانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۶

(۹) ثبت الشیخ عبدالباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواھب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶

(۱۰) منتخب الاسانید۔ ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقة الفقرية الوفیہ۔ باسانید الخرقة الصوفیہ للشیخ العجیمی۔

(۱۲) کنز الرواة المجموع من جواھر المجاز ویواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مھدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکة سنہ ۱۰۸۱

(۱۳) ثبت الشبراوی۔ للشیخ العلامة عبداللہ بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفة علو الاسناد۔ للشیخ المحدث عبداللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بھا سنہ ۱۱۳۴

(۱۵) لقط اللآلی من الجواهر الغوالی۔ للشیخ امام اللغۃ والحدیث السید محمد بن محمد مرتضی الزبیدی وھو فی اسانید شیخہ محمد الحفنی

(۱۶) واسطۃ العقد الفرید۔ المنظوم مما ناثر من فرائد جواھر الاسانید للشیخ عباس بن محمد بن احمد ابن العلامۃ السید رضوان المدنی الشافعی۔

(۱۷) ثبت العلامۃ الحافظ احمد جمعۃ الشافعی البجیرمی۔ شیخ حسن ابن درویش القویسنی الشافعی الازھری البصیر بقلبہ

(۱۸) الدرر السنیہ فیما علا من الاسانید الشنوانیہ۔ ثبت الشیخ محمد بن علی الشنوانی المدرس بالجامع الازھر شیخ الشیخ مصطفی المبلط المصری۔

(۱۹) المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ۔ للشیخ محمد بن عبد الرحمن الفاسی شیخ ابراھیم بن عبد القادر الریاحی

(۲۰) ثبت الشیخ احمد بن عبد الفتاح الملوی الشافعی الازھری۔

(۲۱) شیم البارق من دیم المھارق۔ ثبت الشیخ صالح بن محمد السنوسی المالکی المذکور وحسن الوفا بثبتہ ایضا لکن اختصرہ من ھذا الثبت الکبیر

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازہری

(۲۳) اعلام ائمۃ الاعلام واساتیذہا بما لنا من المرویات واسانیدھا للعلامۃ الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدانی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبۃ والمشابکۃ والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المرادآبادی۔

(۲۸) منحۃ الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامۃ السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامۃ محمد ہاشم بن عبد الغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفۃ الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنہ ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمۃ العالیہ فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمن للعلامۃ الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفہرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدۃ جلیلۃ - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

(۳) القول الجمیل - کلاهما لولی اللہ المحدث الدهلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد اللہ

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماۃ بالفوائد الجلیلہ

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراہیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فہد المسمی بالعقود الغوالی

(۱۴) المواہب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی

(۱۷) اتصال الرحمات الالٰہیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب الاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بہجۃ السنیہ فی اداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمہ

الحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا
الله - واشکره شکرا جمیلا علی اختتام هذا الثبت المبارک
اللهم لک الحمد بقدر عظمة ذاتک وحمدا یلیق لذاتک - اسألک
بوجهک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء والمکرمین
وافضل الخلق اجمعین - حامل لواء الاعلی ومالک ازمة المجد
الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین
الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی آله واصحابه
بقدر عظمة ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی
کل وقت وحین واعطه الوسیلة واجزه عنا ما انت اهله
وما هو اهله آمین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
حصل الفراغ من تبییضه مستقبلا بالقبلة الشریفة - یوم الجمعة
المبارک سید الایام - وذالک لیلتین مضتا من النصف
الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس
من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی

كتبه فقير عفو ربه ذي الأيادي خادم العلم والسنة ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ احمد المدراسي وطنا والحيدرابادي مسكنا والحنفي مذهبا والماتريدي معتقدا والطفيلي على بساط كرم المولى محتقرا ذليلا عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طورا بعد اطوار
اغفر لكاتبه ايضا فما لكه
وارزق مرتبه يا رب مغفرة

يا عالم السر من جهر واضمار
والمستعير له ان رد والقاري
يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخي المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام الواقعة بوانمباري

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد و آلہ وصحبہ ومن تبعهم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالےٰ فیہ الاولین والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الّفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الهادی ادام اللہ تعالےٰ فیضہ الی یوم التنادی فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لا سیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالےٰ ھذہ الامۃ مرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی ھذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالےٰ اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا ۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ ۱۳۵۵ھ

تقریظ العلامة عمدة الزمان الفائق بین الاقران الفاضل الاوحد الادیب المفرد مولانا المفتی محمد تمیم ابن محمد المدراسی ادام الله افاضاتهم العلیة وافاداتهم السنیة

بسم الله الرحمن الرحیم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ ... وزبدة وعاظ وکان علیما
بعلم وتجوید القراءة جیدا ... وذا فی مجال الوعظ بان فخیما
وقد حج بیت الله زار نبیه ... وفی مکة قد کان ذاک مقیما
وقد اخذ الاسناد من اهل مکة ... ومن طیبة بالجد جاء سلیما
له من نظام الملک سلطان دکن ... وظائف وعظ دائما ونعیما
وذا عبد هادینا ونافع قومنا ... بیوم ولیل ناصحا وکلیما
کما با جمیلا بل جلیلا لانه ... حوی جل اثبات فصار ضخیما

جزی الله عنا کل من کان نافعا
جزاء جمیلا وافرا وعظیما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّر برج لیاقت گوہر درج فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نوّاب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب	جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں	پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث	مصحفِ باری تعالیٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی	انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام	یا خدائے ذوالمنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی	جس سے ہوں پر نور امصار و بلاد
مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل	ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب بی - جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بجوارہ
جناب نواب نور اللہ صاحب الملا حاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی بلینڈہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خاں صاحب چوراہا حسینی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد منیر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو سعید صاحب تاجر پارچہ کاروان پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجمن ڈرائیور بجوارہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبد العزیز صاحب جسٹرار سکاچی گوڑہ
جناب عبد الکریم خاں صاحب توپخانہ گوشہ محل
جناب سعید الدین صاحب چشتی غوری
جناب عبد الرحمٰن صاحب تاجر چرم بڑی پٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب اول تعلقدار چنگلپیٹ
جناب محمد بسم اللہ خاں صاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی بلینڈہ
جناب عبد الغفار صاحب غنی مدرس بیت گر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سوری سلطان بازار حیدرآباد
جناب حاجی ابراہیم صاحب سوداگر بیگم بازار ،،
جناب محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبد الصمد خاں صاحب چوراہا حسینی
جناب حاجی محبوب علی صاحب ساہوکار کوتوالی ،،
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب نور الدین صاحب صدیقی چال بازار دفتر خان ،،
جناب شیخ پیراں صاحب بلینڈہ
جناب منشی عبد الوہاب صاحب ناندور
جناب محمد اسحٰق صاحب منتظم صدر مکاوی حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب بلینڈہ
جناب محمد عبد الحکیم صاحب ولد جناب محمد قاسم صاحب ،،
جناب عبد العلیم صاحب ،،
جناب ڈاکٹر عظیم خاں صاحب بڑی پٹ مدراس
محترمہ ہمشیر زادی جناب محمد قاسم صاحب بلینڈہ
جناب عبد الرحیم صاحب سنار تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبد الصمد خاں صاحب ولد قمر حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید محمد حسین صاحب تہران نظام آباد
جناب سید علی اکبر علی خاں صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خاں صاحب توپخانہ گوشہ محل ،،
جناب محمد خاں صاحب ،، ،،
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبد اللطیف صاحب کاچیگوڑہ ،،
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد بلینڈہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب ،،
جناب الف خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب ،، ،،
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر ریلوے ،،
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ جبوس ،،
جناب حاجی محمد قدرت خاں صاحب شکر کوٹھا ،،
جناب سید قاسم الدین صاحب سرامین کوتوالی ،،
جناب محمد عبد القوی صاحب طالب العلم دار العلوم چوراہا حسینی
جناب ابو خاں صاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چوڑی بازار ،،
جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب امام مسجد عثمان گنج ،،
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب بلینڈہ
محترمہ ہمشیر زادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی ،،
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خان صاحب بلینڈہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف وتصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبدالہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کیجا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تندہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف برداشت کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی اقتصادی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولانہ روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے ابقار میں ہے چنانچہ یہ روز روشن کی طرح ہویدا ہے کہ ظاہر ہیں وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور جن کے کانوں میں کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے اُلٹے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شمع راہ ہدایت قائم کر دی جسکی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہوں۔ اس نمونہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل و مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اسکا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور و مستند و معتبر کتابوں کے اتصال سند کو مصنفین تک پہونچایا۔ (۳) ان تمام احادیث شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتی ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہونچتا ہے اور اس آخری حصہ میں جو عجیب و غریب خیال کیا ہے کہ مسلسل احادیث تسمیہ عمر کو بڑی خوش اسلوبی اور عجیب طرز سے تحریر فرمایا ہے مثلاً ایک حدیث کی سند اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں احناف ہی کی روایت اور اگر شافعی مصدق ہے تو آخر سند تک شافعی ہی اسی طرح مالکی و حنبلی سے روایت ہے تو آخر تک مالکی و حنبلی ہی ہیں۔ علی ہذا القیاس صوفی سے صوفی اور نحوی سے نحوی اور مصنف کا انداز بیان تحریر ایسا ہے کہ علم کی رعب و عظمت ٹپکتی ہے اور اسکے مطالعہ سے جو لطف و فرحت نصیب الاقلب ہوتا ہے وہ دیکھنے والے ہی کا دل جانتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ اس نادر مجموعہ کی تصنیف کہیں تو بجا اور مستحق ہے اور عدیم المثال کہیں تو روا ہے۔ خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور انہیں مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے واللہ الموفق والمعین۔ ۔ شیخ محمد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ مہتمم مطبع عنایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔